تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ

احمد رضا خان صاحب بریلوی کی "حسام الحرمین" کا جواب
خود علمائے حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً و تعظیماً
کے قلم سے

المُهَنَّد علی المُفَنَّد

— معروف بہ —

التصدیقات لدفع التلبیسات

— تسمیۂ مترجم —

ماضی الشفرتین
علٰی
خادع اہل الحرمین

جس سے جماعت حضرات دیوبند کے عقائد و خیالات کی تائید و توثیق ہو کر دنیا بھر کے علما کی مہرِ تصدیق ثبت ہو چکی ہے

شائع کنندہ

نفیس منزل

۷۷/۳ کریم پارک ◯ لاہور

یہ کتاب

اپنے بچوں کے لیے scan کی بیرونِ ملک مقیم ھیں

مو منین بھی اس سے استفادہ حاصل کرسکتے ھیں.

منجانب.

سبیلِ سکینہ

یونٹ نمبر ۸ لطیف آباد حیدر آباد پاکستان

تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ

احمد رضاخان صاحب بریلوی کی حسام الحرمین کا جواب

خود علمائے حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً وتعظیماً

کے قلم سے

المہند علی المفند

معروف بہ

التصدیقات لدفع التلبیسات

تسمیہ مترجم

ماضی الشفرتین

علیٰ

خادع اہل الحرمین

جس میں جماعت علمائے دیوبند کے عقائد و خیالات کی تائید و توثیق ہو کر دنیا بھر کے علما کی مہر تصدیق ثبت ہو چکی ہے

شائع کنندہ

مکتبہ حنفیہ ○ جامع مسجد گنبد والی جہلم

زیر نگرانی حضرت مولانا عبد اللطیف صاحب فاضل دیوبند

المُہنّد علی المُفنّد

یعنی

عقائدِ علماءِ اہلِ سُنّت دیوبند رحمہم اللہ

تالیف

فخر المحدثین حضرۃ مولانا خلیل احمد سہارنپوری قدس اللہ سرہ العزیز

المتوفی ۱۳۴۶ھ

ناشر

نفیس منزل

۳/۷۷ کریم پارک ○ لاہور

فہرست

المہند علی المفند یعنی عقائد علماء اہل سنت دیوبند (عربی اردو)

اکابرِ دار العلوم کا اجمالی تعارف

حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب مدظلہ

امامِ ربانی حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے خلفائے کاملین نے گیارھویں صدی ہجری میں اور بارھویں صدی میں امام المحدثین حضرت شاہ ولی اللہ محدثِ دہلویؒ اور ان کے خاندانِ سعادت نشان نے متحدہ ہندوستان میں بتوفیقِ ایزدی علم و عرفان اور شریعت و طریقت کی جو قندیلیں روشن کیں۔ انہی انوارِ ہدایت سے تیرھویں صدی کے اواخر میں حضرت مجدد الف ثانیؒ اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کے وارثینِ کاملین حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسمؒ[1] صاحب نانوتوی رحمۃ اللہ علیہ بانیٔ دار العلوم دیوبند اور قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد[2] صاحب گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ نے عالم اسلام کو منور فرمایا۔ یہ دونوں بزرگ کمالاتِ شریعت و طریقت کے جامع تھے۔ سرورِ کائنات محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت و اطاعت ان کے قلوب و اجسام پر محیط تھی۔ توحید و سنت کی تبلیغ و اشاعت اور شرک و بدعت کے استیصال و انسداد میں ان حضرات نے اپنی مقدس زندگیاں صرف کر دیں۔ مذہب اہل السنت اور مسلکِ حنفی کو اپنے دور میں ان بزرگوں سے بہت زیادہ تقویت پہنچی۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید میں وہ بہت

---

[1] ولادت شعبان یا رمضان ۱۲۴۸ھ وفات ۴ جمادی الاولیٰ ۱۲۹۷ھ یوم پنجشنبہ بعد نماز ظہر۔ حضرت نانوتویؒ کے مفصل حالات و کمالات "سوانح قاسمی" مؤلفہ حضرت مولانا مناظر احسن صاحب گیلانیؒ میں مطالعہ فرمائیں جو تین جلدوں میں چھپ چکی ہے ۱۲۔

[2] ولادت ۶ ذیقعدہ ۱۲۴۴ھ وفات یوم الجمعہ یا ۹ جمادی الثانیہ ۱۳۲۳ھ مطابق ۱۱ اگست ۱۹۰۵ء۔ حضرت گنگوہی قدس سرہٗ کے ظاہری و باطنی کمالات جاننے کیلئے "تذکرۃ الرشید" مؤلفہ حضرت مولانا عاشق الٰہی صاحب میرٹھیؒ قابلِ مطالعہ ہے جو دو جلدوں میں چھپ چکی ہے۔

پختہ تھے۔ علومِ ظاہرہ کے علاوہ باطنی علوم میں بھی ان حضرات کا ایک خاص مقام تھا۔ ان دونوں بزرگوں نے امام الاولیا، قطب العارفین حضرت حاجی امداد اللہ صاحب چشتی مہاجر مکی قدس سرہٗ سے روحانی فیضان حاصل کیا اور مقاماتِ ولایت میں اس مرتبہ کو پہنچے کہ خود حضرت حاجی صاحب موصوف نے اپنی تصنیفِ لطیف ضیاء القلوب صفحہ ۶۰ میں ارشاد فرمایا ہے کہ:

نیز ہر کس کہ ازیں فقیر محبت و عقیدت و ارادت دارد، مولوی رشید احمد صاحب سلمہٗ و مولوی محمد قاسم صاحب سلمہٗ را کہ جامعِ جمیع کمالاتِ علومِ ظاہری و باطنی اند، بجائے من فقیر راقم اوراق بلکہ بمدارج فوق از من شمارند اگرچہ بظاہر معاملہ برعکس شد کہ اوشاں بجائے من و من بمقامِ اوشاں شدم و صحبتِ اوشاں را غنیمت دانند کہ ایں چنیں کساں دریں زمانہ نایاب اند و از خدمتِ بابرکتِ ایشاں فیضیاب بودہ باشند و طریقِ سلوک کہ دریں رسالہ نوشتہ شد در نظرِ شاں تحصیل نمایند ان شاء اللہ بے بہرہ نخواہند ماند۔ اللہ تعالیٰ در عمرِ ایشاں برکت دہاد۔ و از تمامی نعمائے عرفانی و کمالاتِ قربتِ خود مشرف گرداناد و بحرمۃ النبی وآلہ الامجاد

جو لوگ مجھ فقیر سے محبت و عقیدت و ارادت رکھتے ہیں، مولوی رشید احمد صاحب سلمہٗ اور مولوی محمد قاسم صاحب سلمہٗ کو جو کمالاتِ علومِ ظاہری و باطنی کے جامع ہیں، مجھ فقیر کی بجائے بلکہ مجھ سے کئی درجے اوپر جانیں، اگرچہ بظاہر معاملہ برعکس ہوا کہ وہ میری جگہ اور میں ان کی جگہ ہو گیا۔ ان کی صحبت کو غنیمت جانیں کیونکہ ایسے لوگ اس زمانہ میں نایاب ہیں اور ان کی بابرکت صحبت سے فیض حاصل کریں اور سلوک کا جو طریق اس رسالے میں لکھا گیا ہے وہ ان کے پاس حاصل کریں ان شاء اللہ محروم نہیں رہیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کی عمر میں برکت دیں اور تمام عرفانی نعمتوں اور اپنے قرب کے کمالات سے ان کو مشرف فرمائیں اور بلند درجات تک پہنچائیں اور ان کی ہدایت

ان امثال هذه الاشياء مقدور قطعا
لكنه غير جائز الوقوع عند اهل السنة
والجماعة من الاشاعرة و الماتريدية
شرعا وعقلا عند الماتريدية وشرعا
فقط عند الاشاعرة فاعترضوا علينا
بانه ان امكن مقدورية هذه الاشياء
لزم امكان الكذب وهو غير مقدور
قطعا و مستحيل ذاتا فاجبناهم باجوبة
شتى مما ذكره علماء الكلام منها لو سلم
استلزام امكان الكذب للمقدورية خلاف
الوعد والاخبار وامثالهما فهو ايضا
غير مستحيل بالذات بل هو مثل
السفه والظلم مقدور ذاتا ممتنع
عقلا وشرعا او شرعا فقط كما صرح
به غير واحد من الائمة فلما رأوا
هذه الاجوبة بعثوا في الارض ونسبوا
الينا تجويز النقص بالنسبة الى جنابه
تبارك وتعالى واشاعوا هذا الكلام
بين السفهاء والجهلاء تنفيرا للعوام
وابتغاء الشهوات والشهرة بين الانام
وبلغوا اسباب سموات الافتراء فوضعوا

اور ہم یوں کہتے ہیں کہ ان جیسے افعال یقیناً قدرت
میں داخل ہیں البتہ اہل سنت والجماعت اشاعرہ
و ماتریدیہ سب کے نزدیک ان کا وقوع جائز
نہیں۔ ماتریدیہ کے نزدیک نہ شرعاً جائز نہ عقلاً
اور اشاعرہ کے نزدیک صرف شرعاً جائز نہیں
پس بدعتیوں نے ہم پر اعتراض کیا کہ ان امور کا
تحت قدرت ہونا اگر جائز ہو تو کذب کا امکان
لازم آتا ہے اور وہ یقیناً تحت قدرت نہیں
اور ذاتاً محال ہے تو ان کو علماء کلام کے ذکر کیے
ہوئے چند جواب دیے، جن میں یہ بھی تھا کہ اگر
وعدہ و خبر وغیرہ کا خلاف تحت قدرت ماننے
سے امکان کذب تسلیم بھی کر لیا جاوے تو وہ
بھی تو بالذات محال نہیں بلکہ سفہ اور ظلم کی طرح
ذاتاً مقدور ہے اور عقلاً و شرعاً یا صرف شرعاً
ممتنع ہے جیسا کہ بہتیرے علماء اس کی تصریح کر
چکے ہیں پس جب انھوں نے یہ جواب دیکھے تو
ملک میں فساد پھیلانے کو ہماری جانب یہ
منسوب کیا کہ جناب باری عزاسمہ کی جانب
نقص جائز سمجھتے ہیں اور عوام کو نفرت دلانے
اور مخلوق میں شہرت پا کر اپنا مطلب پورا کرنے
کو سفہاء و جہلاء میں اس لغویات کی خوب شہرت

تاقیامت ان کا فیض جاری رکھیں۔ نبی اکرمؐ
اور ان کی بزرگ آل کے واسطہ سے"۔

حضرت حاجی صاحب موصوف چشتی سلسلہ میں اپنے دور میں ایک بے نظیر ہستی تھے۔ جن کا روحانی فیضان عرب و عجم میں پھیلا۔ امام الاولیاء کی اس شہادت کے بعد ان بزرگوں کی تصدیق کے لیے کسی اور شہادت کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشآء۔

۱۸۵۷ء کا جہادِ حریت

مغلیہ شاہی خاندان کے زوال کے بعد اسلام کے بدترین اور چالاک دشمن انگریز نے جب ہندوستان پر اپنی جابرانہ حکومت قائم کرلی تو ۱۸۵۷ء میں علماء حق اور حریت پسند طبقہ نے انگریزی حکومت کے خلاف ایک زبردست آزادی کی جنگ لڑی۔ اس جہادِ حریت میں علماء اسلام کی قیادت حضرت حاجی صاحب موصوف رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ میں تھی۔ اکابر دیوبند حضرت گنگوہیؒ اور حضرت نانوتویؒ اور حضرت حافظ ضامن صاحب وغیرہ نے اس جہاد کو کامیاب بنانے کے لیے اپنی پوری مجاہدانہ کوششیں صرف کر دیں لیکن کامیاب نہ ہو سکے۔ ۱۸۵۷ء کے اس قیامت نما ہنگامہ میں انگریزی حکومت نے تیرہ ہزار سے زائد علماء اسلام کو پھانسی پر لٹکایا اور بعض مجاہدین کو نہایت وحشیانہ سزائیں دی گئیں۔ بعض مسلمانوں کے بدن پر خنزیر کی چربی ملی گئی۔ اور زندہ ان کو خنزیر کی کھالوں میں سی کر آگ میں جلا دیا گیا۔ غرضیکہ اس سفاک دشمن نے ظلم وستم کے پہاڑ توڑ کر اہل ملک کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً بہت زیادہ کمزور کر دیا۔ ملک پر سیاسی و مادی تسلط پانے کے بعد انگریز کے ناپاک عزائم یہ تھے کہ مسلمانوں کے دل و دماغ سے بھی اسلامی نقوش و آثار مٹا دیے جائیں اور قرآنی تعلیمات کو گہری سازش سے ختم کر دیا جائے۔ چنانچہ لارڈ میکالے اور اس کی تعلیمی کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں حسب ذیل الفاظ لکھے تھے :-

"ہمیں ایک ایسی جماعت بنانی چاہیے، جو ہم میں اور ہماری
کروڑوں رعایا کے درمیان مترجم ہو اور یہ ایسی جماعت ہونی چاہیے
جو خون اور رنگ کے اعتبار سے تو ہندوستانی ہو مگر مذاق اور رائے
الفاظ اور سمجھ کے اعتبار سے انگریز ہو۔" (تاریخ التعلیم، میجر باسو، ص ۱۰۵)

—— مرحوم اکبر الٰہ آبادی نے اسی حقیقت کو اس شعر میں بیان کیا ہے :۔

یوں قتل میں بچوں کے وہ بدنام نہ ہوتا
افسوس کہ فرعون کو کالج کی نہ سوجھی

دارالعلوم دیوبند کی بنیاد انگریزی حکومت کے عزائم اور اس کے فرعونی اقتدار کے خوفناک نتائج کو حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ نے اپنی قوت قدسیہ سے پہلے ہی ادراک کر لیا تھا۔ ۱۸۵۷ء کی ناکامی کی تلافی اور اسلامی علوم و نظریات کے تحفظ کے لیے دیوبند میں ایک دینی عربی مدرسہ کی بنیاد رکھی گئی۔ اس وقت کے اکابر اولیاء اللہ کی دعائیں اس مدرسہ کے شامل حال تھیں۔ چنانچہ اس عظیم الشان مدرسہ کا افتتاح بتاریخ ۱۵ محرم ۱۲۸۳ھ مطابق ۱۸۶۷ء مسجد چھتہ میں انار کے مشہور درخت کے نیچے ہوا۔ اس تاریخی درسگاہ کے سب سے پہلے معلم حضرت علامہ محمود صاحب اور پہلے متعلم محمود الحسن تھے جو بعد میں شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن صاحب اسیر مالٹا کی تاریخی شخصیت سے جہان میں مشہور ہوئے۔ خداوند عالم کی رحمت و نصرت سے یہ دینی درسگاہ بعد میں دارالعلوم دیوبند کے نام سے عالم اسلامی کے لیے سرچشمۂ علوم و معارف بنی، جس کے فیوض و برکات سے آج تک ایک عالم مستفید ہو رہا ہے۔ "تاریخ دیوبند" میں لکھا ہے کہ حضرت مولانا رفیع الدین صاحب نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ

ؔ انگریزی دور کے مظالم اور فرنگی حکومت کی مسلم کش پالیسی کی تفصیلات کے لیے "نقش حیات" جلد اول، مولفہ شیخ الاسلام حضرت مولانا مدنی رحمۃ اللہ علیہ کا مطالعہ کریں۔ ۱۲

مہتمم دارالعلوم دیوبند کو خواب میں سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہوئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدرسہ کے کنوئیں پر تشریف فرما ہیں اور کنواں دودھ سے بھرا ہوا ہے۔ ایک بڑا ہجوم لوگوں کا سامنے ہے۔ لوگوں کے پاس چھوٹے بڑے برتن ہیں اور ساقیٔ کوثر صلی اللہ علیہ وسلم سب کے برتنوں کو دودھ سے بھر رہے ہیں۔ اس خواب کی تعبیر بزرگوں نے یہ نکالی کہ ان شاء اللہ اس مدرسہ سے شریعتِ محمدیہ کے علوم و فیوض کے چشمے جاری ہونگے جن سے ایک جہان سیراب ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ بعض محققین نے فرمایا ہے کہ اس دور میں دارالعلوم دیوبند ایک مجدد کی حیثیت رکھتا ہے اور واقعہ بھی یہی ہے کہ اس دارالعلوم کے ذریعہ کتاب و سنت کے علوم و معارف کا جو فیضان اطرافِ عالم میں پھیلا ہے اس کی نظیر اس زمانہ میں نہیں مل سکتی۔ عالم اسباب کے پیشِ نظر اگر دارالعلوم کا وجود نہ ہوتا تو متحدہ ہندوستان میں مذہب اہل السنت والجماعت کا صرف نام ہی باقی رہ جاتا۔ لیکن اکابر دارالعلوم کی اصلاحی اور تجدیدی مساعی سے شرک و الحاد کی ظلمتیں چھٹ گئیں اور توحید و سنت کے انوار پھیل گئے۔ بانیٔ دارالعلوم حضرت نانوتویؒ نے دارالعلوم اور دیگر دینی مدارس کے لیے آٹھ بنیادی اصول وضع فرمائے تھے جن پر دارالعلوم کی علمی و دینی ترقیات موقوف ہیں۔ ۱۹۲۲ء میں بسلسلۂ تحریک خلافت مشہور مسلم لیڈر مولانا محمد علی صاحب جوہر مرحوم جب دیوبند تشریف لائے اور ان کو حضرت نانوتویؒ کے یہ آٹھ اصول بتلائے گئے، تو آپ رو پڑے اور فرمایا کہ یہ اصول تو الہامی معلوم ہوتے ہیں[1]۔

بلاشبہ دارالعلوم نے اس صدی میں بلا مبالغہ ہزاروں محدث، مفسر، فقیہ، متکلم، صوفی، عارف اور مجاہد پیدا کیے ہیں۔ حجۃ الاسلام حضرت نانوتویؒ اور قطب الارشاد حضرت گنگوہیؒ کے فیض یافتہ تلامذہ و متوسلین میں سے سب سے جامع ترشخصیت امام انقلاب شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن صاحب اسیرِ مالٹا[2] رحمۃ اللہ علیہ کی ہے جو دارالعلوم کے

---

[1] ملاحظہ ہو "آزادیٔ ہند کا خاموش رہنما"، دارالعلوم دیوبند، مولفہ حکیم الاسلام حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم۔
[2] اسارت مالٹا کے اسباب و واقعات کیلئے ملاحظہ ہو کتاب "اسیر مالٹا" مولفہ شیخ الاسلام حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ۔

سب سے پہلے طالب العلم ہیں۔ حضرت شیخ الہندؒ کے سینکڑوں تلامذہ و مسترشدین میں سے شیخ العرب والعجم امیر المجاہدین حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنی[1] شیخ الحدیث دار العلوم دیوبند، جامع کمالات صوری و معنوی حضرت علامہ مولانا محمد انور شاہ صاحب کشمیریؒ محدث دیوبند، مفتی اعظم سند العلماء حضرت مولانا کفایت اللہ صاحب دہلویؒ شیخ الحدیث مدرسہ امینیہ دہلی، شیخ الاسلام حضرت مولانا شبیر احمد صاحب عثمانی، صاحب فتح الملہم شرح صحیح مسلم (المتوفی ۱۳۶۹ھ ۱۹۴۹ء) اور بطل حریت، داعی انقلاب حضرت مولانا عبید اللہ صاحب سندھی، وہ ممتاز شخصیتیں ہیں جن کے ذریعہ دیوبندی مسلک کو ہر شعبہ میں بہت زیادہ تقویت پہنچی۔ علاوہ ازیں اکابر دیوبند میں سے حکیم الامت، امام طریقت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانوی[2]، صاحب تفسیر بیان القرآن (المتوفی ۱۳۶۲ھ) کو بھی حضرت شیخ الہندؒ کی شاگردی کا شرف حاصل ہے۔ شیخ التفسیر قطب زماں، صاحب کشف و کرامت حضرت مولانا احمد علی صاحب لاہوری رحمۃ اللہ علیہ (جو دار العلوم دیوبند کے فیضیافتہ ہیں)، اکثر فرمایا کرتے تھے کہ دار العلوم دیوبند کے شیخ الحدیث اور صدر مدرس آج تک جامع الظاہر والباطن ہوئے ہیں۔ یہ بھی فرمایا کہ گیارہ مرتبہ حرمین شریفین کی حاضری نصیب ہوئی ہے، جہاں روئے زمین کے اولیاء اللہ جمع ہوتے ہیں لیکن اتنی مدت میں میں نے وہاں حضرت مدنیؒ جیسا جامع بزرگ نہیں دیکھا۔ علاوہ مذکورہ بزرگوں کے شیخ المشائخ العارف باللہ حضرت مولانا شاہ عبد الرحیم صاحب رائپوریؒ اور قطب دوراں، واصل باللہ حضرت مولانا شاہ عبد القادر صاحب رائپوریؒ بھی حضرات اکابر دیوبند کے فیضیافتہ ہیں، جن کے انوار ولایت نے ہزاروں قلوب میں معرفت کے

---

[1] ولادت ۱۹ شوال ۱۲۹۶ھ مطابق ۱۸۷۹ء۔ وفات بروز جمعرات ۱۲ جمادی الاول ۱۳۷۷ھ مطابق ۵ دسمبر ۱۹۵۷ء حضرت مدنی نے تقریباً ۱۴ سال مدینہ منورہ مسجد نبوی میں کتاب سنت کا درس دیا ہے حضرت کی خود نوشت سوانح عمری "نقش حیات" دو جلدوں میں چھپ چکی ہے اور مکتوبات شیخ الاسلام بھی چار جلدوں میں شائع ہو چکے ہیں جو علوم و معارف کا گنجینہ ہیں ۱۲۔

[2] حضرت تھانویؒ کی تصانیف کی تعداد تقریباً ایک ہزار تک پہنچتی ہے اور آپ میں حضرت کے مواعظ و ملفوظات علوم و معارف کا بہترین مجموعہ ہیں۔

چراغ جلا دیے۔ امیرِ شریعت، مجاہدِ حریت، بلبلِ جلیل، خطیبِ امت حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا جمال و جلال بھی اکابرِ دیوبند ہی کا پرتو ہے جس نے ہزاروں نوجوانوں میں عشقِ ختمِ نبوت کی آگ لگا دی۔ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین!

ایک تکفیری فتنہ

انگریز ان مجاہدینِ حریت اور علمائے حق کو اپنا سب سے بڑا دشمن سمجھتا تھا۔ جب اس نے دارالعلوم دیوبند اور ان کے اکابر کے علمی و دینی اثرات کو پھیلتے دیکھا تو اس نے اس سرچشمۂ اسلام کو ختم کرنے کے لیے مختلف تدابیر اختیار کیں۔ بعض دُنیا پرست مولویوں اور پیروں کو خرید لیا گیا اور ان کے ذریعہ ان حضرات پر وہابیت کا الزام لگایا، اور اس سے پہلے بھی ان اکابر کے اسلاف امام المجاہدین، قدوۃ الکاملین حضرت سید احمد شہید بریلویؒ اور عالمِ ربانی، مجاہدِ جلیل حضرت مولانا شاہ اسمٰعیل شہیدؒ کی مجاہدانہ قربانیوں کو اسی وہابیت کے الزام سے ناکام بنانے کی کوشش کی جا چکی تھی۔ خدا جانے وہ کون سے اسباب و عوامل تھے کہ فرقۂ بریلویہ کے بانی مولوی احمد رضا خان صاحب بریلوی نے اکابرِ دیوبند کے خلاف تکفیری مہم تیز کر دی۔

حسام الحرمین کی حقیقت

مولوی احمد رضا خاں صاحب بریلوی موصوف نے ۱۳۲۳ھ میں سفرِ حج اختیار کیا۔ حج سے فراغت کے بعد انھوں نے مکہ معظمہ میں ہی ایک رسالہ مرتب کیا جس میں اکابرِ دیوبند کی عبارات کو لفظی و معنوی تحریف کر کے درج کیا گیا، اور طرفہ یہ کہ ان محبت و اطاعتِ محمدی میں ڈوبی ہوئی شخصیتوں پر یہ اتہام لگایا کہ معاذ اللہ انھوں نے اپنی کتابوں میں خدا کو جھوٹا کہا ہے اور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دی ہیں۔ رسالہ کو اس طریق سے مرتب کیا کہ پہلے فرقۂ قادیانیہ کے عنوان سے مرزا غلام احمد متنبّی قادیان کی کفریہ عبارتیں درج کیں اور اس کے بعد اکابرِ دیوبند کو فرقۂ وہابیہ کذابیہ اور فرقۂ وہابیہ شیطانیہ کے قبیح عنوانات کے تحت متعدد فرقوں میں تقسیم کیا گیا۔ تاکہ ناواقف لوگ یہ سمجھیں کہ فرقۂ قادیانیہ کی طرح

ہندوستان میں یہ بھی کوئی مستقل جدید فرقے پیدا ہوئے ہیں۔ اس رسالہ میں اکابر دیوبند میں سے حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ، قطب الارشاد حضرت مولانا رشید احمد صاحب محدث گنگوہیؒ، فخر العارفین حضرت مولانا خلیل احمد صاحب محدث سہارنپوریؒ مصنف بذل المجہود شرح ابو داؤد، اور حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ خلیفہ حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی، کی عبارتوں کو توڑ موڑ کر پیش کر کے ان پر قطعی تکفیر کا فتویٰ صادر کیا، اور یہاں تک لکھا کہ جو شخص ان کو کافر نہ کہے وہ بھی کافر ہے۔

علمائے حرمین شریفین سے اس فتویٰ کی تصدیقات حاصل کرنے کے لیے مختلف ذرائع[1] و وسائل سے کام لیا گیا۔ یہ حضرات چونکہ اکابر دیوبند اور ان کی تصانیف سے پورے متعارف نہ تھے، اس لیے رسالہ کی مندرجہ عبارات[2] کے پیش نظر اپنی تصدیقات لکھ دیں۔ ان میں سے محتاط علماء نے یہ لکھا کہ اگر واقعی ان کے عقائد ایسے ہیں تو فتویٰ درست ہے۔ حجاز سے واپسی پر کچھ عرصہ سکوت کرنے کے بعد مولوی احمد رضا خان صاحب نے یہ رسالہ "حسام الحرمین" کے نام سے ہندوستان میں ۱۳۲۵ھ میں طبع کرایا۔

المہند علی المفند

ان ایام میں شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد صاحب مدنیؒ مدینہ منورہ میں ہی حاضر باش تھے اور مسجد نبوی میں آپ کا درس بہت عروج پر تھا۔ لیکن حسام الحرمین کی کارروائی اس طرح رازداری میں رکھی گئی کہ آپ کو اس وقت اس کا مکمل علم نہ ہو سکا۔ اس تکفیری سازش سے مطلع ہونے کے بعد حضرت مدنیؒ نے اکابر علمائے حرمین شریفین کو حقیقت حال سے مطلع کیا۔ تو ان حضرات

---

[1] اس کی تفصیل الشہاب الثاقب مصنفہ شیخ الاسلام حضرت مدنی رحمۃ اللہ علیہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

[2] اکابر دیوبند کی جن عبارات کو ہدف تکفیر بنایا گیا ہے۔ ان کے تحقیقی جوابات کیلئے حسب ذیل کتابوں کا مطالعہ ضروری ہے۔ الشہاب الثاقب مؤلفہ شیخ الاسلام حضرت مدنیؒ، "تزکیۃ الخواطر" و "السحاب المدرار" مصنفہ حضرت مولانا سید مرتضیٰ حسن صاحب چاندپوری۔ اور فیصلہ کن مناظرہ مؤلفہ حضرت مولانا محمد منظور نعمانی مدیر ماہنامہ "الفرقان" لکھنؤ۔ اور فیصلہ خصومات مصنفہ حضرت مولانا عبد الرؤف صاحب جگنپوری (برہما)

نے چھبیس سوالات قلمبند کر کے اکابر دیوبند کو جواب کے لیے ارسال کیے۔ اس وقت حضرت گنگوہیؒ اور حضرت نانوتویؒ کا وصال ہو چکا تھا۔ مذکورہ سوالات کے جوابات فخر المحدثین حضرت مولانا خلیل احمد صاحب سہارنپوریؒ نے فصیح عربی زبان میں مرتب فرمائے جس پر اس وقت کے تمام مشاہیر دیوبند مثلاً شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسنؒ صاحب، حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحبؒ تھانوی، اسوۃ الصلحاء حضرت مولانا شاہ عبد الرحیم صاحب رائپوریؒ، بقیۃ السلف حضرت مولانا حافظ محمد احمد صاحب مہتمم دار العلوم ابن حجۃ الاسلام حضرت نانوتوی، عارف کامل حضرت مولانا عزیز الرحمن صاحب مفتی اعظم دار العلوم، اور مفتی اعظم حضرت مولانا مفتی کفایت اللہ صاحب دہلوی نے اپنی تصدیقات تحریر فرمائیں۔ مشاہیر ہند کے علاوہ حجاز، مصر اور شام وغیرہ اسلامی ممالک کے مقتدر علماء اور مشائخ نے بھی اپنی تصدیقات سے اس کو مزین فرمایا۔ چنانچہ یہ رسالہ ۱۳۲۵ھ میں تحریر ہوا اور "المہند علی المفند" کے نام سے ملک میں شائع کیا گیا۔ اس رسالہ میں مذکورہ سوالات کی روشنی میں اکابرِ دیوبند کے عقائدِ حقہ کی تشریح و توضیح کی گئی ہے جس سے مخالفین و معاندین کی تلبیسات کا پردہ چاک ہو کر بزرگانِ دیوبند کا حقانی و حقیقی مسلک واضح ہو جاتا ہے۔ گویا کہ "المہند" اکابرِ دیوبند کی ایک ایسی متفقہ تاریخی دستاویز ہے جس میں دیوبندی مسلک اصولی طور پر محفوظ کر دیا گیا ہے۔

طبع جدید گو "المہند" کا اردو ترجمہ عقائد علمائے دیوبند کے نام سے متعدد بار شائع ہوا ہے لیکن عربی متن مع ترجمہ اردو عرصہ سے نایاب تھا۔ جس کی علمائے کرام کو طلب تھی۔ الحمد للہ اس تاریخی دستاویز کی جدید طباعت و اشاعت کی سعادت حق تعالیٰ نے پاکستان میں رفیقِ محترم حضرت مولانا عبد اللطیف صاحب جہلمی زید مجدہم مجاز حضرت لاہوریؒ کو نصیب فرمائی ہے۔ جن کی مساعی سے یہ علمی و عرفانی ہدیہ اہل اسلام کی خدمت میں پیش ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس بندۂ ناکارہ اور جملہ مسلمانوں کو

سلفِ[1] صالحین، محققین اہل السنت اور اکابرِ دیوبند کے مسلک حق پر قائم رکھیں۔ آمین!
بحرمت سید المرسلین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم۔

الاحقر مظہر حسین غفرلہٗ
مدنی جامع مسجد، چکوال
ضلع جہلم

۲۳۔ رمضان المبارک
۱۳۸۲ھ

---

[1] سلف صالحین اور محققین اہل السنت کا مسلک حق کیا تھا؟ اس کی تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو "الکلام المفید" و "مقدمہ ؔ" اور مقام حضرت امام ابو حنیفہؒ مؤلفہ حضرت مولانا علامہ محمد سرفراز خان صاحب فاضل دیوبند مصنف تبرید النواظر، راہِ سنت وغیرہ۔ نیز مولانا موصوف نے حال ہی میں حجۃ الاسلام حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتویؒ کے حالات میں ایک رسالہ "بانی دار العلوم دیوبند" تالیف فرمایا ہے جس کا مطالعہ بہت مفید ہے۔

الحمد للہ الذی یحق الحق بکلماتہ ویبطل الباطل بسطواتہ نصر المؤمنین وقال کان حقا علینا نصر المؤمنین وقطع کید الخائنین فقطع دابر القوم الذین ظلموا و الحمد للہ رب العلمین۔ والصلوٰۃ والسلام علی مفرق فرق الکفر والطغیان ومشتت جیوش بغاۃ القرین والشیطان۔ وعلی الہ وصحبہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم ترٰھم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللہ و رضوانا ما تعاقب النیران وتضاد الکفر والایمان

امابعد، حضرات ان چند سطور کو بغور ملاحظہ فرمائیں تو معلوم ہو جائے گا کہ عالیجناب احمد رضا خان صاحب بریلوی نے اسلام اور اہل اسلام کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے اور ان کی کوشش اور تدبیر کس انداز سے اسلام کو صدمہ پہنچا رہی ہے۔ مختصر یہ ہے کہ مخالفین اسلام نے گوناگوں انداز سے اسلام کو صدمہ پہنچایا، مگر خان صاحب نے روافض کی طرح اخیار امت محمدیہ کو منتخب کر کے ان ہی سے لوگوں کو متنفر کرنا چاہا جیسے روافض نے امت کے خلاصہ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو منتخب کر کے ان کی تکفیر کی، اور تبرا بازی و سب و شتم سے کام لیا تھا۔ ایسے ہی خان صاحب نے اس وقت جو دین کے منتخب اور برگزیدہ جماعت کے آفتاب و ماہتاب تھے۔ ان کو اپنے گھر کے دھوئیں سے مکدر کرنا چاہا۔ واللہ متم نورہ ولو کرہ الکافرون۔

چراغے را کہ ایزد بر فروزد
کسے کو تف زند ریشش بسوزد

تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ خانصاحب کے خاندان میں چونکہ بدعت کی
تخم ریزی پہلے ہی سے ہو چکی ہے، اس وجہ سے سب کے پچھلے نچوڑ خانصاحب احمد رضا
خاں، برعکس نہند نام زنگی کافور، درحقیقت احمد خطا خاں صاحب نے تمام ہندوستان
میں حضرت شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہٗ فخر اُمت و معجزہ من معجزات سید المرسلین
علیہ التحیۃ والتسلیم کے خاندان کو چُنا۔ اور حضرت مولانا اسمٰعیل صاحب شہید مرحوم و مظلوم
اہل بدعت پر بوجہ بعض کلمات کے جو سنت اور غالی اہل بدعات کے جن کی بدعات
شرک کی حد تک پہنچ گئیں تھیں، مقابلہ میں لکھے گئے تھے تمام قرائن حالیہ اور غیر حالیہ
سے قطع نظر کر کے اتہامات لگائے اور ان پر تستر کیا، بلکہ غیر متناہیہ وجوہ سے کفر لازم
کیا اور ان کا کفر اجماعی قطعی قرار دے کر فقہائے کرام کا فتویٰ تکفیر چھاپ دیا۔ مگر حضرت
شاہ صاحب کے خاندان کی عظمت مسلّم ہو چکی تھی، اور ایں خانہ تمام آفتاب ست کا مصداق
تھا۔ پس اگر کوئی بدبخت یا ناواقف حضرت شہید مرحوم سے بدظن بھی ہو تو اور حضرات کا
تقدس کیا بدعات ہی کی جڑ اکھیڑنے کو کم ہے۔ اس وجہ سے خانصاحب کو پوری کامیابی نہ
ہوئی، اور چونکہ اس زمانہ میں بدعت کی تباہی حضرت شاہ صاحب کے خاندان کے جائز
وارث اور ارشد تلامذہ حضرت مولانا مولوی محمد قاسم صاحب قدس سرہ العزیز، نانوتوی
حجۃ اللہ تعالیٰ فی الارض، اور حضرت رشید الاسلام والمسلمین آیۃ من آیات رب العالمین
حضرت مولانا مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی قدس اسرارہم کے سپرد ہوئی
اور حمایت سُنت مصطفوی کا بلند جھنڈا انھیں کے مقدس ہاتھوں میں دیا گیا جو مدرسہ عالیہ
کی رفیع عمارت پر ان حضرات نے قائم فرمایا اور مَثَلُ كَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ كَشَجَرَةٍ
طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ تُؤْتِي أُكُلَهَا كُلَّ حِينٍ بِإِذْنِ

سماتا تھا کی طرح جیسے آسمان سے باتیں کرتا تھا، اپنے استحکام میں ساتویں زمین تک بھی پہنچا
ہوا تھا اور ہندوستان ہی میں نہیں بلکہ روم اور شام اور عرب و عجم، کابل و قندھار، بخارا
و خراسان، چین و تبت وغیرہ، دنیا کے تمام گوشوں سے نظر آتا تھا اور عاشقانِ سنت
اس کے سبز پھریرے کو دُور ہی سے دیکھ کر سنتِ نبوی کی مہک اس سے پا لیتے تھے اور
آنکھ بند کیے چلے آتے تھے۔ اور دیوبند کی گلیوں میں پھرتے نظر آتے تھے اور یہاں کی
خشک روٹی اور دال کو بریلی کے بدعت خانہ کے قورما پلاؤ پر ترجیح دیتے تھے، اور

بادشاہی سے بھی بہتر ہے گدائی تیری

کا نعرہ بلند کرتے تھے وَاَتُوْهُ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيْقٍ کا نظارہ دیکھ کر خانصاحب نے
ہمہ تن پوری توجہ انھی حضرات کے اثر مٹانے کی طرف فرمائی۔ حضرت شہید مظلوم رح پر
ستر وجہ سے کفر ثابت فرما کر فقہائے کرام کا اجماعی قطعی فیصلہ قرار دے کر خود احتیاط
کی تھی جس کی بنا پر خود فقہائے کرام اور اصحاب فتویٰ عظام کے نزدیک خود مع جملہ
معتقدین کے کافر ہو چکے تھے مگر حضرات موصوفین حضرت مولانا مولوی محمد قاسم صاحب
حضرت مولانا مولوی رشید احمد صاحب قدس سرہم اور حضرت مولانا مولوی خلیل احمد صاحب
اور حضرت مولانا مولوی اشرف علی صاحب دامت برکاتہم کا نام لے کر قطعی تکفیر کی اور
یہ کہا کہ جو ان کے کافر کہنے میں تردد و تامل اور شک کرے وہ بھی قطعی کافر ہے۔ حضرت
مولانا نانوتوی رح پر ختم زمانی کے انکار کرنے کا الزام لازم کیا۔ اور حضرت مولانا گنگوہی رح
پر یہ افترا کیا کہ وہ خدا کے کذب بالفعل کے جائز رکھنے والے کو مسلمان سنی بتاتے ہیں۔
حضرت مولانا خلیل احمد صاحب مدت فیوضہم کی جانب یہ عنایت فرمائی کہ وہ براہین
قاطعہ میں تصریح کرتے ہیں کہ ابلیس لعین کا علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے
زیادہ ہے۔ حضرت مولانا اشرف علی صاحب دامت برکاتہم پر یہ بہتان لگایا کہ
حفظ الایمان میں تصریح کی کہ جس قدر علم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے اتنا

تو ہر صبی و مجنون و بہائم کو بھی حاصل ہے۔ لیکن چونکہ خانصاحب کا علم و فضل و تدین قابل اعتبار نہ تھا۔ اس وجہ سے یہ مضمون عربی عبارت کی کتاب المعتمد المستند میں لکھ کر اس کی تصدیق علماء حرمین شریفین سے کرائی اور اس کا نام حسام الحرمین علیٰ منحر الکفر و المین رکھ کر تمام ہندوستان میں وندمچا دیا کہ دیکھو علماء حرمین شریفین نے ہمارے فلاں فلاں مخالف کی قطعی تکفیر کر دی، اب ان کے کفر میں کیا شک باقی رہا۔ حالانکہ یہ بالکل افتراء محض ہے جو السحاب المدرار اور توضیح البیان وغیرہ کے دیکھنے سے معلوم ہو سکتا ہے۔ خانصاحب کی اس مجرمانہ کارروائی کی خبر بعض علماء مدینہ منورہ کو ہوئی تب ان حضرات نے یہ چھبیس سوالات حضرات علماء دیوبند کی خدمت مبارک میں بھیجے کہ آپ کا ان میں کیا خیال ہے؟ اس کو صاف لکھیے تاکہ حق و باطل واضح ہو جائے چنانچہ فخر العلماء والمتکلمین حضرت مولانا مولوی خلیل احمد صاحب مدرس اول مدرسہ مظاہر العلوم سہارنپور نے ان کے جواب لکھ کر حرمین شریفین کے علماء کی خدمت مبارک میں پیش فرمائے، علماء حرمین شریفین زادہما اللہ شرفاً و تکریماً و علماء مصر و حلب و شام و دمشق نے ان کی تصحیح و تصدیق فرمائی اور یہ لکھ دیا کہ یہ عقائد صحیح ہیں، ان کی وجہ سے نہ کوئی کافر ہو سکتا ہے، نہ بدعتی اور نہ اہل السنت و الجماعت سے خارج۔ اہل اسلام کی اطلاع کی غرض سے علماء حرمین شریفین و مصر و حلب و شام و دمشق کی تصدیقات بصورت رسالہ مسمیٰ بہ المہند علی المفند معروف بہ تصدیقات لدفع التلبیسات مع ترجمہ المسمیٰ بہ ماضی الشفرتین علیٰ خادع اھل الحرمین طبع کرا دیا گیا تاکہ اہل اسلام کو خانصاحب کی ایمانداری پوری پوری طرح سے معلوم ہو جاوے، اب اہل ایمان خانصاحب سے دریافت فرماویں کہ آپ نے حسام الحرمین پر یہ تحریر فرمایا ہے کہ یہ طائفے سب کے سب مرتد ہیں باجماع امت اسلام سے خارج ہیں اور بیشک بزازیہ اور درر

اور غرر اور فتاویٰ خیریہ اور مجمع الانہر اور در مختار وغیرہ معتمد کتابوں میں ایسے کافروں کے حق میں فرمایا ہے کہ جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے خود کافر ہے۔ انتہی۔ پھر صفحہ ۲۲ پر ہے، حمد و صلوٰۃ کے بعد میں کہتا ہوں کہ یہ طائفے جن کا تذکرہ سوال میں واقع ہے۔ غلام احمد قادیانی اور رشید احمد اور جو ان کے پیرو ہوں جیسے خلیل احمد انبیٹھی اور اشرف علی وغیرہ، ان کے کفر میں کوئی شبہ نہیں، نہ شک کی مجال، بلکہ جو ان کے کفر میں شک کرے بلکہ کسی طرح کسی حال میں انہیں کافر کہنے میں توقف کرے، اس کے کفر میں بھی شک نہیں۔ انتہیٰ۔ اور حضرات علماء حرمین شریفین و مصر و حلب و شام ان تمام حضرات کو مسلمان اور ان کے جملہ عقائد کو عقائد اہلِ سنت لکھ کر ان کی تصحیح و تصدیق فرماتے ہیں تو اب جناب کے فتویٰ کے موافق یہ تمام حضرات اور جملہ اہلِ عرب و روم و دمشق و شام و مصر و عراق کیا قطعی کافر ہو گئے۔ کیا جو ان کے کفر و عذاب میں شک کرے، وہ بھی کافر ہے۔ معاذ اللہ العظیم ونعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم۔

مسلمانو، یہ ہے خانصاحب کی محبتِ سنّت، اور یہ ہیں وہ اہل السنت والجماعت کہ دنیا میں کسی کو بھی مسلمان نہ چھوڑا۔ بڑے بڑے کفّار جو اسلام کے مٹانے کی تدابیر میں مصروف ہیں۔ خانصاحب نے ایک فتوے سے گویا سب کی مرادیں پوری کرا دیں۔ مگر اسلام کا مٹا دینا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ کوئی اپنا منہ دین دنیا میں کالا کرے مگر آفتاب اسلام تو قیامت تک تاباں ہی رہے گا۔ چونکہ رئیس فرقۂ مبتدعہ عالیجناب احمد رضا خانصاحب بریلوی کی حسام الحرمین کی حقیقت منکشف ہو گئی کہ خانصاحب نے جو کچھ لکھا تھا، وہ محض افترائے خالص تھا۔ علماء کرام حضرات دیوبند کو کافر نہ کہے اور ان کے کفر میں کسی طرح شک و تردد و تامل کرے، وہ بھی قطعی کافر ہے۔ اس لیے اس رسالہ کے دیکھنے سے واضح ہو جاتے گا کہ علماء حرمین شریفین زادھما اللہ شرفاً و تکریماً

حضرات دیوبند کے عقائد کی تصحیح فرما رہے ہیں۔

پس اب دیکھنا ہے کہ خان صاحب اپنے قول سے رجوع کرتے ہیں یا علماء دیوبند کے ساتھ تمام علماء حرمین شریفین و مصر و حلب و شام و دمشق سب کی تکفیر کرتے ہیں کیونکہ تمام علماء حضرات دیوبند کو مسلمان کہتے ہیں اور ردّ الحسام علیٰ رؤس اللئام پڑھ کر حضرات دیوبند ربانی و متبحر علامہ بتلائے جا رہے ہیں۔ اب ہم دیکھیں کہ خانصاحب کے پاس کون سی ترکیب اور کرامت ہے جس سے علماء دیوبند تو کافر رہیں اور علماء حرمین شریفین و مصر و حلب و شام مسلمان بنے رہیں۔

حضرت مولانا خلیل احمد صاحب مدفیوضہم کو کہیں علماء تحریر کرتے ہیں کہیں یکتائے زمانہ، کہیں اخی العزیز، کہیں شیخ وقت، کہیں مقتدائے امام اور کہیں پیشوائے اُمت۔ چنانچہ تقاریظ و تصادیق کے الفاظ سے ناظرین پر واضح ہوگا، اور جو برتاؤ حضرات علماء حرمین شریفین کا بوقتِ ملاقاتِ جسمانی مولانا ممدوح کے ساتھ ہوا اور زبانی گفتگو پر جو وقعت و عزت ان حضرات کے قلوب میں پیدا اور جوارح سے ظاہر ہوئی، اس کا تو ذکر کیا کیا جائے کہ مصافحہ و معانقہ و انبساط کے علاوہ سلطانِ دوجہاں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجدِ محترم میں مدینۃ الرسول کے بیسیوں شہزادوں نے مولانا ممدوح کے تلمذ کو فخر سمجھا، مسلسلات خاندان ولی اللّٰہی کے علاوہ صحاح کی اجازت حاصل فرما کر مسرور و مبتہج ہوئے۔ وَذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ

حق تعالیٰ شانہ کے ان احسانات جلیلہ کا ذکر کرنا چونکہ حاسدوں کی قلق بڑھاتا ہے۔ اس لیے بہ تفصیل بیان نہیں کی جاتیں۔ منصفانہ نظر سے دیکھنے والے کو یہ رسالہ ہی کافی ہے۔ جس کی اصل مُہر و دستخطی ہمارے پاس محفوظ ہے اور مطبوعہ نقل عام طور پر ہدیۂ ناظرین ہے۔ اس وجہ سے عرض ہے کہ جملہ اہلِ اسلام نہایت اطمینان سے

المھند اور اس کے ترجمہ کو ملاحظہ فرمائیں تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ حضرات علمائے کرام دیوبند کے عقائد بالکل صحیح اہل السنت والجماعت کے موافق ہیں اور جملہ اہل حق علمائے ربانی حضرات علماء کے ساتھ ہیں نہ کہ خانصاحب کے۔ سو اب کوئی بات ایسی باقی نہیں رہی جس کو اہل بدعات ان حضرات کی طرف منسوب کر کے غیر مقلد یا وہابی کہ سکیں۔ خانصاحب کا مکر کھل گیا اور ان کی تدابیر کا خاتمہ ہو چکا۔ والحمد للہ علی ذالک +

خانصاحب فقط حضرات دیوبند اور خادمان سنت ہی کے مخالف اور دشمن نہیں ہیں۔ ان کے انداز سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ وہ نفس اسلام ہی کے دشمن ہیں۔ اگر ان کا بس چلے تو سب کو جہاں پہنچائیں معلوم ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ اس دین کا حافظ ہے۔ اس لیے آسمان کا تھوکا حلق میں آتا ہے اور جو اس شریعت بیضا میں رخنہ اندازی کرتا ہے خود رُوسیاہ اور ذلیل وخوار بنتا ہے۔

چونکہ یہ تمہید ہے رسالہ مھند کی۔ اس لیے اختصار ملحوظ رکھ کر بقدر کفایت درج کر دی گئی ہے۔ ہاں جن صاحبوں کو اس مبحث کی تفصیل مطلوب ہو وہ تشئید الایمان بالسنۃ والقرآن کو ملاحظہ فرماویں جس میں خانصاحب کی عیاری قدرے مفصل مذکور ہے اور رسائل مفصلہ ذیل جو خانصاحب کے رد میں لکھے گئے ہیں مطالعہ کریں:

اسکات المعتدی، قاصمۃ الظھر، الطین اللازب، السھیل علی الجھیل، الختم علی لسان الخصم۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ایھا العلماء الکرام و الجھابذۃ العظام قد نسب الی ساحتکم الکریمۃ اناس عقائد الوھابیۃ قالوا باوراق و رسائل لا نعرف معانیھا لاختلاف اللسان فنرجو ان تخبرونا بحقیقۃ الحال و مرادات المقال و نحن نسئلکم عن امور اشتھر فیھا خلاف الوھابیۃ عن اھل السنۃ و الجماعۃ

اے علماء کرام اور سرداران عظام! تمہاری جانب چند لوگوں نے وہابی عقائد کی نسبت کی ہے اور چند اوراق اور رسالے ایسے لائے جن کا مطلب غیر زبان ہونے کے سبب ہم نہیں سمجھ سکے۔ اس لیے امید کرتے ہیں، ہمیں حقیقتِ حال اور قول کے مراد سے مطلع کرو گے اور ہم تم سے چند امور ایسے دریافت کرتے ہیں جن میں وہابیہ کا اہلِ سنت و الجماعت سے خلاف مشہور ہے

السوال الاول و الثانی

پہلا اور دوسرا سوال

(۱) ما قولکم فی شد الرحال الی زیارۃ سید الکائنات علیہ افضل الصلوات و التحیات و علی آلہ و صحبہ۔

کیا فرماتے ہو۔ شدِ رحال میں سید الکائنات علیہ الصلوٰۃ و السلام کی زیارت کے لیے

(۴) ای الامرین احب الیکم وافضل لدی اکابرکم الزائر ھل ینوی وقت الارتحال للزیارۃ زیارتہ علیہ السلام اوینوی المسجد ایضًا وقد قال الوہابیۃ ان المسافر الی المدینۃ لاینوی الا المسجد النبوی۔

تمہارے نزدیک اور تمہارے اکابر کے نزدیک ان دو باتوں میں کون امر پسندیدہ و افضل ہے کہ زیارت کرنے والا بوقت سفر زیارت خود آنحضرت صلی اللہ علیہ السلام کی زیارت کی نیت کرے یا مسجد نبوی کی بھی، حالانکہ وہابیہ کا قول ہے کہ مسافر مدینہ منورہ کو صرف مسجد نبوی کی نیت سے سفر کرنا چاہیے

الجواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ومنہ نستمد العون والتوفیق وبیدہٖ ازمۃ التحقیق۔

حامدًا ومصلیًا ومسلمًا

لیعلم اولا قبل ان نشرع فی الجواب انا بحمد اللہ ومشائخنا رضوان اللہ علیہم اجمعین و جمیع طائفتنا وجماعتنا مقلدون لقدوۃ الانام ذروۃ الاسلام الامام الھمام الامام الاعظم ابی حنیفۃ النعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فی الفروع ومتبعون للامام الھمام ابی الحسن الاشعری والامام الھمام

جواب

شروع اللہ کے نام سے جو نہایت مہربان بے حد رحم والا اور اسی سے مدد اور توفیق مددگار ہے، اور اس کے قبضہ میں ہیں تحقیق کی باگیں۔

حمد و صلوٰۃ و سلام کے بعد

اس سے پہلے کہ ہم جواب شروع کریں جاننا چاہیے کہ ہم اور ہمارے مشائخ اور ہماری ساری جماعت بحمد اللہ فروعات میں مقلد ہیں مقتدائے خلق حضرت امام ہمام امام اعظم ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ عنہ کے، اور اصول و اعتقادیات میں پیرو ہیں امام ابوالحسن اشعری اور امام ابومنصور ماتریدی رضی اللہ عنہما کے اور

الی منصور الماتریدی رضی اللہ عنہما فی الاعتقاد و الاصول و منتسبون من طرق الصوفیۃ الی الطریقۃ العلیۃ المنسوبۃ الی السادۃ النقشبندیۃ و الطریقۃ الزکیۃ المنسوبۃ الی السادۃ الچشتیۃ و الی الطریقۃ البھیۃ المنسوبۃ الی السادۃ القادریۃ و الی الطریقۃ المرضیۃ المنسوبۃ الی السادۃ السہروردیۃ رضی اللہ عنہم اجمعین

طریقہائے صوفیہ میں ہم کو انتساب حاصل ہے سلسلۂ عالیہ حضرات نقشبندیہ اور طریقۂ زکیہ مشائخ چشت اور سلسلۂ بہیہ حضرات قادریہ اور طریقۂ مرضیہ مشائخ سہروردیہ رضی اللہ عنہم کے ساتھ۔

ثم ثانیاً انا لا نتکلم بکلام و لا نقول قولا فی الدین الا و علیہ عندنا دلیل من الکتاب او السنۃ او اجماع الامۃ او قول من ائمۃ المذھب ومع ذلک لا ندعی انا المبرءون من الخطاء و النسیان فی ضلۃ القلم و زلۃ اللسان فان ظھر لنا انا اخطأنا فی قول سواء کان من الاصول او الفروع فما یمنعنا الحیاء ان نرجع عنہ و نعلن بالرجوع کیف لا و قد رجع ائمتنا رضوان

دوسری بات یہ کہ ہم دین کے بارے میں کوئی بات ایسی نہیں کہتے جس پر کوئی دلیل نہ ہو۔ قرآن مجید کی یا سنت کی، یا اجماع امت یا قول کسی امام کا۔ اور باین ہم دعوی نہیں کرتے کہ قلم کی غلطی یا زبان کی لغزش میں سہو و خطا سے مبرا ہیں، پس اگر ہمیں ظاہر ہو جاوے کہ فلاں قول میں ہم سے خطا ہوئی، عام ہے کہ اصول میں ہو یا فروع میں، اپنی غلطی سے رجوع کر لینے میں حیا ہم کو مانع نہیں ہوتی

الله عليهم في كثير من اقوالهم حتى ان
امام حرم الله تعالى المحترم اماما
الشافعي رضي الله عنه لم يبق مسئلة
الا وله فيها قول جديد والصحابة رضي
الله عنهم رجعوا في مسائل الى اقوال
بعضهم كما لا يخفى على متتبع الحديث
فلو ادعى احد من العلماء انا غلطنا في
حكم فان كان من الاعتقاديات فعليه
ان يثبت بنص من ائمة الكلام و
ان كان من الفرعيات فيلزم ان يبني
بنيانه على القول الراجح من ائمة
المذاهب فاذا فعل ذلك فلا يكون
منا ان شاء الله تعالى الا الحسن القبول
بالقلب واللسان وزيادة الشكر
بالجنان والاركان۔

وثالثا ان في اصل اصطلاح
بلاد الهند كان اطلاق الوهابي على من
ترك تقليد الائمة رضي الله تعالى عنهم
ثم اتسع فيه وغلب استعماله على من عمل
بالسنة السنية وترك الامور المستحدثة
الشنيعة والرسوم القبيحة حتى شاع في

اور ہم رجوع کا اعلان کر دیتے ہیں چنانچہ ہمارے
ائمہ رضوان اللہ علیہم سے ان کے بہتیرے
اقوال میں رجوع ثابت ہے حتیٰ کہ امام حرم
محترم امام شافعی رضی اللہ عنہ سے کوئی مسئلہ
ایسا منقول نہیں جس میں دو قول جدید و قدیم
نہ ہوں اور صحابہ رضی اللہ عنہم نے اکثر مسائل
میں دوسروں کے قول کے جانب رجوع فرمایا
چنانچہ حدیث کے تتبع کرنے والے پر ظاہر ہے
پس اگر کسی عالم کا دعویٰ ہے کہ ہم نے کسی حکم شرعی
میں غلطی کی ہے سو اگر وہ مسئلہ اعتقادی ہے، تو
اس پر لازم ہے کہ اپنا دعویٰ ثابت کرے علماء کلام
کی تصریح سے اور اگر مسئلہ فرعی ہے تو اپنی بنیاد
کی تعمیر کرے ائمہ مذاہب کے راجح قول پر جب ایسا کریگا
تو انشاء اللہ ہماری طرف سے خوبی ہی ظاہر ہوگی یعنی دل و
زبان سے غلطی قبول کرلیں گے اور قلب و اعضاء سے شکر بجا لائیں گے

تیسری بات یہ کہ ہندوستان میں لفظ وہابی
کا استعمال اس شخص کے لیے تھا جو ائمہ رضی اللہ
عنہم کی تقلید چھوڑ بیٹھے پھر ایسی وسعت ہوگئی
کہ یہ لفظ ان پر بولا جانے لگا جو سنت محمدیہ پر
عمل کریں اور بدعات سیئہ و رسوم قبیحہ کو چھوڑ
دیں۔ یہاں تک ہوا کہ بمبئی اور اس کے

بمبئی ونواحیها ان من منع عن سجدة
قبور الاولیاء وطوافها فهو وهابی بل و
من اظهر حرمة الربوا فهو وهابی وان
کان من اکابر اهل الاسلام وعظمائهم
ثم اتسع فیه حتی صار سبّا فعلی هذا لو
قال رجل من اهل الهند لرجل انه
وهابی فهو لا یدل علی انه فاسد العقیدة
بل یدل علی انه سنّی حنفی عامل بالسنة
مجتنب عن البدعة خائف من الله تعالی
فی ارتکاب المعصیة ولما کان مشائخنا
رضی الله تعالی عنهم یسعون فی احیاء
السنّة ویشمرون فی اخماد نیران
البدعة غضب جند ابلیس علیهم وحرّفوا
کلامهم وبهتوهم وافتروا علیهم الافترائات
ورموهم بالوهابیة وحاشاهم عن ذلك
بل وتلك سنّة الله التی سنّها فی خواص
اولیائه کما قال الله تعالی فی کتابه
وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِيٍّ عَدُوًّا
شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ
اِلٰى بَعْضٍ زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا وَ
لَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا

نواح میں یہ مشہور ہے کہ جو مولوی اولیاء کی
قبروں کو سجدہ اور طواف کرنے سے منع کرے
وہ وہابی ہے۔ بلکہ جو سود کی حرمت ظاہر کرے
وہ بھی وہابی ہے گو کتنا ہی بڑا مسلمان کیوں نہ ہو
اس کے بعد لفظ وہابی ایک گالی کا لفظ بن گیا،
سو اگر کوئی ہندی شخص کسی کو وہابی کہتا ہے
تو یہ مطلب نہیں کہ اس کا عقیدہ فاسد ہے بلکہ
یہ مقصود ہوتا ہے کہ وہ سنّی حنفی ہے سنّت
پر عمل کرتا ہے۔ بدعت سے بچتا ہے اور معصیت
کے ارتکاب میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے اور چونکہ
ہمارے مشائخ رضی اللہ تعالیٰ عنہم احیاءِ سنّت
میں سعی کرتے تھے اور بدعت کی آگ بجھانے میں
مستعد رہتے تھے اس لیے شیطانی لشکر کو
اُن پر غصہ آیا اور ان کے کلام میں تحریف کر
ڈالی اور ان پر بہتان باندھے طرح طرح کے افترا
اور خطاب وہابیت کے ساتھ متہم کیا مگر حاشا کہ
وہ ایسے ہوں بلکہ بات یہ ہے کہ یہ سنّت اللہ ہے
کہ جو خواص اولیاء میں ہمیشہ جاری رہی ہے
چنانچہ اپنی کتاب میں خود ارشاد فرمایا ہے اور
اسی طرح ہم نے ہر نبی کے دشمن بنا دیے ہیں
جن و انس کے شیاطین کہ ایک دوسرے کی طرف

يفترون فلما كان ذلك فى الانبياء
صلوات الله عليهم وسلامه وجب
ان يكون فى خلفائهم ومن يقوم
مقامهم كما قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم "نحن معاشر الانبياء
اشد الناس بلاء ثم الامثل فالامثل
ليتوفر حظهم ويكمل لهم اجرهم
فالذين ابتدعوا البدعات ومالوا
الى الشهوات واتخذوا الههم الهوى
والقوا انفسهم فى هاوية الردى
يفترون علينا الاكاذيب و
الاباطيل وينسبون الينا الاضاليل
فاذا نسب الينا فى حضرتكم قول
يخالف المذهب فلا تلتفتوا اليه لا
تظنوا بنا الاخيرا وان اختلج فى
صدوركم فاكتبوا الينا فانا نخبركم
بحقيقة الحال والحق من المقال
فانكم عندنا قطب دائرة الاسلام۔

جھوٹی باتیں ڈالتا رہتا ہے، دھوکا کے لیے اور
(اے محمدؐ) اگر تمہارا رب چاہتا تو یہ لوگ ایسا
کام نہ کرتے سو چھوڑ دو اُن کو ان کے افترا کو،
پس جب انبیاء علیہم السلام کے ساتھ یہ معاملہ ہوا
تو ضرور ہے کہ ان کے جانشینوں اور قائم مقاموں
کے ساتھ بھی ایسا ہی ہو چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہم انبیاء کا گروہ سب سے
زیادہ مورد بلا ہے، پھر کامل الشبہ پھر کم الشبہ تاکہ ان کا
حظ وافر اور اجر کامل ہو جائے۔ پس مبتدعین جو
اختراع بدعات میں منہمک اور شہوات کی جانب
مائل ہیں اور جنہوں نے خواہش نفس کو اپنا معبود
بنا لیا ہے اور اپنے آپ کو ہلاکت کے گڑھے میں ڈال
دیا ہے، ہم پر جھوٹے بہتان باندھے اور ہماری جانب
گمراہی کی نسبت کرتے رہتے ہیں جو صاحب کبھی
آپ کی خدمت میں ہماری جانب منسوب کر کے کوئی
مخالفِ مذہب قول بیان کیا کرے تو آپ اس
کی طرف التفات نہ فرمایا کریں اور ہمارے ساتھ حسنِ ظن
کام میں لایں اور اگر طبع مبارک میں کوئی خلجان پیدا
ہو تو لکھ بھیجا کریں ہم ضرور واقعی حال اور سچی بات
کی اطلاع دینگے اس لیے کہ آپ حضرات ہمارے
نزدیک مرکز دائرۃ الاسلام ہیں۔

توضیح الجواب

عندنا وعند مشائخنا زيارة قبر
سيد المرسلين (روحي فداه) من
اعظم القربات واهم المثوبات و
انجح لنيل الدرجات بل قريبة من
الواجبات وان كان حصوله بشد
الرحال وبذل المهج والاموال و
ينوى وقت الارتحال زيارة عليه الف
الف تحية وسلام وينوى معها زيارة
مسجده صلى الله عليه وسلم وغيره
من البقاع والمشاهد الشريفة بل
الاولى ما قال العلامة الهمام ابن
الهمام ان يجرد النية لزيارة قبره
عليه الصلوة والسلام ثم يحصل له
اذا قدم زيارة المسجد لان في ذلك
زيادة تعظيمه واجلاله صلى الله
عليه وسلم ويوافقه قوله صلى الله عليه
وسلم من جاءني زائرا لا تحمله حاجة
الا زيارتي كان حقا علي ان اكون
شفيعا له يوم القيمة وكذا نقل عن

جواب کی توضیح

ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک
زیارت قبر سید المرسلین (ہماری جان آپ پر قربان)
اعلیٰ درجہ کی قربت اور نہایت ثواب اور سبب
حصولِ درجات ہے بلکہ واجب کے قریب ہے گو
شدِ رحال اور بذل جان و مال سے نصیب ہو
اور سفر کے وقت آپ کی زیارت کی نیت کرے
اور ساتھ میں مسجدِ نبوی اور دیگر مقامات و
زیارت گاہ ہائے متبرکہ کی بھی نیت کرے،
بلکہ بہتر یہ ہے کہ جو علامہ ابن ہمام نے فرمایا
ہے کہ خالص قبر شریف کی زیارت کی نیت کرے
پھر جب وہاں حاضر ہوگا تو مسجدِ نبوی کی بھی زیارت
حاصل ہو جائے گی۔ اس صورت میں جناب
رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم زیادہ
ہے اور اس کی موافقت خود حضرت کے
ارشاد سے ہو رہی ہے کہ جو میری زیارت
کو آیا، کہ میری زیارت کے سوا کوئی حاجت
اس کو نہ لائی ہو تو مجھ پر حق ہے کہ قیامت
کے دن اس کا شفیع بنوں۔ اور ایسا ہی
عارف مُلّا جامیؒ سے منقول ہے کہ انھیں

العارف الشامی الملا جامی انہ افرز
الزیارة عن الحج وھو اقرب الی مذھب
المحبین واما ما قالت الوھابیة من
ان المسافر الی المدینة المنورة علی
ساکنھا الف الف تحیة لاینوی الا المسجد
الشریف استدلالاً بقولہ علیہ الصلوٰة و
السلام لا تشد الرحال الا الی ثلثة مساجد
فمردود لان الحدیث لا یدل علی المنع
اصلاً بل لو تاملہ ذو فھم ثاقب لعلم انہ
بدلالة النص یدل علی الجواز فان العلة
التی استثنی بھا المساجد الثلاثة من
عموم المساجد والبقاع ھو فضلھا
المختص بھا وھو مع الزیادة موجود
فی البقعة الشریفة فان البقعة الشریفة
والرحبة المنیفة التی ضم اعضائہ
صلی اللہ علیہ وسلم افضل مطلقاً حتی
من الکعبة ومن العرش والکرسی
کما صرح بہ فقھائنا رضی اللہ عنھم
ولما استثنی المساجد لذلک الفضل
الخاص فاولی ثم اولی ان یستثنی البقعة
المبارکة لذلک الفضل العام وقد

نے زیارت کے لیے حج سے علیحدہ سفر کیا
اور یہی طرز مذہب عشاق سے زیادہ ملتا ہے
اب رہا وہابیہ کا یہ کہنا کہ مدینہ منورہ کی جانب
سفر کرنے والے کو صرف مسجد نبوی کی نیت
کرنی چاہیے اور اس قول پر اس حدیث کو دلیل
لانا کہ کجاوے نہ کسے جاویں مگر تین مسجدوں کی
جانب سو یہ قول مردود ہے اس لیے کہ حدیث
کہیں بھی ممانعت پر دلالت نہیں کرتی بلکہ صاحبِ
فہم اگر غور کرے تو یہی حدیث بدلالت النص
جواز پر دلالت کرتی ہے کیونکہ جو علت مساجد
کے دیگر مسجدوں اور مقامات سے مستثنیٰ ہونے
کی قرار پاتی ہے وہ ان مساجد کی فضیلت ہی
تو ہے اور یہ فضیلت زیادتی کے ساتھ بقعہ
شریفہ میں موجود ہے اس لیے کہ وہ حصہ زمین
جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعضاء
مبارکہ کو مس کیے ہوئے ہے علی الاطلاق افضل
ہے یہاں تک کہ کعبہ اور عرش و کرسی سے بھی
افضل ہے چنانچہ فقہاء نے اس کی تصریح فرمائی
ہے اور جب فضیلت خاصہ کی وجہ سے تین
مسجدیں عموم نہی سے مستثنیٰ ہو گئیں تو بدرجہ اولیٰ
ہے کہ بقعہ مبارکہ فضیلت عامہ کے سبب مستثنیٰ ہو

صرح بالمسئلة كما ذكرناه بل بابسط منها شيخنا العلامة شمس العلماء العاملين مولانا رشيد احمد الجنجوهي قدس الله سره العزيز في رسالته زبدة المناسك في فصل زيارة المدينة المنورة وقد طبعت مرارا وايضا في هذا المبحث الشريف رسالة لشيخ مشائخنا مولانا المفتي صدر الدين الدهلوي قدس الله سره العزيز اقام فيها الطامة الكبرى على الوهابية ومن وافقهم اتي ببراهين قاطعة وحجج ساطعة سماها احسن المقال في شرح حديث لا تشد الرحال طبعت واشتهرت فليراجع اليها والله تعالى اعلم

ہمارے بیان کے موافق بلکہ اس سے بھی زیادہ بسط کے ساتھ اس مسئلہ کی تصریح ہمارے شیخ شمس العلماء حضرت مولانا مولوی رشید احمد گنگوہی قدس سرہ نے اپنے رسالہ زبدۃ المناسک کی فصل زیارت مدینہ منورہ میں فرمائی ہے، جو بارہا طبع ہو چکا ہے نیز اسی بحث میں ہمارے شیخ المشائخ مفتی صدر الدین دہلوی قدس سرہ کا ایک رسالہ تصنیف کیا ہوا ہے جس میں مولانا نے وہابیہ اور ان کے موافقین پر قیامت ڈھا دی اور بیخ کن دلائل ذکر فرمائے ہیں۔ اس کا نام "احسن المقال فی شرح حدیث لا تشد الرحال" ہے وہ طبع ہو کر مشتہر ہو چکا ہے، اس کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔

السوال الثالث والرابع

تیسرا اور چوتھا سوال

۳- هل للرجل ان يتوسل في دعواته بالنبي صلى الله عليه وسلم بعد الوفاة ام لا ؟

کیا وفات کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا توسل لینا دعاؤں میں جائز ہے یا نہیں؟

۴- ايجوز التوسل عندكم بالسلف الصلحين من الانبياء والصديقين

تمہارے نزدیک سلف صالحین یعنی انبیاء صدیقین اور شہداء و اولیاء اللہ کا توسل بھی جائز

والشهداء واولياء رب العالمين ام لا؟ ہے یا ناجائز؟

الجواب

عندنا وعند مشائخنا يجوز التوسل في الدعوات بالانبياء والصالحين من الاولياء والشهداء والصديقين في حيوتهم وبعد وفاتهم بان يقول في دعائه اللهم اني اتوسل اليك بفلان ان تجيب دعوتي وتقضي حاجتي الى غير ذلك كما صرح به شيخنا ومولانا الشاه محمد اسحٰق الدهلوي ثم المهاجر المكي ثم بينه في فتاواه شيخنا ومولانا رشيد احمد الگنگوهي رحمة الله عليهما وفي هذا الزمان شائعة مستفيضة بايدي الناس وهذه المسئلة مذكورة على صفحه ۹۳ من الجلد الاول منها فليراجع اليها من شاء

جواب

ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک دعاؤں میں انبیاء و صلحاء و اولیاء و شہداء و صدیقین کا توسل جائز ہے۔ اُن کی حیات میں یا بعد وفات، بایں طور کہ کہے یا اللہ میں بوسیلہ فلاں بزرگ کے تجھ سے دعا کی قبولیت اور حاجت براری چاہتا ہوں اسی جیسے اور کلمات کہے چنانچہ اِس کی تصریح فرمائی ہے ہمارے شیخ مولانا شاہ محمد اسحاق دہلوی ثم المکی نے، پھر مولانا رشید احمد گنگوہی نے بھی اپنے فتاویٰ میں اِس کو بیان فرمایا ہے جو چھپا ہوا آج کل لوگوں کے ہاتھوں میں موجود ہے، اور یہ مسئلہ اس کی پہلی جلد کے صفحہ ۹۳ پہ مذکور ہے۔ جس کا جی چاہے دیکھ لے۔

السوال الخامس

پانچواں سوال

ما قولكم في حيوة النبي عليه الصلوٰة

کیا فرماتے ہو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

والسلام فی قبره الشریف هل ذلك امر مخصوص به ام مثل سائر المؤمنین رحمة الله علیهم حیوته برزخیة ۔

کی قبر میں حیات کے متعلق کہ کوئی خاص حیات آپ کو حاصل ہے یا عام مسلمانوں کی طرح برزخی حیات ہے۔

الجواب

عندنا وعند مشائخنا حضرة الرسالة صلی الله علیه وسلم حیٌّ فی قبره الشریف وحیوته صلی الله علیه وسلم دنیویة من غیر تکلیف وهی مختصة به صلی الله علیه وسلم وبجمیع الانبیاء صلوات الله علیهم والشهداء لابرزخیة کما هی حاصلة لسائر المؤمنین بل لجمیع الناس کما نص علیه العلامة السیوطی فی رسالته انباء الاذکیاء بحیوة الانبیاء حیث قال قال الشیخ تقی الدین السبکی حیوة الانبیاء و الشهداء فی القبر کحیوتهم فی الدنیا ویشهد له صلوة موسی علیه السلام فی قبره فان الصلوة تستدعی جسدًا حیا الی اٰخر ما قال فثبت بهذا ان حیوته دنیویة برزخیة لکونها فی عالم

جواب

ہمارے نزدیک اور ہمارے مشائخ کے نزدیک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور آپ کی حیات دُنیا کی سی ہے بلا مکلف ہونے کے اور یہ حیات مخصوص ہے آں حضرتؐ اور تمام انبیاء علیہم السلام اور شہداء کے ساتھ برزخی نہیں ہے جو حاصل ہے تمام مسلمانوں بلکہ سب آدمیوں کو چنانچہ علامہ سیوطی نے اپنے رسالہ "انباء الاذکیا بحیوۃ الانبیاء" میں بتصریح لکھا ہے۔ چنانچہ فرماتے ہیں کہ علامہ تقی الدین سُبکی نے فرمایا ہے کہ انبیاء و شُہداء کی قبر میں حیات ایسی ہے جیسی دُنیا میں تھی اور موسیٰ علیہ السلام کا اپنی قبر میں نماز پڑھنا اس کی دلیل ہے کیونکہ نماز زندہ جسم کو چاہتی ہے۔ الخ پس اس سے ثابت ہوا کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات دُنیوی ہے اور اس معنے کر برزخی بھی ہے کہ عالم

البرزخ ولشيخنا شمس الاسلام و
الدين محمد قاسم العلوم على
المستفيدين قدس الله سره العزيز
فی هذه المبحث رسالة مستقلة
دقيقة المأخذ بديعة المسلك لم
یر مثلها قد طبعت وشاعت فی الناس
واسمها "آب حیات" ای ماء الحیٰوة

برزخ میں حاصل ہے اور ہمارے شیخ مولانا
محمد قاسم صاحب قدس سرہ کا اس مبحث میں
ایک مستقل رسالہ بھی ہے نہایت دقیق اور
انوکھے طرز کا بے مثل جو طبع ہو کر لوگوں میں
شائع ہو چکا ہے۔ اس کا نام آب حیات
ہے۔

السؤال السادس

چھٹا سوال

هل للداعی فی المسجد النبوی ان
یجعل وجهه الی القبر المنیف ویسئل
من المولی الجلیل متوسلا بنبيه
الفخیم النبیل۔

کیا جائز ہے مسجد نبوی میں دعا کرنے والے کو
یہ صورت کہ قبر شریف کی طرف منہ کرکے
کھڑا ہو اور حضرت کا واسطہ دے کر حق تعالیٰ
سے دعا مانگے۔

الجواب

جواب

اختلف الفقهاء فی ذلك كما ذكره
الملا علی القاری رحمه الله تعالیٰ
فی المسلك والمنقسط فقال ثم
اعلم انه ذكر بعض مشائخنا كابی
اللیث ومن تبعه كالكرمانی والسروجی

اس میں فقہاء کا اختلاف ہے جیسا کہ ملا
علی قاری نے مسلک منقسط میں ذکر کیا ہے
فرماتے ہیں معلوم کرو کہ ہمارے بعض مشائخ
ابو اللیث اور ان کے پیرو کرمانی و سروجی
وغیرہ نے ذکر کیا ہے کہ زیارت کرنے والے

انه يقف الزائر مستقبل القبلة كذا
رواه الحسن عن ابي حنيفة رضي
الله عنهما ثم نقل عن ابن الهمام
بان ما نقل عن ابي الليث مردود
بما روى ابو حنيفة عن ابن عمر
رضي الله عنه انه قال من السنة
ان تاتى قبر رسول الله صلى الله عليه
وسلم فتستقبل القبر بوجهك ثم
تقول "السلام عليك ايها النبي و
رحمة الله وبركاته ثم ايده برواية
اخرى اخرجها مجد الدين اللغوي
عن ابن المبارك قال سمعت اباحنيفةؒ
يقول قدم ابو ايوب السختياني وانا
بالمدينة فقلت لانظرن ما يصنع
فجعل ظهره مما يلي القبلة ووجهه
مما يلي وجه رسول الله صلى الله
عليه وسلم وبكى غير متباك فقام
مقام فقيه ثم قال العلامة القاري
بعد نقله وفيه تنبيه على ان هذا
هو مختار الامام بعد ما كان مترددا
في مقام المرام ثم الجمع بين الروايتين

کہ قبلہ کی طرف منہ کر کے کھڑا ہونا چاہیے جیسا
کہ امام حسن نے امام ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ سے
روایت کی ہے۔ اس کے بعد ابن ہمام سے
نقل کیا ہے کہ ابو اللیث کی روایت نا مقبول
ہے۔ اس لیے کہ امام ابو حنیفہؒ نے حضرت
ابن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت کی ہے کہ
سنت یہ ہے کہ جب تم قبر شریف پر حاضر
ہو تو قبر مطہر کی طرف منہ کر کے اس طرح کہو
"آپ پر سلام نازل ہو اے نبی اور اللہ تعالیٰ کی
رحمت و برکات نازل ہوں پھر اس کی تائید میں
دوسری روایت لائے ہیں جس کو مجد الدین لغوی نے
ابن المبارک سے نقل کیا ہے۔ وہ فرماتے ہیں میں
نے امام ابو حنیفہ کو اس طرح فرماتے سنا کہ جب
ابو ایوب سختیانیؒ مدینہ منورہ میں آئے تو میں وہیں تھا
میں نے کہا میں ضرور دیکھوں گا یہ کیا کرتے ہیں
سو انہوں نے قبلہ کی طرف پشت کی اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک کی طرف اپنا منہ
کیا اور بلا تصنع روتے تو بڑے فقیہ کی طرح قیام
کیا پھر اس کو نقل کر کے علامہ قاری فرماتے
ہیں اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہی صورت امام صاحب
کی پسند کردہ ہے۔ ان پہلے ان کو تردد تھا پھر علامہ

ممكن الخ كلام الشريف فظهر بهذا انه يجوز كلا الامرين لكن المختار ان يستقبل وقت الزيارة ما يلي وجهه الشريف صلى الله عليه وسلم وهو المأخوذ به عندنا وعليه عملنا وعمل مشائخنا وهكذا الحكم في الدعاء كما روى عن مالك رحمه الله تعالى لما ساله بعض الخلفاء وقد صرح به مولانا الگنگوهی فی رسالته "زبدة المناسك" واما مسالة التوسل فقد مرت في نمرة ۳، ۴، ۵، ۶۔

نے یہ بھی کہا کہ دونوں روایتوں میں تطبیق ممکن ہے الخ۔ غرض اس سے ظاہر ہو گیا کہ جائز دونوں صورتیں ہیں مگر اولیٰ یہی ہے کہ زیارت کے وقت چہرۂ مبارک کی طرف منہ کر کے کھڑا ہونا چاہیے اور یہی ہمارے نزدیک معتبر ہے اور اسی پر ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عمل ہے اور یہی حکم دعا مانگنے کا ہے جیسا کہ امام مالکؒ سے مروی ہے جبکہ ان کے کسی خلیفہ نے ان سے مسئلہ دریافت کیا تھا اور اس کی تصریح مولانا گنگوہیؒ نے اپنے رسالہ "زبدۃ المناسک" میں کر چکے ہیں اور توسل کا مسئلہ ابھی صفحہ ۶، ۳، ۴ میں گزر چکا ہے۔

السوال السابع

ما قولكم في تكثير الصلوٰة على النبي صلى الله عليه وسلم وقراءة دلائل الخيرات والاوراد۔

ساتواں سوال

کیا فرماتے ہو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بکثرت درود بھیجنے اور دلائل الخیرات اور دیگر اوراد کے پڑھنے کی بابت۔

الجواب

يستحب عندنا تكثير الصلوٰة على النبي صلى الله عليه وسلم وهو من ارجى

جواب

ہمارے نزدیک حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف کی کثرت مستحب اور نہایت موجب

الطاعات واحب المندوبات سواء كان بقراءة الدلائل والاوراد الصلوتية المولفة فی ذلك او بغيرها ولكن الافضل عندنا ماصح بلفظه صلى الله عليه وسلم ولو صلى بغير ما ورد عنه صلى الله عليه وسلم لم يخل عن الفضل ويستحق بشارة من صلى علی صلوة صلى الله عليه عشرا وكان شيخنا العلامة الكنكوهی يقرء الدلائل وكذلك المشائخ الاخر من ساداتنا وقد كتب في ارشاداته مولانا ومرشدنا قطب العالم حضرة الحاج امداد الله قدس الله سره العزيز وامر اصحابه بان يقرءوه وكانوا يروون الدلائل رواية وكان يجيز اصحابه بالدلائل مولانا الكنكوهی رحمة الله عليه۔

اجر و ثواب طاعت ہے خواہ دلائل الخیرات پڑھ کر ہو یا درود شریف کے دیگر رسائل مؤلفہ کی تلاوت سے ہو لیکن افضل ہمارے نزدیک وہ درود ہے جس کے لفظ بھی حضرت سے منقول ہیں گو غیر منقول کا پڑھنا بھی فضیلت سے خالی نہیں اور اس بشارت کا مستحق ہو ہی جائیگا کہ جس نے مجھ پر ایک بار درود پڑھا حق تعالی اس پر دس مرتبہ رحمت بھیجے گا۔ خود ہمارے شیخ حضرت مولانا گنگوہی قدس سرہ اور دیگر مشائخ دلائل الخیرات پڑھا کرتے تھے۔

اور مولانا حضرت حاجی امداد اللہ شاہ مہاجر مکی قدس سرہ نے اپنے ارشادات میں تحریر فرما کر مریدین کو امر بھی کیا ہے کہ دلائل کا ورد بھی رکھیں اور ہمارے مشائخ ہمیشہ دلائل کو روایت کرتے رہے اور مولانا گنگوہی بھی اپنے مریدین کو اجازت دیتے رہے۔

السؤال الثامن والتاسع والعاشر

آٹھواں نواں اور دسواں سوال

هل يصح لرجل ان يقلد احدا من الائمة الاربعة في جميع الاصول والفروع ام

تمام اصول و فروع میں چاروں اماموں میں سے کسی ایک امام کا مقلد بن جانا درست ہے نہیں؟

لا و على تقدير الصحة هل هو مستحب ام واجب و من تقلدون من الائمة فروعاً و اصولاً۔

اور اگر درست ہے تو مستحب ہے، یا واجب، اور تم کس امام کے مقلد ہو۔

الجواب

لا بد للرجل فی هذا الزمان ان یقلد احدا من الائمة الاربعة رضی الله تعالیٰ عنهم بل یجب فانا جربنا کثیرا ان مآل ترك تقلید الائمة و اتباع رأی نفسه و هواها السقوط فی حفرة الالحاد و الزندقة اعاذنا الله منها و لاجل ذلك نحن و مشائخنا مقلدون فی الاصول و الفروع لامام المسلمین ابی حنیفة رضی الله تعالیٰ عنه اماتنا الله علیه و حشرنا فی زمرته و لمشائخنا فی ذلك تصانیف عدیدة شاعت و اشتهرت فی الآفاق۔

جواب

اس زمانہ میں نہایت ضروری ہے کہ چاروں اماموں میں سے کسی ایک کی تقلید کی جاوے بلکہ واجب ہے کیونکہ ہم نے تجربہ کیا ہے کہ ائمہ کی تقلید چھوڑنے اور اپنے نفس و ہوا کے اتباع کرنے کا انجام الحاد و زندقہ کے گڑھے میں جا گرنا ہے۔ اللہ پناہ میں رکھے اور بایں وجہ ہم اور ہمارے مشائخ تمام اصول و فروع میں امام المسلمین ابو حنیفہ رضی اللہ عنہ کے مقلد ہیں۔ خدا کرے اسی پر ہماری موت ہو، اور اسی زمرہ میں ہمارا حشر ہو، اور اس بحث میں ہمارے مشائخ کی بہترین تصانیف دنیا میں مشہور و شائع ہو چکی ہیں۔

السؤال الحادی عشر

وهل یجوز عندکم الاشتغال باشغال

گیارھواں سوال

کیا صوفیہ کے اشغال میں مشغول اور ان سے

الصوفية وبيعتهم وهل تقولون بصحة
وصول الفيوض الباطنية عن صدور
الاكابر وقبورهم وهل يستفيد أهل
السلوك من روحانية المشائخ الاجلة ام لا؟

بیعت ہونا تمہارے نزدیک جائز اور اکابر کے
سینہ اور قبر کے باطنی فیضان پہونچنے کے
تم قائل ہو یا نہیں اور مشائخ کی روحانیت سے
اہل سلوک کو نفع پہونچتا ہے یا نہیں۔

الجواب

يستحب عندنا اذا فرغ الانسان من
تصحيح العقائد وتحصيل المسائل الضرورية
من الشرع ان يبايع شيخا راسخ القدم
في الشريعة زاهدا في الدنيا راغبا في الآخرة
قد قطع عقبات النفس وتمرن في
المنجيات وتبتل عن المهلكات كاملا
مكملا ويضع يده في يده ويحبس
نظره في نظره ويشتغل باشتغال
الصوفية من الذكر والفكر والفناء الكلي
فيه ويكتسب النسبة التي هي النعمة
العظمى والغنيمة الكبرى وهي المعبر
عنها بلسان الشرع بالاحسان واما من
لم يتيسر له ذلك ولم يقدر له ما هنالك
فيكفيه الانسلاك بسلكهم والانخراط
في حزبهم فقد قال رسول الله صلى

جواب

ہمارے نزدیک مستحب ہے کہ انسان جب عقاید
کی درستی اور شرع کے مسائل ضروریہ کی تحصیل
سے فارغ ہو جائے تو ایسے شیخ سے بیعت ہو
جو شریعت میں راسخ القدم ہو، دنیا سے بے رغبت
ہو، آخرت کا طالب ہو، نفس کی گھاٹیوں کو طے کر
چکا ہو، خوگر ہو نجات دہندہ اعمال کا اور علیحدہ
ہو تباہ کن اعمال سے خود بھی کامل ہو اور دوسروں
کو بھی کامل بنا سکتا ہو ایسے مرشد کے ہاتھ میں ہاتھ
دے کر اپنی نظر اس کی نظر میں محصور رکھے اور صوفیہ
کے اشغال یعنی ذکر و فکر اور اس میں فنا تام کے
ساتھ مشغول ہو اور اس نسبت کا اکتساب جو نعمت
عظمے اور غنیمت کبریٰ ہے جس کو شرع میں احسان
کے ساتھ تعبیر کیا گیا ہے اور جس کو یہ نعمت میسر نہ
ہو اور یہاں تک نہ پہنچ سکے اس کو بزرگوں کے سلسلہ
میں شامل ہو جانا ہی کافی ہے کیونکہ رسول اللہ صلی

الله عليه وسلم المرء مع من احب
اولئك قوم لا يشقى جليسهم وبحمد
الله تعالى وحسن انعامه نحن ومشائخنا
قد دخلوا في بيعتهم واشتغلوا باشغالهم
وتصدوا للارشاد والتلقين والحمد لله
على ذالك واما الاستفادة من روحانية
المشائخ الاجلة ووصول الفيوض
الباطنية من صدورهم او قبورهم
فيصح على الطريقة المعروفة في اهلها
وخواصها لا بما هو شائع في العوام؛

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آدمی اس کے
ساتھ ہے جس کے ساتھ اسے محبت ہو۔ وہ ایسے
لوگ ہیں جن کے پاس بیٹھنے والا محروم نہیں رہ سکتا
اور بحمد اللہ ہم اور ہمارے مشائخ ان حضرات کی
بیعت میں داخل اور ان کے اشغال کے شاغل
اور ارشاد و تلقین کے درپے رہے ہیں والحمد للہ
علیٰ ذلک، اب رہا مشائخ کی روحانیت سے
استفادہ اور ان کے سینوں اور قبروں سے باطنی
فیض پہنچنا سو بیشک صحیح ہے مگر اس طریق سے
جو اس کے اہل اور خواص کو معلوم ہے نہ اس طرز سے
جو عوام میں رائج ہے۔

السوال الثاني عشر

بارھواں سوال

قد كان محمد بن عبد الوهاب
النجدي يستحل دماء المسلمين
واموالهم واعراضهم وكان ينسب
الناس كلهم الى الشرك ويسب
السلف فكيف ترون ذلك وهل
تجوزون تكفير السلف والمسلمين
واهل القبلة ام كيف مشربكم؟

محمد بن عبد الوہاب نجدی حلال سمجھتا تھا مسلمانوں
کے خون اور ان کے مال و آبرو کو اور تمام
لوگوں کو منسوب کرتا تھا شرک کی جانب اور
سلف کی شان میں گستاخی کرتا تھا، اس کے
بارے میں تمہاری کیا رائے ہے اور کیا سلف
اور اہل قبلہ کی تکفیر کو تم جائز سمجھتے ہو، یا کیا
مشرب ہے؟

الجواب

الحکم عندنا فیھم ما قال صاحب
الدر المختار وخوارج هم قوم
لهم منعة خرجوا علیه بتاویل یرون
انه علی باطل کفر او معصیة توجب
قتاله بتاویلهم یستحلون دمائنا و
اموالنا ویسبون نسائنا الی ان قال
وحکمهم حکم البغاة ثم قال وانما
لم نکفرهم لکونه عن تاویل وان کان
باطلا- وقال الشامی فی حاشیته کما
وقع فی زماننا فی اتباع عبد الوهاب
الذین خرجوا من نجد وتغلبوا علی
الحرمین وکانوا ینتحلون مذهب
الحنابلة لکنهم اعتقدوا انهم هم
المسلمون وان من خالف اعتقادهم
مشرکون واستباحوا بذلك قتل اهل
السنة وقتل علمائهم حتی کسر الله
شوکتهم ثم اقول لیس هو ولا احد
من اتباعه وشیعته من مشائخنا ف
سلسلة من سلاسل العلم من الفقه

جواب

ہمارے نزدیک ان کا حکم وہی ہے جو صاحب
درمختار نے فرمایا ہے اور خوارج ایک جماعت
ہے شوکت والی جنھوں نے امام پر چڑھائی کی تھی
تاویل سے کہ امام کو باطل یعنی کفر یا ایسی معصیت
کا مرتکب سمجھتے تھے جو قتال کو واجب کرتی ہے
اس تاویل سے یہ لوگ ہماری جان و مال کو حلال
سمجھتے اور ہماری عورتوں کو قید بناتے ہیں آگے
فرماتے ہیں، ان کا حکم باغیوں کا ہے اور پھر یہ
بھی فرمایا کہ ہم ان کی تکفیر صرف اس لیے نہیں
کرتے کہ یہ فعل تاویل سے ہے اگرچہ باطل ہی سہی
اور علامہ شامی نے اس کے حاشیے میں فرمایا ہے
جیسا کہ ہمارے زمانے میں عبد الوہاب کے تابعین
سے سرزد ہوا کہ نجد سے نکل کر حرمین شریفین پر متغلب
ہوئے اپنے کو حنبلی مذہب بتاتے تھے مگر ان کا
عقیدہ یہ تھا کہ بس وہی مسلمان ہیں اور جو ان کے
عقیدہ کے خلاف ہو وہ مشرک ہے اور اسی بنا پر
انھوں نے اہل سنت اور علماء اہل سنت کا قتل مباح
سمجھ رکھا تھا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی شوکت
توڑ دی۔ اس کے بعد میں کہتا ہوں کہ عبد الوہاب اور

والحديث والتفسير والتصوف واما
استحلال دماء المسلمين واموالهم و
اعراضهم فاما ان يكون بغير حق او
بحق فان كان بغير حق فاما ان يكون
من غير تاويل فكفر وخروج عن
الاسلام وان كان بتاويل لايسوغ
في الشرع ففسق واما ان كان بحق
فجائز بل واجب واما تكفير السلف
من المسلمين فحاشا ان نكفر احدًا
منهم بل هو عندنا رفض و ابتداع
في الدين وتكفير اهل القبلة من
المبتدعين فلا نكفرهم مالم ينكروا
حكما ضروريا من ضروريات الدين
فاذا ثبت انكار امر ضروري من الدين
نكفرهم ونحتاط فيه وهذا دأبنا و
دأب مشائخنا رحمهم الله تعالى؛

اس کا تابع کوئی شخص بھی ہمارے کسی سلسلۂ مشائخ
میں نہیں، نہ تفسیر و فقہ و حدیث کے علمی سلسلہ
میں، نہ تصوف میں۔ اب رہا مسلمانوں کی جان
مال و آبرو کا حلال سمجھنا۔ سو یا ناحق ہوگا یا حق۔
پھر اگر ناحق ہے تو یا بلا تاویل ہوگا جو کفر اور
خارج از اسلام ہوتا ہے۔ اور اگر ایسی تاویل
سے ہے جو شرعاً جائز نہیں تو فسق ہے، اور
اگر بحق ہو تو جائز بلکہ واجب ہے۔ باقی رہا
سلف اہل اسلام کو کافر کہنا سو حاشا ہم ان
میں سے کسی کو کافر کہتے یا سمجھتے ہوں بلکہ یہ
فعل ہمارے نزدیک رفض اور دین میں اختراع
ہے ہم تو ان بدعتیوں کو بھی جو اہل قبلہ ہیں جب
تک دین کے کسی ضروری حکم کا انکار نہ کریں
کافر نہیں کہتے۔ ہاں جس وقت دین کے کسی
ضروری امر کا انکار ثابت ہو جائیگا تو کافر سمجھیں گے
اور احتیاط کریں گے۔ یہی طریقہ ہمارا اور ہمارے
جملہ مشائخ رحمہم اللہ کا ہے۔

السوال الثالث عشر والرابع عشر

تیرھواں اور چودھواں سوال

ما قولكم في امثال قوله تعالى الرحمٰن

کیا کہتے ہو حق تعالیٰ کے اس قسم کے قول میں کہ

على العرش استوى هل تجوزون
اثبات جهة ومكان للبارى تعالى
ام كيف رايكم فيه ؟

رحمٰن عرش پر مستوی ہوا، کیا جائز سمجھتے ہو باری
تعالیٰ کے لیے جہت و مکان کا ثابت کرنا یا کیا
رائے ہے ؟

الجواب

قولنا فى امثال تلك الآيات انا نؤمن
بها ولا يقال كيف و نؤمن بالله سبحانه
وتعالى متعال ومنزه عن صفات
المخلوقين وعن سمات النقص و
الحدوث كما هو راى قدمائنا. واما
ما قال المتاخرون من ائمتنا فى تلك
الآيات يأولونها بتاويلات صحيحة
سائغة فى اللغة والشرع بانه يمكن ان
يكون المراد من الاستواء الاستيلاء
ومن اليد القدرة الى غير ذلك تقريبا
الى افهام القاصرين فحق ايضا عندنا
واما الجهة والمكان فلا نجوز اثباتهما
له تعالى ونقول انه تعالى منزه ومتعال
عنهما وعن جميع سمات الحدوث.

جواب

اس قسم کی آیات میں ہمارا مذہب یہ ہے
کہ ان پر ایمان لاتے ہیں اور کیفیت سے بحث
نہیں کرتے، یقیناً جانتے ہیں کہ اللہ سبحانہٗ و
تعالیٰ مخلوق کے اوصاف سے منزہ اور نقص و
حدوث کی علامات سے مبرا ہے جیسا کہ ہمارے
متقدمین کی رائے ہے اور ہمارے متاخرین
اماموں نے ان آیات میں جو صحیح اور لغت و
شرع کے اعتبار سے جائز تاویلیں فرمائی ہیں
تاکہ کم فہم سمجھ لیں مثلاً یہ کہ ممکن ہے استواء سے
مراد غلبہ ہو اور ہاتھ سے مراد قدرت، تو یہ بھی
ہمارے نزدیک حق ہے۔ البتہ جہت و مکان کا
اللہ تعالیٰ کے لیے ثابت کرنا ہم جائز نہیں سمجھتے
اور یوں کہتے ہیں کہ وہ جہت و مکانیت اور
جملہ علامات حدوث سے منزہ و عالی ہے۔

السوال الخامس عشر

هل ترون احدا افضل من النبي صلى الله عليه وسلم من الكائنات؟

پندرھواں سوال

کیا تمہاری رائے یہ ہے کہ مخلوق میں سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی کوئی افضل ہے؟

الجواب

اعتقادنا واعتقاد مشائخنا ان سيدنا ومولانا وحبيبنا وشفيعنا محمدا رسول الله صلى الله عليه وسلم افضل الخلائق كافة وخيرهم عند الله تعالى لا يساويه احد بل ولا يدانيه صلى الله عليه وسلم في القرب من الله تعالى والمنزلة الرفيعة عنده وهو سيد الانبياء والمرسلين وخاتم الاصفياء والنبيين كما ثبت بالنصوص وهو الذي نعتقده وندين الله تعالى به وقد صرح به مشائخنا في غير ما تصنيف۔

جواب

ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عقیدہ یہ ہے کہ سیدنا ومولانا وحبیبنا وشفیعنا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمام مخلوق سے افضل اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بہتر ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے قرب ومنزلت میں کوئی شخص آپ کے برابر تو کیا، قریب بھی نہیں ہو سکتا۔ آپ سردار ہیں جملہ انبیاء اور رسل کے اور خاتم ہیں سارے برگزیدہ گروہ کے جیسا کہ نصوص سے ثابت ہے اور یہی ہمارا عقیدہ ہے اور یہی دین وایمان۔ اسی کی تصریح ہمارے مشائخ بہتیری تصانیف میں کر چکے ہیں۔

السؤال السادس عشر

سولھواں سوال

أتجوزون وجود نبي بعد النبي عليه الصلوٰة والسلام وهو خاتم النبيين وقد تواتر معنى قوله عليه السلام لا نبي بعدي وامثاله وعليه انعقد الاجماع وكيف رأيكم فيمن جوز وقوع ذلك مع وجود هذه النصوص وهل قال احد منكم او من اكابركم ذلك۔

کیا کسی نبی کا وجود جائز سمجھتے ہو نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعد حالانکہ آپ خاتم النبیین ہیں اور معناً درجۂ تواتر کو پہنچ گیا ہے آپ کا یہ ارشاد کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں اور اس پر اجماعِ امت منعقد ہو چکا ہے اور جو شخص باوجود ان نصوص کے کسی نبی کا وقوع جائز سمجھے اس کے متعلق تمہاری رائے کیا ہے اور کیا تم میں سے یا تمہارے اکابر میں سے کسی نے ایسا کہا ہے۔

الجواب

جواب

اعتقادنا واعتقاد مشائخنا ان سيدنا ومولانا وحبيبنا وشفيعنا محمدا رسول الله صلى الله عليه وسلم خاتم النبيين لا نبي بعده كما قال الله تبارك وتعالى في كتابه ولكن رسول الله وخاتم النبيين وثبت باحاديث كثيرة متواترة المعنى وباجماع الامة وحاشا ان يقول احد

ہمارا اور ہمارے مشائخ کا عقیدہ یہ ہے کہ ہمارے سردار و آقا اور پیارے شفیع محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں۔ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے۔ ولیکن محمد اللہ کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔ اور یہی ثابت ہے بکثرت حدیثوں سے جو معناً حد تواتر تک پہنچ گئیں اور نیز اجماع امت سے سو حاشا کہ

صنا خلاف ذالك فانه من انكر ذالك
فهو عندنا كافر لانه منكر للنص
القطعى الصريح نعم شيخنا ومولانا سيد
الاذكياء المدققين المولوى محمد قاسم
النانوتوى رحمه الله تعالى اتى بدقة
نظره تدقيقا بديعا اكمل خاتميته
على وجه الكمال واتمها على وجه
التمام فانه رحمه الله تعالى قال فى
رسالته المسماة "بتحذير الناس" ما
حاصله ان الخاتمية جنس تحته
نوعان احدهما خاتمية زمانية
وهو ان يكون زمان نبوته صلى الله
عليه وسلم متاخرا من زمان نبوة
جميع الانبياء ويكون خاتما لنبوتهم
بالزمان والثانى خاتمية ذاتية و
هى ان يكون نفس نبوته صلى الله
عليه وسلم ختمت بها وانتهت اليها
نبوة جميع الانبياء وكما انه صلى الله
عليه وسلم خاتم النبيين بالزمان كذلك
هو صلعم خاتم النبيين بالذات فان كل ما
بالعرض يختم على ما بالذات وينتهى اليه و
لا تتعداه ولما كان نبوته

ہم میں سے کوئی اس کے خلاف کہے کیونکہ جو
اس کا منکر ہے وہ ہمارے نزدیک کافر ہے
اس لیے کہ منکر ہے نص صریح قطعی کا ہاں ہمارے
شیخ و مولانا مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی
رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی دقت نظر سے عجیب
دقیق مضمون بیان فرما کر آپ کی خاتمیت کو
کامل و تمام ظاہر فرمایا ہے جو کچھ مولانا نے اپنے
رسالہ "تحذیر الناس" میں بیان فرمایا ہے اس
کا حاصل یہ ہے کہ خاتمیت ایک جنس ہے جس
کے تحت میں دو نوع داخل ہیں ایک خاتمیت
باعتبار زمانہ وہ یہ کہ آپ کی نبوت کا زمانہ تمام
انبیاء کی نبوت کے زمانہ سے متاخر ہے اور
آپ بحیثیت زمانہ کے سب کی نبوت کے
خاتم ہیں، اور دوسری نوع خاتمیت باعتبار
ذات، جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ ہی کی
نبوت ہے جس پر تمام انبیاء کی نبوت ختم و
منتہی ہوئی اور جیسا کہ آپ خاتم النبیین ہیں
باعتبار زمانہ اسی طرح آپ خاتم النبیین ہیں
بالذات کیونکہ ہر وہ شے جو بالعرض ہو ختم ہوتی
ہے اس پر جو بالذات ہو اس سے آگے
سلسلہ نہیں چلتا اور جبکہ آپ کی نبوت بالذات

صلی اللہ علیہ وسلم بالذات ونبوۃ
سائر الانبیاء بالعرض لان نبوتہم
علیہم السلام بواسطۃ نبوتہ صلی اللہ
علیہ وسلم وھو الفرد الاکمل الاوحد
الاوجل قطب دائرۃ النبوۃ والرسالۃ
وواسطۃ عقدھا فھو خاتم النبیین
ذاتا وزمانا ولیس خاتمیتہ صلی اللہ
علیہ وسلم منحصرۃ فی الخاتمیۃ
الزمانیۃ فانہ لیس کبیرۃ فضل
ولا زیادۃ رفعۃ ان یکون زمانہ
صلی اللہ علیہ وسلم متاخرا من زمان
الانبیاء قبلہ بل السیادۃ الکاملۃ و
الرفعۃ البالغۃ والمجد الباھر و
الفخر الزاھر تبلغ غایتھا اذا کان
خاتمیتہ صلی اللہ علیہ وسلم ذاتا و
زمانا واما اذا اقتصر علی الخاتمیۃ
الزمانیۃ فلا تبلغ سیادتہ ورفعتہ صلی
اللہ علیہ وسلم کمالھا ولا یحصل لہ
الفضل بکلیتہ وجامعیتہ وھذا
تدقیق منہ رحمہ اللہ تعالیٰ ظھر لہ
فی مکاشفات فی اعظام شانہ و

ہے اور تمام انبیاء علیہم السلام کی نبوت بالعرض
اس لیے کہ سارے انبیاء کی نبوت آپ کی نبوت
کے واسطہ سے ہے اور آپ ہی فرد اکمل و یگانہ
اور دائرہ رسالت و نبوت کے مرکز اور عقد
نبوت کے واسطہ ہیں پس آپ خاتم النبیین
ہوئے ذاتاً بھی اور زماناً بھی اور آپ کی خاتمیت
صرف زمانہ کے اعتبار سے نہیں ہے اس لیے
کہ یہ کوئی بڑی فضیلت نہیں کہ آپ کا زمانہ انبیاء
سابقین کے زمانہ سے پیچھے ہے بلکہ کامل
سرداری اور غایت رفعت اور انتہا درجہ
کا شرف اسی وقت ثابت ہوگا جبکہ آپ کی
خاتمیت ذات اور زمانہ دونوں اعتبار سے
ہو ورنہ محض زمانہ کے اعتبار سے خاتم الانبیاء
ہونے سے آپ کی سیادت و رفعت نہ مرتبہ
کمال کو پہنچے گی اور نہ آپ کو جامعیت و فضل
کلی کا شرف حاصل ہوگا اور یہ دقیق مضمون جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت و
رفعت شان و عظمت کے بیان میں مولنا
کا مکاشفہ ہے۔ ہمارے خیال میں تمام
متقدمین اور اذکیاء متبحرین میں سے کسی کا
ذہن اس میدان کے نواح تک بھی نہیں گھوم

اجلال برهانه وتفضيله وتبجيله صلى الله عليه وسلم كما حققه المحققون من ساداتنا العلماء كالشيخ الاكبر التقى السبكى وقطب العالم الشيخ عبد القدوس الگنگوهى رحمهم الله تعالى لم يحم حول سرادقات ساحته فيما نظن ونرى ذهن كثير من العلماء المتقدمين والاذكياء المتبحرين و هو عند المبتدعين من اهل الهند كفر وضلال ويوسوسون الى اتباعهم واوليائهم انه انكار لخاتميته صلى الله عليه وسلم. فهيهات وهيهات و لعمرى انه لافرى الفرى واعظم زور وبهتان بلا امتراء ماحملهم على ذلك الا الحقد والشحناء والحسد والبغضاء لاهل الله تعالى وخواص عباده وكذلك جرت السنة الالهية فى انبيائه واوليائه۔

ہاں ہندوستان کے بدعتیوں کے نزدیک کفر و ضلال بن گیا۔

یہ مبتدعین اپنے چیلوں اور تابعین کو یہ وسوسہ دلاتے ہیں کہ یہ تو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے کا انکار ہے۔ افسوس، صد افسوس! قسم ہے اپنی زندگی کی کہ ایسا کہنا پرلے درجہ کا افترا ہے اور بڑا جھوٹ و بہتان ہے۔ جس کا باعث محض کینہ و عداوت و بغض ہے۔ اہل اللہ اور اس کے خاص بندوں کے ساتھ اور سنت اللہ اسی طرح جاری ہے انبیاء اور اولیاء میں۔

السوال السابع عشر

هل تقولون ان النبى صلى الله عليه

سترھواں سوال

کیا تم اس کے قائل ہو کہ جناب رسول اللہ

وسلم لا يفضل علينا الا كفضل
الاخ الاكبر على الاخ الاصغر لاغير
وهل كتب احد منكم هذا المضمون
فی کتاب.

صلی اللہ علیہ وسلم کو بس ہم پر ایسی فضیلت
ہے جیسے بڑے بھائی کو چھوٹے بھائی پر
ہوتی ہے اور کیا تم میں سے کسی نے کبھی
کتاب میں یہ مضمون لکھا ہے۔

الجواب

ليس احد منا ولا من اسلافنا
الكرام معتقدا بهذا البتة ولا نظن
شخصا من ضعفاء الايمان ايضا
يتفوه بمثل هذه الخرافات ومن
يقل ان النبي عليه السلام ليس له
فضل علينا الا كما يفضل الاخ الاكبر
على الاصغر فنعتقد فی حقه انه
خارج عن دائرة الايمان وقد
صرحت تصانيف جميع الاكابر
من اسلافنا بخلاف ذلك وقد بينوا
وصرحوا وحرروا وجوه فضائله
واحسانا نه عليه السلام علينا معشر
الامة بوجوه عديدة بحيث لا يمكن
اثبات مثل بعض تلك الوجوه لشخص
من الخلائق فضلا عن جملتها ان

جواب

ہم میں اور ہمارے بزرگوں میں سے کسی کا بھی
یہ عقیدہ نہیں ہے اور ہمارے خیال میں کوئی
ضعیف الایمان بھی ایسی خرافات زبان سے
نہیں نکال سکتا اور جو اس کا قائل ہو کہ نبی کریم
علیہ السلام کو ہم پر بس اتنی ہی فضیلت ہے
جتنی بڑے بھائی کو چھوٹے بھائی پر ہوتی ہے
تو اس کے متعلق ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ وہ دائرۂ
ایمان سے خارج ہے اور ہمارے تمام گزشتہ
اکابر کی تصنیفات میں اس عقیدہ واہیہ کا
خلاف مصرح ہے اور وہ حضرات جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات
اور وجوہ فضائل تمام امت پر بتصریح اس
قدر بیان کر چکے اور لکھ چکے ہیں کہ سبقۃ
کیا ان میں سے کچھ بھی مخلوق میں سے کسی شخص
کے لیے ثابت نہیں ہو سکتے۔ اگر کوئی شخص

افترى احد بمثل هذه الخرافات
الواهية علينا وعلى اسلافنا فلا
اصل له ولا ينبغي ان يلتفت اليه
اصلا فان كونه عليه السلام افضل
البشر قاطبة واشرف الخلق كافة و
سيادته عليه السلام على المرسلين
جميعا وامامته النبيين من الامور
القطعية التي لا يمكن لادنى مسلم
ان يتردد فيه اصلا ومع هذا ان
نسب الينا احد من امثال هذه
الخرافات فليبين محلها من تصانيفنا حتى
نظهر على كل منصف فهيم جهالته
وسوء فهمه مع الحاده وسوء تدينه
بحوله تعالى وقوته القوية -

ایسے واہیات خرافات کا ہم پر یا ہمارے
بزرگوں پر بہتان باندھے وہ بے اصل ہے اور
اس کی طرف توجہ بھی مناسب نہیں اس لیے
کہ حضرت کا افضل البشر اور تمامی مخلوقات
سے اشرف اور جمیع پیغمبروں کا سردار اور
سارے نبیوں کا امام ہونا ایسا قطعی امر ہے
جس میں ادنیٰ مسلمان بھی تردد نہیں کر سکتا اور
باوجود اس کے بھی اگر کوئی شخص ایسی خرافات
ہماری جانب منسوب کرے تو اسے ہماری
تصنیفات میں موقع و محل بتانا چاہیے تاکہ
ہم ہر سمجھدار منصف پر اس کی جہالت و بدفہمی
اور الحاد و بد دینی ظاہر کریں -

السؤال الثامن عشر

اٹھارہواں سوال

هل تقولون ان علم النبي عليه
السلام مقتصر على الاحكام الشرعية
فقط ام اعطى علوما متعلقة بالذات
والصفات والافعال للباري عز اسمه
والاسرار الخفية والحكم الالهية و

کیا تم اس کے قائل ہو کہ نبی علیہ السلام کو صرف
احکام شرعیہ کا علم ہے یا آپ کو حق تعالیٰ شانہ
کی ذات و صفات و افعال اور مخفی اسرار و
حکمتہائے الٰہیہ وغیرہ کے اس قدر علوم
عطا ہوئے ہیں جن کے پاس تک مخلوق

غیر ذلك مما لم یصل الی سرادقات علمه احد من الخلائق کائنا من کان۔

میں سے کوئی نہیں پہنچ سکتا۔

الجواب

نقول باللسان ونعتقد بالجنان ان
سیدنا رسول الله صلی الله علیه وسلم
اعلم الخلق قاطبة بالعلوم المتعلقة
بالذات والصفات والتشریعات من
الاحکام العملیة والحکم النظریة و
الحقائق الحقة والاسرار الخفیة
وغیرها من العلوم مالم یصل الی
سرادقات ساحته احد من الخلائق
لاملك مقرب ولانبی مرسل ولقد
اعطی علم الاولین والآخرین وکان
فضل الله علیه عظیما ولکن لا یلزم
من ذلك علم کل جزئی جزئی من الامور
الحادثة فی کل آن من آوانه الزمان
حتی یضر غیبوبة بعضها عن مشاهدته
الشریفة ومعرفته المنیفة باعلمیته
علیه السلام وسعته فی العلوم وفضله
فی المعارف علی کافة الانام وان اطلع

جواب

ہم زبان سے قائل اور قلب سے معتقد اس امر کے
ہیں کہ سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمامی
مخلوقات سے زیادہ علوم عطا ہوئے ہیں جن کو
ذات و صفات اور تشریعیات یعنی احکام عملیہ و
حکم نظریہ اور حقیقت ہائے حقہ اور اسرار مخفیہ
وغیرہ سے تعلق ہے کہ مخلوق میں سے کوئی بھی
ان کے پاس تک نہیں پہنچ سکتا۔ نہ مقرب فرشتہ
اور نہ نبی رسول۔ اور بیشک آپ کو اولین و
آخرین کا علم عطا ہوا اور آپ پر حق تعالیٰ کا فضل
عظیم ہے۔ لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ آپ
کو زمانہ کی ہر آن میں حادث و واقع ہونے والے
واقعات میں سے ہر ہر جزئی کی اطلاع و علم ہو کہ
اگر کوئی واقعہ آپ کے مشاہدۂ شریفہ سے غائب
رہے تو آپ کے علم اور معارف میں ساری مخلوق
سے افضل ہونے اور وسعت علمی میں نقص آجائے
اگرچہ آپ کے علاوہ کوئی دوسرا شخص اس جزئی
سے آگاہ ہو جیسا کہ سلیمان علیہ السلام پر وہ واقعہ

علیها بعض من سواه من الخلائق و العباد کما لم یضر باعلمیة سلیمان علیه السلام غیبوبة ما اطلع علیه الهدهد من عجائب الحوادث حیث یقول فی القرآن قال اِنِّی اَحَطْتُ بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ وَجِئْتُكَ مِنْ سَبَاٍۭ بِنَبَاٍ یَّقِیْنٍ

عجیبہ مخفی رہا کہ جس سے ہدہد کو آگاہی ہوئی اس سے سلیمان علیہ السلام کے اعلم ہونے میں نقص نہیں آیا چنانچہ ہدہد کہتی ہے کہ میں نے ایسی خبر پائی جس کی آپ کو اطلاع نہیں اور شہر سبا میں سے میں ایک سچی خبر لے کر آئی ہوں۔

السوال التاسع عشر

انیسواں سوال

اترون ان ابلیس اللعین اعلم من سید الکائنات علیه السلام و اوسع علما منه مطلقا و هل کتبتم ذلك فی تصنیف ما تحکمون علی من اعتقد ذلك۔

کیا تمہاری یہ رائے ہے کہ ملعون شیطان کا علم سید الکائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم سے زیادہ اور مطلقاً وسیع تر ہے اور کیا یہ مضمون تم نے اپنی کسی تصنیف میں لکھا ہے اور جس کا یہ عقیدہ ہو، اس کا حکم کیا ہے؟

الجواب

جواب

قد سبق منا تحریر هذه المسئلة ان النبی علیه السلام اعلم الخلق علی الاطلاق بالعلوم و الحکم و الاسرار و غیرها من ملکوت الآفاق و نتیقن ان من قال ان فلانا اعلم من النبی علیه السلام

اس مسئلہ کو ہم پہلے لکھ چکے ہیں کہ نبی کریم علیہ السلام کا علم حکم و اسرار وغیرہ کے متعلق مطلقاً تمامی مخلوقات سے زیادہ ہے اور ہمارا یقین ہے کہ جو شخص یہ کہے کہ فلاں شخص نبی کریم علیہ السلام سے اعلم ہے وہ کافر ہے اور ہمارے حضرات

فقد كفر وقد افتى مشائخنا بتكفير
من قال ان ابليس اللعين اعلم من النبي
عليه السلام فكيف يمكن ان توجد هذه
المسئلة في تاليف ما من كتبنا غير انه
غيبوبة بعض الحوادث الجزئية الحقيرة
عن النبي عليه السلام لعدم التفاته اليه
لا تورث نقصا ما في اعلميته عليه السلام
بعد ما ثبت انه اعلم الخلق بالعلوم
الشريفة اللائقة بمنصبه الاعلى كما لا
يورث الاطلاع على اكثر تلك الحوادث
الحقيرة لشدة التفات ابليس اليها شرفا
وكمالا علميا فيه فانه ليس عليها مدار
الفضل والكمال ومن ههنا لا يصح ان
يقال ان ابليس اعلم من سيدنا رسول
الله صلى الله عليه وسلم كما لا يصح ان يقال
لصبي علم بعض الجزئيات انه اعلم من
عالم متبحر محقق في العلوم والفنون الذي
غابت عنه تلك الجزئيات ولقد تلونا
عليك قصة الهدهد مع سليمان على
نبينا وعليه السلام وقوله اِنِّي اَحَطْتُ
بِمَا لَمْ تُحِطْ بِهٖ ودواوين الحديث و

اس شخص کے کافر ہونے کا فتویٰ دے چکے ہیں
جو یوں کہے کہ شیطان ملعون کا علم نبی علیہ السلام سے
زیادہ ہے پھر بھلا ہماری کسی تصنیف میں یہ مسئلہ
کہاں پایا جا سکتا ہے۔ ہاں کسی جزئی حادثہ حقیر
کا حضرت کو اس لیے معلوم نہ ہونا کہ آپ نے اس
کی جانب توجہ نہیں فرمائی آپ کے اعلم ہونے میں
کسی قسم کا نقصان نہیں پیدا کر سکتا جبکہ ثابت ہو
چکا کہ آپ ان شریف علوم میں جو آپ کے منصب
اعلیٰ کے مناسب ہیں ساری مخلوق سے بڑھے
ہوئے ہیں جیسا کہ شیطان کو بہتیرے حقیر حادثوں
کی شدت التفات کے سبب اطلاع مل جانے سے
اس مردود میں کوئی شرافت اور علمی کمال حاصل
نہیں ہو سکتا کیونکہ ان پر فضل و کمال کا مدار نہیں ہے
اس سے معلوم ہوا کہ یوں کہنا کہ شیطان کا علم سیدنا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ ہے
ہرگز صحیح نہیں جیسا کہ کسی ایسے بچہ کو جسے کسی جزئی
کی اطلاع ہو گئی ہے یوں کہنا صحیح نہیں کہ فلاں
بچہ کا علم اس متبحر محقق مولوی سے زیادہ ہے جس
کو جملہ علوم و فنون معلوم ہیں مگر یہ جزئی معلوم نہیں
اور ہم ہدہد کا سیدنا سلیمان علیہ السلام کے ساتھ پیش
آنے والا قصہ بتا چکے ہیں اور یہ آیت پڑھ چکے ہیں

دفاتر التفاسير مشحونة بنظائرها المتكاثرة
المشتهرة بين الانام وقد اتفق الحكماء
على ان افلاطون وجالينوس وامثالهما
من اعلم الاطباء بكيفيات الادوية و
احوالها مع علمهم ان ديدان النجاسة
اعرف باحوال النجاسة وذوقها وكيفياتها
فلم تضر عدم معرفة افلاطون وجالينوس
هذه الاحوال الردية فى اعلميتها ولم
يرض احد من العقلاء والحمقى بان يقول
ان الديدان اعلم من افلاطون مع انها
اوسع علما من افلاطون باحوال النجاسة
ومبتدعة ديارنا يثبتون للذات الشريفة
النبوية عليها الف الف تحية وسلام
جميع علوم الاسافل الاراذل والافاضل
الاكابر قائلين انه عليه السلام لما كان
افضل الخلق كافة فلا بد ان يحتوى على
علومهم جميعها كل جزئي جزئي وكلي كلي ونحن
انكرنا اثبات هذا الامر بهذا القياس
الفاسدة بغير نص من النصوص المعتبرة
بها الا ترى ان كل مومن افضل واشرف
من ابليس فيلزم على هذا القياس ان يكون

کہ مجھے دوبارہ اطلاع ہے جو آپ کو نہیں تا ور کتب
حدیث و تفسیر اس قسم کی مثالوں سے لبریز ہیں نیز
حکماء کا اس پر اتفاق ہے کہ افلاطون و جالینوس
وغیرہ بڑے طبیب ہیں، جن کو دواؤں کی کیفیت
حالات کا بہت زیادہ علم ہے۔ حالانکہ یہ بھی معلوم
ہے کہ نجاست کے کیڑے نجاست کی حالتوں اور
اور مزے اور کیفیتوں سے زیادہ واقف ہیں تو
افلاطون و جالینوس کا ان ردی حالت سے ناواقف
ہونا ان کے اعلم ہونے کو مضر نہیں اور کوئی عقلمند
بلکہ احمق بھی یہ کہنے پر راضی نہ ہوگا کہ کیڑوں کا علم
افلاطون سے زیادہ ہے حالانکہ ان کا نجاست کے
احوال سے افلاطون کی بہ نسبت زیادہ واقف ہونا
یقینی امر ہے اور ہمارے ملک کے بدعتی سرور
کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تمام شریف و دنی
و اعلیٰ و اسفل علوم ثابت کرتے ہیں اور دلیل یہ کہتے ہیں
کہ جب آنحضرت ساری مخلوق سے افضل ہیں تو
ضرور سب ہی کے علوم جزئی ہوں یا کلی آپ کو
معلوم ہوں گے اور ہم نے بغیر کسی معتبر نص کے
محض اس فاسد قیاس کی بنا پر اس علم کلی و جزئی
کے ثبوت کا انکار کیا۔ ذرا غور تو فرمائیے کہ ہر مسلمان
کو شیطان پر فضل و شرف حاصل ہے پس اس قیاس

كل شخص من احاد الامة حاويا على علوم
ابليس ويلزم على ذلك ان يكون سليمان
على نبينا وعليه السلام عالما بما علمه
الهدهد وان يكون افلاطون وجالينوس
عارفين بجميع معارف الديدان واللوازم
باطلة باسرها كما هو المشاهد وهذا
خلاصة ما قلناه فى البراهين القاطعة
لعروق الاغبياء المارقين القاطعة لاعناق
الدجاجلة المفترين فلم يكن بحثنا فيه الا
عن بعض الجزئيات المستحدثة ومن اجل
ذلك اتينا فيه بلفظ الاشارة حتى تدل
ان المقصود بالنفى والاثبات هنالك
تلك الجزئيات لاغير لكن المفسدين
يحرفون الكلام ولا يخافون محاسبة
الملك العلام وانا جازمون ان من قال
ان فلانا اعلم من النبى عليه السلام فهو
كافر كما صرح به غير واحد من علمائنا
الكرام ومن افترى علينا بغير ما ذكرنا فعليه
بالبرهان خائفا عن مناقشة الملك
الديان والله على ما نقول وكيل ۔

کی بنا پر لازم آئے گا کہ ہر امتی بھی شیطان کے
ہتھکنڈوں سے آگاہ ہو، اور لازم آئے گا کہ حضرت
سلیمان علیہ السلام کو خبر ہو اس واقعہ کی جسے ہُدہُد
نے جانا اور افلاطون و جالینوس واقف ہوں
کیڑوں کی تمام واقفیتوں سے اور سارے لازم
باطل ہیں چنانچہ مشاہدہ ہو رہا ہے۔ یہ ہمارے
قول کا خلاصہ ہے جو براہین قاطعہ میں بیان کیا
ہے جس نے کند ذہن بد دینوں کی رگیں کاٹ
دیں اور دجال و مفتری گروہ کی گردنیں توڑ دیں
سو اس میں ہماری بحث صرف بعض حادثات جزئی
میں تھی اور اسی لیے اشارہ کا لفظ ہم نے لکھا تھا
تاکہ دلالت کرے کہ نفی و اثبات سے مقصود صرف
یہی جزئیات ہیں لیکن مفسدین کلام میں تحریف کیا
کرتے ہیں اور شاہنشاہی محاسبہ سے ڈرتے نہیں اور
ہمارا پختہ عقیدہ ہے کہ جو شخص اس کا قائل ہو کہ فلاں
کا علم نبی علیہ السلام سے زیادہ ہے وہ کافر ہے۔
چنانچہ اس کی تصریح ایک نہیں ہمارے بہتیرے
علماء کر چکے ہیں اور جو شخص ہمارے بیان کے
خلاف ہم پر بہتان باندھے اس کو لازم ہے کہ
شاہنشاہ روزِ جزا سے خائف بن کر دلیل بیان
کرے اور اللہ ہمارے قول پر وکیل ہے

السوال العشرون

اتعتقدون ان علم النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم یساوی علم زید وبکر وبھائم ام تتبرؤن عن امثال ھذا وھل کتب الشیخ اشرف علی التھانوی فی رسالتہ حفظ الایمان ھذا المضمون ام لا وبم تحکمون علی من اعتقد ذٰلک۔

بیسواں سوال

کیا تمہارا یہ عقیدہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا علم زید و بکر اور چوپاؤں کے علم کے برابر ہے یا اس قسم کے خرافات سے تم بری ہو اور مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنے رسالہ حفظ الایمان میں یہ مضمون لکھا ہے یا نہیں۔ اور جو یہ عقیدہ رکھے اس کا حکم کیا ہے؟

الجواب

اقول ھذا ایضا من افتراءات المبتدعین واکاذیبھم قد حرفوا معنی الکلام واظھروا بحقدھم خلاف مراد الشیخ مد ظلہ قاتلھم اللّٰہ انی یؤفکون قال الشیخ العلامۃ التھانوی فی رسالتہ المسماۃ بحفظ الایمان وھی رسالۃ صغیرۃ اجاب فیھا عن ثلاثۃ سئل عنھا۔ الاولیٰ منھا فی السجدۃ التعظیمیۃ للقبور والثانیۃ فی الطواف بالقبور والثالثۃ فی اطلاق لفظ عالم الغیب علی سیدنا رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فقال الشیخ ما حاصلہ

جواب

میں کہتا ہوں کہ یہ بھی بتدعین کا ایک افترا اور جھوٹ ہے کہ کلام کے معنی بدلے اور مولانا کی مراد کے خلاف ظاہر کیا۔ خدا انہیں ہلاک کرے کہاں جاتے ہیں۔ علامہ تھانوی نے اپنے چھوٹے سے رسالہ حفظ الایمان میں تین سوالات کا جواب دیا ہے جو ان سے پوچھے گئے تھے۔ پہلا مسئلہ قبور کو تعظیمی سجدہ کی بابت ہے اور دوسرا قبور کے طواف میں اور تیسرا یہ کہ لفظ عالم الغیب کا اطلاق سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جائز ہے یا نہیں؟

مولانا نے جو کچھ لکھا ہے اس کا حاصل یہ ہے

انه لا يجوز هذا الاطلاق وان كان
بتاويل لكونه موهما بالشرك كما منع
من اطلاق قولهم راعنا فی القرآن ومن
قولهم عبدی وامتی فی الحديث اخرجه
مسلم فی صحيحه فان الغيب المطلق فی
الاطلاقات الشرعية ما لم يقم عليه
دليل ولا الی دركه وسيلة وسبيل فعلی
هذا قال الله تعالی قل لا يعلم من فی
السموت والارض الغيب الا الله ولو
كنت اعلم الغيب وغير ذلك من الآيات
ولو جوز ذلك بتاويل يلزم ان يجوز
اطلاق الخالق والرازق والمالك والمعبود
وغيرها من صفات الله تعالی المختصة
بذاته تعالی وتقدس علی المخلوق بذلك
التاويل وايضا يلزم عليه ان يصح نفی اطلاق
لفظ عالم الغيب عن الله تعالی بالتاويل
الآخر فانه تعالی ليس عالم الغيب بالواسطة
والعرض فهل ياذن فی نفيه عاقل متدين
حاشا وكلا ثم لو صح هذا الاطلاق علی ذاته
المقدسة صلی الله عليه وسلم علی قول السائل
فنستفسر منه ماذا اراد بهذا الغيب

کہ جائز نہیں گو تاویل ہی سے کیوں نہ ہو کیونکہ
شرک کا وہم ہوتا ہے۔ چنانچہ قرآن میں صحابہ کو
راعنا کہنے کی ممانعت اور مسلم کی حدیث میں غلام
یا باندی کو عبدی اور امتی کہنے کی ممانعت ہے
بات یہ ہے کہ اطلاقات شرعیہ میں وہی غیب
مراد ہوتا ہے جس پر کوئی دلیل نہ ہو اور اس کے
حصول کا کوئی وسیلہ و سبیل نہ ہو۔ اسی بنا پر
حق تعالیٰ نے فرمایا ہے، کہ وہ نہیں جانتے وہ
جو آسمانوں اور زمین میں ہیں غیب کو مگر اللہ
نیز ارشاد ہے، اگر میں غیب جانتا تو بہتیری نیکی
جمع کر لیتا، اور اگر کسی تاویل سے اطلاق کو جائز
سمجھا جاوے تو لازم آتا ہے کہ خالق رازق معبود
مالک وغیرہ ان صفات کا جو ذات باری کے
ساتھ خاص ہیں اسی تاویل سے مخلوق پر اطلاق صحیح
ہو جاوے نیز لازم آتا ہے کہ دوسری تاویل سے
لفظ عالم الغیب کی نفی حق تعالیٰ سے ہو سکے اس
لیے کہ اللہ تعالیٰ بالواسطہ اور بالعرض عالم الغیب
نہیں ہے پس کیا اس نفی اطلاق کی کوئی دیندار
اجازت دے سکتا ہے؟ حاشا و کلا، پھر یہ کہ حضرت
کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا اطلاق اگر بقول
سائل صحیح ہو تو ہم اسی سے دریافت کرتے ہیں

هل اراد كل واحد من افراد الغيب او بعضه اى بعض كان فان اراد بعض الغيوب فلا اختصاص له بحضرة الرسالة صلى الله عليه وسلم فان علم بعض الغيوب وان كان قليلا حاصل لزيد وعمرو بل لكل صبي ومجنون بل لجميع الحيوانات و البهائم لان كل واحد منهم يعلم شيئا و يعلم الآخر ويخفى عليه فلو جوز السائل اطلاق عالم الغيب على احد لعلمه بعض الغيوب يلزم عليه ان يجوز اطلاقه على سائر المذكورات ولو التزم ذلك لم يبق من كمالات النبوة لانه يشرك فيه سائرهم ولو لم يلتزم طولب بالفارق و لن يجد اليه سبيلا انتهى كلام الشيخ التهانوى فانظروا يرحمكم الله فى كلام الشيخ لن تجدوا مما كذب المبتدعون من اثر فحاشا ان يدعى احد من المسلمين المساواة بين علم رسول الله صلى الله عليه وسلم وعلم زيد وبكر وبهائم بل الشيخ يحكم بطريق الالزام على من يدعى جواز اطلاق علم الغيب على رسول الله صلى

کہ اس غیب سے مراد کیا ہے بعض غیب یا ہر فرد یا بعض غیب کوئی کیوں نہ ہو پس اگر بعض غیب مراد ہے تو رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی تخصیص نہ رہی کیوں کہ بعض غیب کا علم اگرچہ تھوڑا سا ہو، زید و عمر بلکہ ہر بچہ اور دیوانہ بلکہ جملہ حیوانات اور چوپاؤں کو بھی حاصل ہے کیونکہ ہر شخص کو کسی نہ کسی ایسی بات کا علم ہے کہ دوسرے کو نہیں ہے تو اگر سائل کسی پر لفظ عالم الغیب کا اطلاق بعض غیب کے جاننے کی وجہ سے جائز رکھتا ہے تو لازم آتا ہے کہ اس اطلاق کو مذکورہ بالا تمام حیوانات پر جائز سمجھا اور اگر سائل نے اس کو مان لیا تو یہ اطلاق کمالات نبوت میں سے نہ رہا کیوں کہ سب شریک ہو گئے اور اگر اس کو نہ مانے تو وجہ فرق پوچھی جائے گی اور وہ ہرگز بیان نہ ہو سکے گی۔ مولانا تھانوی کا کلام ختم ہوا، خدا تم پر رحم فرمائے۔ ذرا مولانا کا کلام ملاحظہ فرماؤ بدعتیوں کے جھوٹ کا کہیں پتہ بھی نہ پاؤ گے، حاشا کہ کوئی مسلمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم اور زید و بکر و بہائم کے علم کو برابر کہے بلکہ مولانا تو بطریق الزام یوں فرماتے ہیں کہ جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بعض غیب جاننے کی وجہ سے عالم الغیب کے

الله عليه وسلم لعلمه ببعض الغيوب انه يلزم عليه ان يجوز اطلاقه على جميع الناس والبهائم فاين هذا من مساواة العلم التي يفترونها عليه فلعنة الله على الكاذبين. ونتيقن بان معتقد مساواة علم النبي عليه السلام مع زيد وبكر وبهائم ومجانين كافر قطعاً وحاشا الشيخ دام مجده ان يتفوه بهذا وانه لمن عجب العجائب.

اطلاق کو جائز سمجھتا ہے اس پر لازم آتا ہے کہ جمیع انسان و بہائم پر بھی اس اطلاق کو جائز سمجھے پس کہاں یہ اور کہاں وہ علمی مساوات جس کا بدعتین نے مولانا پر افترا باندھا جھوٹوں پر خدا کی پھٹکار، ہمارے نزدیک تحقیق ہے کہ جو شخص نبی علیہ السلام کے علم کو زید و بکر و بہائم و مجانین کے علم کے برابر سمجھے یا کہے وہ قطعاً کافر ہے اور حاشا کہ مولانا دام مجدہٗ ایسی واہیات منہ سے نکالیں یہ تو بڑی ہی عجیب بات ہے۔

السؤال الواحد والعشرون

اکیسواں سوال

اتقولون ان ذكر ولادته صلى الله عليه وسلم مستقبح شرعاً من البدعات السيئة المحرمة ام غير ذلك.

کیا تم اس کے قائل ہو کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر ولادت شرعاً قبیح سیئہ حرام ہے یا اور کچھ؟

الجواب

جواب

حاشا ان يقول احد من المسلمين فضلا ان نقول نحن ان ذكر ولادته الشريفة عليه الصلوٰة والسلام بل و ذكر غبار نعاله وبول حمارة صلى الله

حاشا کہ ہم تو کیا کوئی بھی مسلمان ایسا نہیں ہے کہ آنحضرت کی ولادت شریفہ کا ذکر بلکہ آپ کی جوتیوں کے غبار اور آپ کی سواری کے گدھے کے پیشاب کا تذکرہ بھی قبیح و بدعت سیئہ یا حرام

عليه وسلم مستقبح من البدعات السيئة
المحرمة فالاحوال التي لها ادنى تعلق
برسول الله صلى الله عليه وسلم ذكرها
من احب المندوبات واعلى المستحبات
عندنا سواء كان ذكر ولادته الشريفة او
ذكر بوله وبرازه وقيامه وقعوده ونومه
ونبهته كما هو مصرح في رسالتنا المسماة
بالبراهين القاطعة في مواضع شتى منها
وفي فتاوى مشائخنا رحمهم الله تعالى
كما في فتوى مولانا احمد علي المحدث
السهارنفوري تلميذ الشاه محمد اسحق
الدهلوي ثم المهاجر المكي ننقله مترجما
لتكون نموذجا عن الجميع سئل هو رحمه
الله تعالى عن مجلس الميلاد باي طريق
يجوز وباي طريق لا يجوز فاجاب بان
ذكر الولادة الشريفة لسيدنا رسول الله
صلى الله عليه وسلم بروايات صحيحة في
اوقات خالية عن وظائف العبادات
الواجبات وبكيفيات لم تكن مخالفة عن
طريقة الصحابة واهل القرون الثلاثة
المشهود لها بالخير وبالاعتقادات التي

کہے وہ جملہ حالات جن کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے ذرا سا بھی علاقہ ہے ان کا ذکر ہمارے
نزدیک نہایت پسندیدہ اور اعلیٰ درجہ کا مستحب
ہے خواہ ذکر ولادت شریفہ ہو یا آپ کے بول براز
نشست و برخاست اور بیداری و خواب کا
تذکرہ ہو جیسا کہ ہمارے رسالہ براہین قاطعہ
میں متعدد جگہ بصراحت مذکور اور ہمارے مشائخ
کے فتویٰ میں مسطور ہے چنانچہ شاہ محمد اسحٰق
صاحب دہلوی مہاجر مکی کے شاگرد مولانا احمد علی
محدث سہارنپوری کا فتویٰ عربی میں ترجمہ کر
کے ہم نقل کرتے ہیں تاکہ سب کی تحریرات کا نمونہ
بن جائے۔ مولانا سے کسی نے سوال کیا تھا کہ
مجلس میلاد شریف کس طریقہ سے جائز ہے اور
کس طریقے سے ناجائز۔ تو مولانا نے اس کا یہ
جواب لکھا کہ سیدنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت
شریف کا ذکر صحیح روایات سے ان اوقات میں
جو عبادات واجبہ سے خالی ہوں۔ ان کیفیات
سے جو صحابہ کرام اور ان اہل قرون ثلثہ کے
طریقے کے خلاف نہ ہوں جن کے خیر ہونے کی
شہادت حضرت نے دی ہے ان عقیدوں
سے جو شرک و بدعت کے موہم نہ ہوں ان آداب

موهمة بالشرك والبدعة وبالآداب
التي لم تكن مخالفة عن سيرة الصحابة
التي هي مصداق قوله عليه السلام ما انا
عليه واصحابي وفي مجالس خالية عن
المنكرات الشرعية موجب للخير والبركة
بشرط ان يكون مقرونا بصدق النية
والاخلاص واعتقاد كونه داخلا في جملة
الاذكار الحسنة المندوبة غير مقيد بوقت
من الاوقات فاذا كان كذلك لا نعلم
احدا من المسلمين ان يحكم عليه بكونه
غير مشروع او بدعة الى آخر الفتوى فعلم
من هذا انا لا ننكر ذكر ولادته الشريفة
بل ننكر على الامور المنكرة التي انضمت
معها كما شغفوها في المجالس المولودية
التي في الهند من ذكر الروايات الواهيات
الموضوعة واختلاط الرجال والنساء و
الاسراف في ايقاد الشموع والتزيينات و
اعتقاد كونه واجبا بالطعن والسب و
التكفير على من لم يحضر معهم مجلسهم و
غيرها من المنكرات الشرعية التي لا يكاد
يوجد خاليا منها فلو خلا من المنكرات

کے ساتھ جو صحابہ کی اس سیرت کے مخالف نہ
ہوں، جو حضرت کے ارشاد ما انا علیہ واصحابی
کی مصداق ہے ان مجالس میں جو منکرات شرعیہ
سے خالی ہوں سبب خیر و برکت ہے بشرطیکہ
صدقِ نیت اور اخلاص اور اس عقیدہ سے
کیا جاوے کہ یہ بھی منجملہ دیگر اذکارِ حسنہ کے ذکر
حسن ہے کسی وقت کے ساتھ مخصوص نہیں پس
جب ایسا ہوگا تو ہمارے علم میں کوئی مسلمان بھی
اس کے ناجائز یا بدعت ہونے کا حکم نہ دیگا الخ
اس سے معلوم ہوگیا کہ ہم ولادت شریفہ کے
منکر نہیں بلکہ ان ناجائز امور کے منکر ہیں جو اس
کے ساتھ مل گئے ہیں جیسا کہ ہندوستان کے
مولود کی مجلسوں میں آپ نے خود دیکھا ہے کہ
واہیات موضوع روایات بیان ہوتی ہیں
مردوں عورتوں کا اختلاط ہوتا ہے۔ چراغوں کے
روشن کرنے اور دوسری آرائشوں میں فضول خرچی
ہوتی ہے اور اس مجلس کو واجب سمجھ کر جو شامل نہ
ہوں اس پر طعن و تکفیر ہوتی ہے اس کے علاوہ
اور منکرات شرعیہ ہیں جن سے شاید ہی کوئی مجلس
میلاد خالی ہو پس اگر مجلس مولود منکرات سے خالی
ہو تو حاشا کہ ہم یوں کہیں کہ ذکرِ ولادتِ شریفہ

حاشا ان نقول ان ذكر الولادة الشريفة منكر و بدعة وكيف يظن بمسلم هذا القول الشنيع فهذا القول علينا ايضا من افتراءات الملاحدة الدجالين الكذابين خذلهم الله تعالى و لعنهم برا وبحرا سهلا وجبلا

ناجائز اور بدعت ہے اور ایسے قولِ شنیع کا کسی مسلمان کی طرف کیوں کر گمان ہو سکتا ہے پس ہم پر یہ بہتان جھوٹے ملحد دجالوں کا افترا ہے۔ خدا ان کو رسوا کرے اور لعن کرے خشکی و تری، نرم و سخت زمین میں۔

السؤال الثاني والعشرون

بائیسواں سوال

هل ذكرتم في رسالة ما ان ذكر ولادته صلى الله عليه وسلم كجنم اشٹمی كنهيا ام لا؟

کیا تم نے کسی رسالہ میں یہ ذکر کیا ہے کہ حضرت کی ولادت کا ذکر کنھیا کے جنم اشٹمی کی طرح ہے یا نہیں؟

الجواب

جواب

هذا ايضا من افتراءات الدجالة المبتدعين علينا وعلى اكابرنا وقد بينا سابقا ان ذكره عليه السلام من احسن المندوبات وافضل المستحبات فكيف يظن بمسلم ان يقول معاذ الله ان ذكر الولادة الشريفة مشابه بفعل الكفار وانما اخترعوا هذه الفرية عن

یہ بھی بدعتین دجالوں کا بہتان ہے جو ہم پر اور ہمارے بڑوں پر باندھا ہے۔ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ حضرت کا ذکر ولادت مستحب اور افضل ترین مستحب ہے پھر کسی مسلمان کی طرف کیونکر گمان ہو سکتا ہے کہ معاذ اللہ یوں کہے کہ ذکر ولادت شریفہ فعلِ کفار کے مشابہ ہے بس اس بہتان کی بندش مولانا گنگوہی قدس سرہ کی اس عبارت سے

عبارة مولانا الگنگوهی قدس الله سره
العزیز التی نقلناها فی البراهین علی صحیفة
۱۴۱ ، وحاشا الشیخ ان یتکلم ومراده
بعید بمراحل عما نسبوا الیه کما سیظهر
عن ما نذکره وهی تنادی باعلی ندائه ان
من نسب الیه ما ذکروه کذاب مفتر و
حاصل ما ذکره الشیخ رحمه الله تعالیٰ
فی مبحث القیام عند ذکر الولادة الشریفة
ان من اعتقد قدوم روحه الشریفة من
عالم الارواح الی عالم الشهادة وتیقن
بنفس الولادة المنیفة فی المجلس المولودیة
فعامل ما کان واجبا فی الساعة الولادة
الماضیة الحقیقیة فهو مخطئ متشبه
بالمجوس فی اعتقادهم تولد معبودهم
المعروف (بکنهیا) کل سنة ومعاملتهم
فی ذلک الیوم ما عومل به وقت ولادة
الحقیقیة او متشبه بروافض الهند فی
معاملتهم بسیدنا الحسین واتباعه من شهداء
کربلاء رضی الله عنهم اجمعین حیث یاتون
بحکایة جمیع ما فعل معهم فی کربلاء یوم
عاشورة قولا وفعلا فیبنون النعش و

کی گئی ہے جس کو ہم نے براہین کے صفحہ ۱۴۱
پر نقل کیا ہے اور حاشا کہ مولانا ایسی واہیات
بات فرماویں۔ آپ کی مراد اس سے کوسوں
دور ہے جو آپ کی طرف منسوب ہوا چنانچہ
ہمارے بیان سے عنقریب معلوم ہو جائے گا
اور حقیقتِ حال پکار اُٹھے گی کہ جس نے اس
مضمون کو آپ کی طرف نسبت کیا وہ جھوٹا مفتری
ہے۔ مولانا نے ذکرِ ولادت شریفہ کے وقت
قیام کی بحث میں جو کچھ بیان کیا ہے، اُس کا
حاصل یہ ہے کہ جو شخص یہ عقیدہ رکھے کہ حضرت
کی روح پُر فتوح عالم ارواح سے عالم دنیا کی طرف
آتی ہے اور مجلسِ مولود میں نفسِ ولادت کے
وقوع کا یقین رکھ کر وہ برتاؤ کرے جو واقعی ولادت
کی گزشتہ ساعت میں کرنا ضروری تھا، تو یہ
شخص غلطی پر یا تو مجوس کی مشابہت کرتا ہے
اس عقیدہ میں کہ وہ بھی اپنے معبود یعنی کنھیا کی
ہر سال ولادت مانتے اور اس دن وہی برتاؤ
کرتے ہیں جو کنھیا کی حقیقت ولادت کے
وقت کیا جاتا اور یا روافض اہلِ ہند کی مشابہت
کرتا ہے۔ امام حسینؓ اور اُن کے تابعین شہداء
کربلا رضی اللہ عنہم کے ساتھ برتاؤ میں کیونکہ رافض

الكفن والقبور ويدفنون فيها ويظهرون
اعلام الحرب والقتال ويصبغون الثياب
بالدماء وينوحون عليها وامثال ذالك من
الخرافات كما لا يخفى على من شاهد
احوالهم فى هذه الديار ونص عبارته
المعربة هكذا واما توجيه (اى القيام)
بقدوم روحه الشريفة صلى الله عليه وسلم
من عالم الارواح الى عالم الشهادة
فيقومون تعظيما له فهذا ايضا من حماقتهم
لان هذا الوجه يقتضى القيام عند
تحقق نفس الولادة الشريفة ومتى
تكرر الولادة فى هذه الايام فهذه
الاعادة للولادة الشريفة مماثلة بفعل
مجوس الهند حيث يأتون بعين حكاية
ولادة معبودهم (كنهيا) او مماثلة
للروافض الذين ينقلون شهادة اهل
البيت رضى الله عنهم كل سنة (اى فعلا
وعملا) فمعاذ الله افعلهم هذا حكاية
للولادة المنيفة الحقيقية وهذه الحركة
بلا شك وشبهة حرية باللوم والحرية
والفسق بل فعلهم هذا يزيد على

بھی سارے میں ان باتوں کی نقل بناتے تھے جیسے جنازہ
وغیرہ عاشورا کے دن میدان کربلا جیسا حضرت حسینؓ
کے ساتھ کیا گیا چنانچہ نعش بناتے کفناتے اور
قبر کھود کر دفناتے تھے جنگ و قتال کے جھنڈے
چڑھاتے تھے، کپڑوں کو خون میں رنگتے اور ان پر
نوحے کرتے ہیں اسی طرح دیگر خرافات ہوتی ہیں
جیسا کہ ہر وہ شخص آگاہ ہے جس نے ہمارے ملک
میں ان کی حالت دیکھی ہے مولانا کی اردو عبارت
کی اصل عربی یہ ہے :— قیام کی یہ وجہ بیان
کرنا کہ روح شریف عالم ارواح سے عالم شہادت
کی جانب تشریف لاتی ہے۔ پس حاضرین مجلس اس
کی تعظیم کو کھڑے ہو جاتے ہیں پس یہ بھی بیوقوفی
ہے کیونکہ یہ وجہ نفس ولادت شریفہ کے وقت
کھڑے ہو جانے کو چاہتی ہے اور ظاہر ہے کہ
ولادت شریفہ بار بار ہوتی نہیں پس ولادت شریفہ
کا اعادہ یا ہندوؤں کے فعل کے مثل ہے کہ وہ
اپنے معبود کنھیا کی اصل ولادت کی پوری نقل اتارتے
ہیں یا رافضیوں کے مشابہ ہے کہ ہر سال شہادت
اہل بیت کی قولاً و فعلاً تصویر کھینچتے ہیں پس
معاذ اللہ ان لوگوں کا یہ فعل واقعی ولادت شریفہ کی
نقل ہو گیا اور یہ حرکت بے شک و شبہ ملامت کے قابل

فعل اولٰئك فانهم يفعلونه فى كل
عام مرة واحدة وهٰؤلاء يفعلون
هذه المزخرفات الفرضية متى شاؤا
وليس لهذا نظير فى الشرع بان
يفرض امر ويعامل معه معاملة الحقيقة
بل هو محرم شرعًا أه فانظروا يا اولى
الالباب ان حضرة الشيخ قدس الله
سره العزيز انما انكر على جهلاء الهند
المعتقدين منهم هذه العقيدة
الكاسدة الذين يقومون لمثل هذه
الخيالات الفاسدة فليس فيه تشبيه
لمجلس ذكر الولادة الشريفة بفعل
المجوس والروافض حاشا اكابرنا
ان يتفوهوا بمثل ذٰلك ولٰكن
الظٰلمين على اهل الحق يفترون و
بايات الله يجحدون ـ

اور حرمت وفسق ہے بلکہ ان کا یہ فعل ان کے فعل
سے بھی بڑھ گیا کہ وہ تو سال بھر میں ایک ہی بار نقل
اتارتے ہیں اور یہ لوگ اس فرضی مزخرفات کو جب
چاہتے ہیں کر گزرتے ہیں اور شریعت میں اس کی
کوئی نظیر موجود نہیں کہ کسی امر کو فرض کر کے اس کے
ساتھ حقیقت کا سا برتاؤ کیا جائے بلکہ ایسا فعل
شرعًا حرام ہے الخ ــــ پس اے صاحبان عقل
غور فرمائیے شیخ قدس سرہ نے تو ہندی جاہلوں
کے اس جھوٹے عقیدہ پر انکار فرمایا ہے کہ جو
ایسے واہیات فاسد خیالات کی بنا پر قیام کرتے
ہیں پس اس میں کہیں بھی مجلس ذکر ولادت شریفہ کو ہنود
یا رافضیوں کے فعل سے تشبیہ نہیں دی گئی۔
حاشا کہ ہمارے بزرگ ایسی بات کہیں،
ولیکن ظالم لوگ اہل حق پر افتراء کرتے ہیں،
اور اللہ کی نشانیوں کا انکار کرتے ہیں۔

السؤال الثالث والعشرون

تیئیسواں سوال

هل قال الشيخ الاجل علامة الزمان
المولوى رشيد احمد الكنگوهى بفعلية

کیا علامہ زماں مولوی رشید احمد گنگوہی نے
کہا ہے کہ حق تعالیٰ نعوذ باللہ جھوٹ بولتا ہے

كذب الباري تعالى وعدم تضليل قائل
ذلك ام هذا من الافتراءات عليه و
على التقدير الثاني كيف الجواب عما يقوله
البريلوي انه يضع عنده تمثال فتوى
الشيخ المرحوم بفوتوكراف المشتمل
على ذلك

اور ایسا کہنے والا گمراہ نہیں ہے، یا یہ اُن
پر بہتان ہے۔ اگر بہتان ہے تو بریلوی
کی اس بات کا کیا جواب ہے۔ وہ کہتا
ہے کہ میرے پاس مولانا مرحوم کے فتوے
کا فوٹو ہے جس میں یہ لکھا ہوا ہے۔

الجواب

الذی نسبوا الی الشیخ الاجل الاوحد
الاجل علامة زمانه فرید عصره و
اوانه مولنا رشید احمد گنگوهی من
انه كان قائلا بفعلية الكذب من الباري
تعالى شانه وعدم تضليل من قفوه
بذلك فمكذوب عليه رحمه الله تعالى
وهو من الاكاذيب التي افتراها الا
بالستة الدجالون الكذابون فقاتلهم
الله انى يؤفكون وجنابه برئ من تلك
الزندقة والالحاد ويكذبهم فتوى الشيخ
قدس سره التي طبعت وشاعت في
المجلد الاول من فتاواه الموسومة
بالفتاوى الرشيدية على صفحة ۱۱۹
منها وهي عربية مصححة مختومة

جواب

علامۂ زماں یکتائے دوراں شیخ اجل مولٰنا
رشید احمد صاحب گنگوہی کی طرف معاندین
نے جو یہ منسوب کیا ہے کہ آپ نعوذ باللہ
حق تعالیٰ کے جھوٹ بولنے اور ایسا کہنے والے
کو گمراہ نہ کہنے کے قائل تھے۔ یہ بالکل آپ
پر جھوٹ بولا گیا اور منجملہ انھیں جھوٹے بہتانوں
کے ہے جن کی بندش جھوٹے دجالوں نے کی
ہے پس خدا ان کو ہلاک کرے، کہاں جاتے ہیں
جناب مولٰنا اس زندقہ والحاد سے بری ہیں
اور ان کی تکذیب خود مولٰنا کا فتویٰ کر رہا ہے
جو جلد اول فتاویٰ رشیدیہ کے صفحہ ۱۱۹ پر
طبع ہو کر شائع ہو چکا ہے۔ تحریر اس کی عربی
میں ہے۔ جس پر تصحیح و مواہیر علماء مکہ مکرمہ
ثبت ہیں۔

بختام علماء مكة المكرمة

وصورة سواله هكذا :-

بسم الله الرحمن الرحيم

نحمده ونصلي على رسوله الكريم

ما قولكم دام فضلكم في ان الله تعالى هل يتصف بصفة الكذب ام لا ومن يعتقد انه يكذب كيف حكمه افتونا ماجورين۔

سوال کی صورت یہ ہے:۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

آپ کیا فرماتے ہیں اس مسئلہ میں کہ اللہ تعالیٰ صفت کذب کے ساتھ متصف ہو سکتا ہے یا نہیں اور جو یہ عقیدہ رکھے کہ خدا جھوٹ بولتا ہے اس کا کیا حکم ہے۔ فتویٰ دو، اجر ملے گا۔

الجواب

ان الله تعالى منزه من ان يتصف بصفة الكذب وليست في كلامه شائبة الكذب ابدا كما قال الله تعالى ومن اصدق من الله قيلا ومن يعتقد او يتفوه بان الله تعالى يكذب فهو كافر ملعون قطعا ومخالف للكتاب والسنة واجماع الامة نعم اعتقاد اهل الايمان ان ما قال الله قال في القرآن في فرعون وهامان وابي لهب انهم جهنميون فهو حكم قطعي لا يفعل خلافه ابدا لكنه تعالى قادر على ان يدخل الجنة وليس بعاجز

جواب

بے شک اللہ تعالیٰ اس سے منزہ ہے کہ کذب کے ساتھ متصف ہو اس کے کلام میں ہرگز کذب کا شائبہ بھی نہیں جیسا کہ وہ خود فرماتا ہے اور اللہ سے زیادہ سچا کون۔ اور جو شخص یہ عقیدہ رکھے یا زبان سے نکالے کہ اللہ تعالیٰ جھوٹ بولتا ہے وہ کافر قطعی ملعون اور کتاب سنت و اجماع امت کا مخالف ہے ہاں اہل ایمان کا یہ عقیدہ ضرور ہے کہ حق تعالیٰ نے قرآن میں فرعون و ہامان و ابولہب کے متعلق جو یہ فرمایا ہے کہ وہ دوزخی ہیں تو یہ حکم قطعی ہے اس کے خلاف کبھی نہ کریگا۔ لیکن اللہ ان کو جنت میں داخل کرنے پر قادر ضرور ہے، عاجز نہیں ہاں

عن ذلك ولا يفعل هذا مع اختياره
قال الله تعالى ولو شئنا لآتينا كل
نفس هداها ولكن حق القول مني
لأملئن جهنم من الجنة والناس
اجمعين فتبين من هذه الآية
انه تعالى لو شاء لجعلهم كلهم مومنين
ولكنه لا يخالف ما قال وكل ذلك
بالاختيار لا بالاضطرار وهو فاعل
مختار فعال لما يريد- هذه عقيدة
جميع علماء الامة كما قال البيضاوي
تحت تفسير قوله تعالى ان تغفر لهم الخ
وعدم غفران الشرك مقتضى الوعيد
فلا امتناع فيه لذاته والله اعلم بالصواب
كتبه الاحقر رشيد احمد گنگوهی عفی عنه

خلاصة تصحيح علماء مكة المكرمة
زادها الله شرفها الحمد لمن هو به.
حقيق ومنه استمد العون والتوفيق
ما اجاب به العلامة رشيد احمد المذكور
هو الحق الذي لا محيص منه وصلى
الله على خاتم النبيين وعلى آله وصحبه
وسلم امر برقمه خادم الشريعة راجي

البتہ اپنے اختیار سے ایسا کرے گا نہیں وہ فرماتا
ہے اور اگر ہم چاہتے تو ہر نفس کو ہدایت دے
دیتے لیکن میرا قول ثابت ہو چکا کہ ضرور دوزخ
بھروں گا جن اور انس دونوں سے۔ پس اس آیت
سے ظاہر ہو گیا کہ اگر اللہ چاہتا تو سب کو مومن
بنا دیتا لیکن وہ اپنے قول کے خلاف نہیں کرتا
اور یہ سب باختیار ہے مجبوری نہیں کیونکہ
وہ فاعل مختار ہے جو چاہے کرے۔ یہ ہی
عقیدہ تمام علماء امت کا ہے۔ جیسا کہ
بیضاوی نے قول باری تعالیٰ وان تغفر لہم
کی تفسیر کے تحت میں کہا ہے کہ مشرک کا نہ
بخشنا وعید کا مقتضیٰ ہے۔ پس اس میں لذاتہٖ
امتناع نہیں ہے۔ واللہ اعلم بالصواب
کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

مکہ مکرمہ زادہا اللہ شرفہا کے علماء کی تصحیح
کا خلاصہ یہ ہے۔ حمد اسی کو زیبا ہے جو اس کا
مستحق ہے اور اسی کی اعانت و توفیق درکار
ہے۔ علامہ رشید احمد کا جواب مذکور حق
ہے جس سے مفر نہیں ہو سکتا۔ وصلی اللہ علی
خاتم النبیین وعلی آلہ وصحبہ وسلم۔ لکھنے کا امر فرمایا
خادم شریعت امیدوار لطف خفی

اللطف خفی محمد صالح ابن المرحوم	محمد صالح خلف صدیق کمال مرحوم حنفی مفتی
صدیق کمال الحنفی مفتی مکۃ المکرمۃ	مکہ مکرمہ کان اللہ لہما نے ۔ لکھا امیدوار
حالا کان اللہ لہما (مہر: محمد صالح بن المرحوم صدیق کمال)	کمال نسیل محمد سعید بن بُصَیل نے ، حق
رقمہ المرتجی من ربہ کمال النیل محمد سعید	تعالیٰ ان کو اور ان کے مشائخ کو اور جملہ
بن محمد بصیل بمکۃ المحمیۃ غفراللہ لہ و	مسلمانوں کو بخش دے ۔
لوالدیہ ولمشائخہ وجمیع المسلمین (مہر: محمد سعید بن محمد بصیل)	
الراجی العفو من واہب العطیۃ	امیدوار عفو از واہب العطیہ محمد عابد
محمد عابد بن المرحوم الشیخ حُسین	بن شیخ حسین مرحوم مفتی مالکیہ ۔
مفتی المالکیۃ ببلد اللہ المحمیۃ ۔	
مصلیا ومسلما ھذا وما اجاب	درود و سلام کے بعد جو کچھ علامہ رشید احمد
العلامۃ رشید احمد فیہ الکفایۃ و	نے جواب دیا ہے ، کافی ہے اور اس پر اعتماد
علیہ المعمول بل ھو الحق الذی لا	ہے بلکہ یہی حق ہے جس سے مفر نہیں ۔ لکھا
محیص عنہ رقمہ الحقیر خلف بن	حقیر خلف بن ابراہیم حنبلی خادم افتاء
ابراھیم خادم افتاء الحنابلۃ بمکۃ المشرفۃ	مکہ مشرفہ نے
والجواب عما یقول البرملوی انہ	اور یہ جو بریلوی کہتا ہے کہ اس کے پاس مولانا
یضع عندہ تمثال فتوی الشیخ المرحوم	کے فتویٰ کا فوٹو ہے جس میں ایسا لکھا ہے اس
بفوتوگراف المشتمل علی ما ذکر ھو انہ	کا جواب یہ ہے کہ مولانا قدس سرہٗ پر بہتان
من مختلقاتہ اختلقھا و وضعھا عندہ	باندھنے کو یہ جعل ہے جس کو گھڑ کر اپنے پاس رکھ
افتراء علی الشیخ قدس سرہ ومثل ھذہ	لیا ہے اور ایسے جھوٹ اور جعل اسے آسان
الاکاذیب والاختلاقات ھین علیہ	ہیں کیونکہ وہ اس میں استادوں کا استاد
فانہ استاذ الاساتذۃ فیھا وکلھم عیال	ہے اور زمانہ کے لوگ اس کے چیلے ۔ کیونکہ

عليه في زمانه فانه محرف ملبس دجال مكار ربما يصور الامهار وليس بادنى من المسيح القادياني فانه يدعي الرسالة ظاهرا وعلنا وهذا يستتر بالمجددية ويكفر علماء الامة كما كفر الوهابية اتباع محمد بن عبد الوهاب الامة خذله الله تعالى كما خذلهم۔

تحریف و تلبیس و دجل و مکر کی اس کو عادت ہے۔ اکثر مُہریں بنالیتا ہے۔ مسیح قادیانی سے کچھ کم نہیں، اس لیے کہ وہ رسالت کا کھلم کھلا مدعی تھا اور یہ مجددیت کو چھپائے ہوئے ہے علمائے امت کو کافر کہتا رہتا ہے۔ جس طرح محمد بن عبدالوہاب کے وہابی چیلے امت کی تکفیر کیا کرتے تھے۔ خدا اس کو بھی انھیں کی طرح رسوا کرے۔

السؤال الرابع والعشرون

هل تعتقدون امكان وقوع الكذب في كلام من كلام المولى عز وجل سبحانه ام كيف الامر

چوبیسواں سوال

کیا تمہارا یہ عقیدہ ہے کہ حق تعالیٰ کے کسی کلام میں وقوع کذب ممکن ہے؟ یا کیا بات ہے۔

الجواب

نحن ومشائخنا رحمهم الله تعالى نذعن ونتيقن بان كل كلام صدر عن الباري عز وجل او سيصدر عنه فهو مقطوع الصدق مجزوم بمطابقته للواقع وليس في كلام من كلامه تعالى شائبة كذب ومظنة خلاف اصلا بلا شبهة ومن اعتقد خلاف ذلك او توهم بالكذب في

جواب

ہم اور ہمارے مشائخ اس کا یقین رکھتے ہیں کہ جو کلام بھی حق تعالیٰ سے صادر ہوا یا آئندہ ہوگا وہ یقیناً سچا اور بلاشبہ واقع کے مطابق ہے اس کے کسی کلام میں کذب کا شائبہ اور خلاف کا واہمہ بھی بالکل نہیں اور جو اس کے خلاف عقیدہ رکھے یا اس کے کسی کلام میں کذب کا وہم کرے وہ کافر، ملحد، زندیق ہے۔ اس میں ایمان

شی من کلامه فهو کافر ملحد زندیق لیس له شائبة من الایمان.

کا شائبہ بھی نہیں۔

السؤال الخامس والعشرون

پچیسواں سوال

هل نسبتم فی تالیفکم الی بعض الاشاعرة القول بامکان الکذب وعلی تقدیرها فما المراد بذلك وهل عندکم نص علی هذا المذهب من المعتمدین بینوا الامر لنا علی وجهه.

کیا تم نے اپنی کسی تصنیف میں اشاعرہ کی طرف امکان کذب منسوب کیا ہے اور اگر کیا ہے تو اس سے مراد کیا ہے اور اس مذہب پر تمہارے پاس معتبر علما کی کیا کوئی سند ہے۔ واقعی امر ہمیں بتلاؤ۔

الجواب

جواب

الاصل فیه انه وقع النزاع بیننا وبین المنطقیین من اهل الهند والمبتدعة منهم فی مقدوریة خلاف ما وعد به الباری سبحانه وتعالی او اخبر به او اراده وامثالها فقالوا ان خلاف هذه الاشیاء خارج عن القدرة القدیمة مستحیل عقلا لا یمکن ان یکون مقدورا له تعالی وواجب علیه ما یطابق الوعد والخبر والارادة والعلم وقلنا

اصل بات یہ ہے کہ ہمارے اور ہندی منطقیوں و بدعتیوں کے درمیان اس مسئلہ میں نزاع ہوا کہ حق تعالیٰ نے جو وعدہ فرمایا یا خبر دی، یا ارادہ کیا، اس کے خلاف پر اس کو قدرت ہے یا نہیں۔ سو وہ تو یوں کہتے ہیں کہ ان باتوں کا خلاف اس کی قدرت قدیمہ سے خارج اور عقلاً محال ہے۔ ان کا مقدور خدا ہونا ممکن ہی نہیں اور حق تعالیٰ پر واجب ہے کہ وعدہ اور خبر اور ارادہ اور علم کے مطابق کرے

اقرت بربوبيته الضمائر و الافواه
الجليل الذي سجدت لهيبته
الاذقان و الجباه القادر الذي
جرت خاضعة لقدرته الرياح و
الامواه المقتدر الذي اطاع امره
الفلك الاعلى وما علاه الاحد الذي
نطقت حكمته بوحدانيته فيما
ابدعه وسواه واشهد ان لا اله
الا الله وحده لا شريك له شهادة
يزعم بها الجاحد المنافق ويعظم
بها الرب القدوس الخالق واشهد
ان سيدنا ونبينا ومولانا وحبيبنا
وقرة عيوننا ابا القاسم محمدا
عبده و رسوله المبعوث باعدل
الطريق وحبيبه و امينه المكاشف
بغيوب الحقائق صلى الله عليه و
على اله وصحبه وسلم ما لاح و
ميض بارق وبعد فقد وقفت في
هذه الاوانة على رسالة تتضمن
ستة وعشرين سوالا نسق اجوبتها
العالم الفاضل الشيخ خليل احمد

کے رب ہونے کا اقرار دل اور منہ سے کرتے
ہیں باعظمت ہے کہ اس کی ہیبت سے ٹھوڑی
اور ماتھے جھکے ہوئے ہیں باقدرت ہے کہ
اس کی طاقت سے ہوائیں اور پانی مسخر ہیں
زور آور ہے کہ فلک اعلیٰ اور اس سے بالا
بھی اس کے حکم کے مطیع ہیں یگانہ ہے کہ جو
کچھ ایجاد فرمایا ہے اس کی حکمت اس کی
وحدانیت بتا رہی ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں
کہ معبود نہیں بجز اللہ یگانہ لاشریک کے جس
کو منافق نہیں مانتا اور جس سے پاک پروردگار
پیدا کرنے والے کی عظمت ظاہر ہو اور گواہی
دیتا ہوں کہ سیدنا و مولانا ہمارے محبوب
اور آنکھوں کی ٹھنڈک ابوالقاسم محمد اس کے
بندہ اور رسول ہیں جو سب سے عمدہ اور پیارا طریقہ
دے کر بھیجے گئے اور امین ہیں کہ مخفی حقیقتیں
ظاہر فرماتے ہیں۔ اللہ ان پہ اور ان کی اولاد
و اصحاب پر رحمت نازل فرمائے جب تک
ان کی چمک ظاہر ہے۔ اما بعد دریں ولا میں
اس رسالہ سے آگاہ ہوا، جو ان چھبیس سوالات
کو شامل ہے جن کے جوابات عالم فاضل شیخ
خلیل احمد صاحب نے دیے ہیں۔ اللہم

مثالا من عندهم لفعلية الكذب بلا
مخافة عن الملك العلام ولما اطلع
اهل الهند على مكائدهم استنصروا
بعلماء الحرمين الكرام لعلمهم بانهم
غافلون عن خباثاتهم وعن حقيقة
اقوال علمائنا وما مثلهم فى ذلك
الا كمثل المعتزلة مع اهل السنة و
الجماعة فانهم اخرجوا اثابة العاصى
وعقاب المطيع عن القدرة القديمة و
اوجبوا العدل على ذاته تعالى فسموا
انفسهم اصحاب العدل والتنزيه و
نسبوا علماء اهل السنة والجماعة الى
الجور والاعتساف والتشويه فكما
ان قدماء اهل السنة والجماعة لم
يبالوا بجهالاتهم ولم يجوزوا العجز
بالنسبة اليه سبحانه وتعالى فى الظلم
المذكور وعمموا القدرة القديمة مع
ازالة النقائص عن ذاته الكاملة
الشريفة واتمام التنزيه والتقديس
لجنابه العالى قائلين ان ظنكم المنقصة
فى جواز مقدورية العقاب للطائع و

دی اور بہتان کی انتہا یہاں تک پہونچی کہ اپنی
طرف سے فعلیت کذب کا فوٹو وضع کرلیا اور
خدائے ملک علام کا کچھ خوف نہ کیا اور جب
اہل ہند ان کی مکاریوں پر مطلع ہوئے تو انہوں
نے علماء حرمین سے مدد چاہی کیونکہ جانتے تھے
کہ وہ حضرات ان کی خباثت اور ہمارے علماء
کے اقوال کی حقیقت سے بے خبر ہیں اس معاملہ
میں ہماری ان کی مثال معتزلہ اور اہل سنت کی
سی ہے کہ معتزلہ نے عاصی کو بجائے سزا کے
ثواب اور مطیع کو سزا دینا قدرت قدیمہ سے خارج
اور صفات باری پر عدل واجب بتا کر اپنا نام اصحاب
عدل و تنزیہ رکھا اور علمائے اہل السنت والجماعت
کی جور اور تعصب کی طرف نسبت کی۔ اور علماء
اہل السنت والجماعت نے ان کی جہالتوں کی پروا
نہیں کی اور ظلم مذکور میں حق تعالیٰ شانہ کی جانب
عجز کا منسوب کرنا جائز نہیں سمجھا بلکہ قدرت قدیمہ
کو عام کہ کر ذات کاملہ سے نقائص کا ازالہ اور
جناب باری کے کمال تقدس و تنزیہ کو یوں کہ کر
ثابت کیا کہ نیکو کار کے لیے عذاب اور بدکار
کے لیے ثواب کو تحت قدرت باری تعالیٰ
ماننے سے نقص کا گمان کرنا محض فلسفہ شنیع

الثواب للعاصی انما هو وخامة الفلسفة
الشنیعة کذٰلک قلنا لهم ان ظنکم
النقص بمقدورہ خلاف الوعد و
الاخبار والصدق وامثال ذٰلک مع
کونه ممتنع الصدور عنه تعالیٰ شرعًا
فقط او عقلا وشرعا انما هو من بلاء
الفلسفة والمنطق وجهلکم الوخیم فهم
فعلوا ما فعلوا لاجل التنزیه لکنهم لم
یقدروا علی کمال القدرة وتعمیمها و
اما اسلافنا اهل السنة والجماعة
فجمعوا بین الامرین من تعمیم القدرة
وتتمیم التنزیه للواجب سبحانه وتعالیٰ
وهذا الذی ذکرناہ فی البراهین مختصرا
وهاکم بعض النصوص علیه من الکتب
المعتبرة فی المذهب (۱) قال فی شرح
المواقف اوجب جمیع المعتزلة والخوارج
عقاب صاحب الکبیرة اذا مات بلا
توبة ولم یجوزوا ان یعفو اللّٰه عنه
بوجهین الاول انه تعالیٰ اوعد بالعقاب
علی الکبائر واخبر به ای بالعقاب
علیها فلو لم یعاقب علی الکبیرة وعفا

کی حماقت ہے۔ اسی طرح ہم نے بھی ان کو
جواب دیا کہ وعدہ و خبر و صدق وعدہ کے
خلاف کو صرف تحت قدرت ماننے سے
حالانکہ صرف شرعًا و عقلًا دونوں طرح وقوع
ممتنع ہے، نقص کا گمان کرنا تمہاری جہالت
کا ثمرہ اور منطق و فلسفہ کی بلا ہے۔ پس بدعتیوں
نے تنزیہ کے لیے جو کچھ کیا حق تعالیٰ کی عام و
کامل قدرت کا اس میں لحاظ نہ رکھا اور ہمارے
سلف اہل السنت والجماعت نے دونوں امر
ملحوظ رکھے حق تعالیٰ شانہ کی قدرت عام رہی
اور تنزیہ تام۔ یہ ہے وہ مختصر مضمون جس کو
ہم نے براہین میں بیان کیا ہے۔ اب اصل
مذہب کے متعلق معتبر کتابوں کی بعض تصریحات
میں سن لیجیے:

(۱) شرح مواقف میں مذکور ہے کہ تمام
معتزلہ اور خوارج نے مرتکب کبیرہ کے عذاب
کو جبکہ بلا توبہ مرجائے، واجب کہا ہے اور
جائز نہیں سمجھا کہ اللہ اسے معاف کرے اس کی
دو وجہ بیان کی ہیں: اوّل یہ کہ حق تعالےٰ نے
کبیرہ گناہوں پر عذاب کی خبر دی اور وعید فرمائی
ہے۔ پس اگر عذاب نہ دے اور معاف کر دے

لزم الخلف فی وعیدہ والکذب فی خبرہ
وانہ محال والجواب غایتہ وقوع
العقاب فاین وجوب العقاب الذی
کلامنا فیہ اذ لاشبہۃ فی ان عدم
الوجوب مع الوقوع لایستلزم خلفا و
لوکذبا لایقال انہ یستلزم جوازھما
وھو ایضا محال لانا نقول استحالتہ
ممنوعۃ کیف وھما من الممکنات التی
تشملھما قدرتہ تعالیٰ اھ

(۲) وفی شرح المقاصد للعلامۃ التفتازانی
رحمہ اللہ تعالیٰ فی خاتمۃ بحث القدرۃ
المنکرون لشمول قدرتہ طوائف منھم
النظام واتباعہ القائلون بانہ لایقدر
علی الجھل والکذب والظلم وسائر
القبائح اذ لوکان خلقھا مقدورا لہ
لجاز صدورہ عنہ واللازم باطل لافضائہ
الی السفہ ان کان عالما بقبح ذلک و
باستغنائہ عنہ والی الجھل ان لم یکن
عالما. والجواب لانسلم قبح الشیٔ بالنسبۃ
الیہ کیف وھو تصرف فی ملکہ ولوسلم
فالقدرۃ لاتنافی امتناع صدورہ نظرا

تو وعید کے خلاف اور خبر میں کذب لازم آتا
ہے اور یہ محال ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ
خبر وعید سے زیادہ سے زیادہ عذاب کا وقوع
لازم آتا ہے نہ کہ وجوب جس میں گفتگو ہے کیونکہ
بغیر وجوب کے وقوع عذاب میں نہ خلف
ہے نہ کذب۔ کوئی یوں نہ کہے کہ اچھا خلف
اور کذب کا جواز لازم آئے گا اور یہ بھی محال
ہے کیونکہ ہم اس کا محال ہونا نہیں مانتے اور محال
کیونکر ہو سکتا ہے جبکہ خلف اور کذب ان ممکنات
میں داخل ہیں جن کو قدرت باری تعالیٰ شامل ہے

(۲) اور شرح مقاصد میں علامہ تفتازانی
رحمہ اللہ تعالیٰ نے قدرت کی بحث کے آخر میں لکھا
ہے کہ قدرت کے منکر چند گروہ ہیں۔ ایک نظام
اور اس کے تابعین جو کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ جہل
اور کذب وظلم و نیز کسی فعل قبیح پر قادر نہیں کیونکہ
ان افعال کا پیدا کرنا اگر اس کی قدرت میں داخل
ہو تو ان کا حق تعالیٰ سے صدور بھی جائز ہوگا اور
صدور ناجائز ہے کیونکہ اگر باوجود علم قبیح کے
بے پروائی کے سبب صدور ہوگا تو سفہ لازم آئیگا
اور علم نہ ہوگا تو جہل لازم آئے گا۔ جواب یہ ہے کہ
حق تعالیٰ کی جانب نسبت کرکے کسی شئی کا قبیح

الی وجود الصارف وعدم الداعی وان
کان ممکنا اھ ملخصہ :

(۳) قال فی المسایرۃ وشرحہ المسامرۃ
للعلامۃ المحقق کمال بن الہمام الحنفی
وتلمیذہ ابن ابی الشریف المقدسی الشافعی
رحمہما اللہ تعالیٰ ما نصہ ثم قال ای
صاحب العمدۃ ولا یوصف اللہ تعالیٰ
بالقدرۃ علی الظلم والسفہ والکذب
لان المحال لا یدخل تحت القدرۃ ای
یصح متعلقا لہا وعند المعتزلۃ یقدر
تعالیٰ علی کل ذلک ولا یفعل انتہی
کلام صاحب العمدۃ وکانہ انقلب
علیہ ما نقلہ عن المعتزلۃ اذ لا شک
ان سلب القدرۃ عما ذکر ھو مذھب
المعتزلۃ واما ثبوتہا ای القدرۃ علی ما
ما ذکر ثم الامتناع عن متعلقہا اختیارا
فھو بمذھب الاشاعرۃ الیق منہ
بمذھب المعتزلۃ ولا یخفی ان ھذا
الالیق ادخل فی التنزیہ ایضا اذ لا
شک فی ان الامتناع عنہا ای عن المذکورات
من الظلم والسفہ والکذب من باب

ہم تسلیم نہیں کرتے ہیں اس لیے کہ اپنے ملک میں
تصرف کرنا قبیح نہیں ہو سکتا اور اگر مان بھی لیں کہ
قبیح کی نسبت قبیح ہے تو قدرت حق امتناع صدور
کے منافی نہیں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ فی نفسہ تحت
قدرت ہو مگر مانع کے موجود یا باعث صدور
مفقود ہونے کے سبب اس کا وقوع ممتنع ہو۔

(۳) مسایرہ اور اس کی شرح مسامرہ میں علامہ
کمال بن ہمام حنفی اور ان کے شاگرد ابن ابی الشریف
مقدسی شافعی رحمہما اللہ یہ تصریح فرماتے ہیں
پھر صاحب العمدۃ نے کہا حق تعالیٰ کو یوں نہیں
کہہ سکتے کہ وہ ظلم و سفہ اور کذب پر قادر ہے
(کیونکہ ہو سکتا ہے جبکہ خلف و کذب ان ممکنات
میں داخل نہیں جن کو قدرت باری تعالیٰ شامل ہے)
کیونکہ محال قدرت کے تحت میں داخل نہیں ہوتا
یعنی قدرت کا تعلق اس کے ساتھ صحیح نہیں، اور
معتزلہ کے نزدیک افعال مذکورہ پر حق تعالیٰ قادر
تو ہے مگر کریگا نہیں صاحب العمدۃ کا کلام ختم
ہو گیا (اب کمال الدین فرماتے ہیں) کہ صاحب العمدۃ
نے جو معتزلہ سے نقل کیا وہ الٹ پلٹ ہو گیا
کیونکہ اس میں شک نہیں کہ افعال مذکورہ سے قدرت
کا سلب کرنا عین مذہب معتزلہ ہے اور افعال

التنزيهات عما لا يليق بجناب قدسه
تعالى ما يستبر بالبناء للمفعول اى
يختبر العقل فى ان اى الفصلين ابلغ
فى التنزيه عن الفحشاء اهو القدرة
عليه اى على ما ذكر من الامور الثلثة
مع الامتناع اى امتناعه تعالى عنه
مختارا لذلك الامتناع او الامتناع
اى امتناعه عنه لعدم القدرة عليه
فيجب القول بادخل القولين فى التنزيه
وهو القول اليق بمذهب الاشاعرة اه

(۳) وفى حواشى الكلنبوى على شرح
العقائد العضدية للمحقق الدوانى
رحمهما الله تعالى ما نصه وبالجملة
كون الكذب فى الكلام اللفظى قبيحا
بمعنى صفة نقص ممنوع عند الاشاعرة
ولذا قال الشريف المحقق انه من جملة
الممكنات وحصول العلم القطعى لعدم
وقوعه فى كلامه تعالى باجماع العلماء
والانبياء عليهم السلام لاينافى امكانه
فى ذاته كسائر العلوم العادية القطعية
وهو لاينافى ما ذكره الامام الرازى الخ

مذکورہ پر قدرت تو ہو مگر باختیار خود ان کا وقوع
نہ کیا جائے۔ یہ قول مذہب اشاعرہ کے زیادہ مناسب
ہے بہ نسبت معتزلہ کے اور ظاہر ہے کہ اسی قول
مناسب کو تنزیہ باری تعالیٰ میں زیادہ دخل بھی ہے
بیشک ظلم و سفہ و کذب سے باز رہنا باب تنزیہات
سے ہے۔ ان قبائح سے جو اس مقدس ذات کے
شایان نہیں پس عقل کا امتحان لیا جاتا ہے کہ دونوں
صورتوں میں کس صورت کو حق تعالیٰ کے تنزیہ عن
الفحشاء میں زیادہ دخل ہے۔ آیا اس صورت میں کہ
ہر سہ افعال مذکورہ پر قدرت تو پائی جائے مگر باختیار
و ارادہ ممتنع الوقوع کہا جائے زیادہ تنزیہ ہے یا اس
طرح ممتنع الوقوع ماننے میں زیادہ تنزیہ ہے کہ حق تعالیٰ
کو ان افعال پر قدرت ہی نہیں پس جس صورت کو
تنزیہ میں زیادہ دخل ہو اس کا قائل ہونا چاہیے اور
وہ وہی ہے جو اشاعرہ کا مذہب ہے یعنی امکان بالذات
و امتناع بالاختیار۔

(۴) محقق دوانی کی شرح عقائد عضدیہ کے حاشیہ
کلنبوی میں اس طرح منصوص ہے خلاصہ یہ ہے کہ
کلام لفظی میں کذب کا بایں معنی قبیح ہونا کہ نقص و عیب
ہے اشاعرہ کے نزدیک مسلم نہیں اور اسی لیے شریف
محقق نے کہا ہے کہ کذب منجملہ ممکنات کے ہے اور

(۵) وفی تحریر الاصول لصاحب فتح
القدیر الامام ابن الھمام وشرحہ لابن
امیر الحاج رحمھما اللہ تعالیٰ مانصہ
وحینئذ ای وحین کان مستحیلا
علیہ ما ادرک فیہ نقص ظہر القطع
باستحالۃ اتصافہ ای اللہ تعالیٰ بالکذب
ونحوہ تعالیٰ عن ذلک وایضا لولم
یمتنع اتصاف فعلہ بالقبیح یرتفع
الامان عن صدق وعدہ وصدق
خبر غیرہ ای الوعد منہ تعالیٰ وصدق
النبوۃ ای لم یجزم بصدقہ اصلا و
عند الاشاعرۃ کسائر الخلق القطع
بعدم اتصافہ تعالیٰ بشئ من القبائح
دون الاستحالۃ العقلیۃ کسائر العلوم
التی یقطع فیھا بان الواقع احد
النقیضین مع عدم استحالۃ الاٰخر
لو قدر انہ الواقع کالقطع بمکۃ و
بغداد ای بوجودھما فانہ لا یحیل
عدمھما عقلا وحینئذ ای وحین کان
الامر علیٰ ھٰذا لا یلزم ارتفاع الامان
لانہ لا یلزم من جواز الشئ عقلا عدم

جبکہ کلام نفسی کے مفہوم کا علم قطعی حاصل ہے اس
طرح کہ کلام الٰہی میں وقوع کذب ممکن نہیں ہے اور اس
پر علماء انبیاء علیہم السلام کا اجماع ہے تو کذب کیسے
ممکن بالذات ہونے کے منافی نہیں جس طرح جملہ
علوم عادیہ قطعیہ باوجود امکان کذب بالذات حاصل
ہوا کرتے ہیں اھ یہ امام رازی کے قول کا مخالف نہیں۔
(۵) صاحب فتح القدیر امام ابن ہمام کی تحریر
الاصول اور ابن امیر الحاج کی شرح تحریر میں اس طرح
منصوص ہے اور اب یعنی جبکہ یہ افعال حق تعالیٰ پر
محال ہوئے جن میں نقص پایا جاتا ہے ظاہر ہو گیا کہ
اللہ تعالیٰ کا کذب وغیرہ کے ساتھ متصف ہونا یقینا
محال ہے نیز اگر فعل باری کا قبیح کے ساتھ اتصاف
محال نہ ہو تو وعدہ اور خبر کی سچائی پر اعتماد نہ رہے گا
اور نبوت کی سچائی یقینی نہ رہے گی اور اشاعرہ کے
نزدیک حق تعالیٰ کا کسی قبیح کے ساتھ یقینا متصف
نہ ہونا ساری مخلوقات کی طرح (بالاختیار) ہے عقلاً
محال نہیں چنانچہ تمام علوم جن میں یقین ہے کہ ایک
نقیض کا وقوع ہے وہاں دوسری نقیض محال ذاتی
نہیں کہ وقوع مقدر نہ ہو سکے مثلاً مکہ اور بغداد کا
موجود ہونا یقینی ہے مگر عقلاً محال نہیں ہے کہ موجود نہ
ہوں اھ اور اب یعنی جب یہ صورت ہوئی تو امکان

الجزم بعدمه والخلاف الجاري
في الاستحالة والامكان العقلي جار
في كل نقيضة اقدرته تعالى عليها
مسلوبة ام هي اي النقيضة بها اي
بقدرته مشمولة والقطع بانه لا يفعل
اي والحال القطع بعدم فعل تلك
النقيضة الخ ومثل ما ذكرناه عن
مذهب الاشاعرة ذكره القاضي
العضد في شرح مختصر الاصول و
اصحاب الحواشي عليه ومثله في
شرح المقاصد وحواشي المواقف
للچلپي وغيره وكذلك صرح به العلامة
القوشجي في شرح التجريد والقونوي
وغيرهم اعرضنا عن ذكر نصوصهم
مخافة الاطناب والسآمة والله
المتولي للرشاد والهداية -

کذب کے سبب اعتقاد کا اختلال لازم نہ آئیگا اس لیے
کہ عقلاً کسی شے کا جواز مان لینے سے اس کے عدم
پر یقین نہ رہنا لازم نہیں آتا اور یہی استحالہ وقوعی و
امکان عقلی کا خلاف (معتزلہ اور اہلسنت میں) ہر
نقیض میں جاری ہے کہ حق تعالیٰ کو ان پر قدرت ہی
نہیں (جیسا کہ معتزلہ کا مذہب ہے) یا نقیض کو قدرت
حق تعالیٰ شامل ضرور ہے مگر ساتھ ہی اس کے یقینی ہے
کہ کرےگا نہیں (جیسا کہ اہل السنۃ کا قول ہے) یعنی اس
نقیض کے عدم فعل کا یقین ہے اور اشاعرہ کا
مذہب جو ہم نے بیان کیا ہے ایسا ہی قاضی عضد
نے شرح مختصر الاصول میں اور اصحاب حواشی نے
حاشیہ پر اور ایسا ہی مضمون شرح مقاصد اور چلپی
کے حواشی مواقف وغیرہ میں مذکور ہے اور ایسی
ہی تصریح علامہ قوشجی نے شرح تجرید میں اور قونوی
وغیرہ نے کی ہے جن کی نصوص بیان کرنے سے تطویل
کے اندیشہ سے ہم نے اعراض کیا اور حق تعالیٰ
ہی ہدایت کا متولی ہے۔

السؤال السادس والعشرون

چھبیسواں سوال

ما قولكم في القادياني الذي يدعي المسيحية

کیا کہتے ہو قادیانی کے بارے میں جو مسیح و نبی ہونے

والنبوة فان اناسا ينسبون اليكم
حبه ومدحه فالمرجو من مكارم
اخلاقكم ان تبينوا لنا هذه
الامور بيانا شافيا ليتضح صدق
القائلين وكذبهم ولا يبقى الريب
الذي حدث في قلوبنا من تشويشات
الناس۔

کا مدعی ہے کیوں کہ لوگ تمہاری طرف نسبت
کرتے ہیں کہ اس سے محبت رکھتے اور اس کی
تعریف کرتے ہو، تمہارے مکارم اخلاق سے
امید ہے کہ ان مسائل کا شافی بیان لکھو گے
تاکہ قائل کا صدق و کذب واضح ہو جائے اور جو
شک لوگوں کے شورش کرنے سے ہمارے قلوب
میں تمہاری طرف سے پڑ گیا ہے وہ باقی نہ رہے

الجواب

جملة قولنا وقول مشائخنا في
القادياني الذي يدعي النبوة والمسيحية
انا كنا في بدء امره ما لم يظهر لنا
منه سوء اعتقاد بل بلغنا انه
يؤيد الاسلام ويبطل جميع
الاديان التي سواه بالبراهين و
الدلائل نحسن الظن به على ما
هو اللائق للمسلم بالمسلم ونأول
بعض اقواله ونحمله على محمل حسن
ثم انه لما ادعى النبوة والمسيحية
وانكر رفع الله تعالى المسيح الى السماء
وظهر لنا من خبث اعتقاده وزندقته

جواب

ہم اور ہمارے مشائخ سب کا مدعی نبوت و مسیحیت
قادیانی کے بارے میں یہ قول ہے کہ شروع شروع
میں جب تک اس کی بدعقیدگی ہمیں ظاہر نہ ہوئی
بلکہ یہ خبر پہونچی کہ وہ اسلام کی تائید کرتا ہے اور
تمام مذاہب کو بدلائل باطل کرتا ہے تو جیسا کہ
مسلمان کو مسلمان کے ساتھ زیبا ہے، ہم
اس کے ساتھ حسن ظن رکھتے اور اس کے بعض
ناشائستہ اقوال کو تاویل کر کے محمل حسن پر حمل
کرتے رہے۔ اس کے بعد جب اس نے نبوت و
مسیحیت کا دعویٰ کیا اور عیسیٰ مسیح کے آسمان
پر اٹھائے جانے کا منکر ہوا اور اس کا خبث
عقیدہ اور زندیق ہونا ہم پر ظاہر ہوا تو ہمارے

انتی مشائخنا رضوان اللہ تعالیٰ علیہم
بکفرہ وفتویٰ شیخنا ومولانا رشید احمد
الگنگوہی رحمہ اللہ فی کفر القادیانی
قد طبعت وشاعت یوجد کثیر
منہا فی ایدی الناس لم یبق فیہا
خفاء الا انہ لما کان مقصود
المبتدعین تہییج سفہاء الہند و
جہالہم علینا وتنفیر علماء الحرمین
واہل فتیاہما وقضاتہما واشرافہما
منا لانہم علموا ان العرب لا
یحسنون الہندیۃ بل لا یبلغ
لدیہم الکتب والرسائل الہند
افتروا علینا ہذہ الاکاذیب فاللہ
المستعان وعلیہ التوکل وبہ
الاعتصام ہذا والذی ذکرنا فی
الجواب ہو ما نعتقدہ وندین اللہ
تعالیٰ بہ فان کان فی رایکم حقا
وصوابا فاکتبوا علیہ تصحیحکم
وزینوہ بختمکم وان کان غلطا
وباطلا فدلونا علی ما ہو الحق
عندکم فانا ان شاء اللہ لا نتجاوز

مشائخ نے اس کے کافر ہونے کا فتویٰ دیا۔
قادیانی کے کافر ہونے کی بابت ہمارے حضرت
مولانا رشید احمد گنگوہی کا فتویٰ تو طبع ہو کر
شائع بھی ہو چکا ہے۔ بکثرت لوگوں کے پاس
موجود ہے کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں مگر چونکہ
بدعتیوں کا مقصود یہ تھا کہ ہندوستان کے
جُہلاء کو ہم پر برافروختہ کریں اور حرمین شریفین
کے علماء و مفتی و اشراف و قاضی وزروا کو
ہم پر متنفر بنائیں کیوں کہ وہ جانتے ہیں کہ اہل
عرب ہندی زبان اچھی طرح نہیں جانتے بلکہ
ان تک ہندی رسائل و کتابیں پہنچتی بھی نہیں
اس لیے ہم پر جھوٹے افتراء باندھے سو خدا ہی
سے مدد درکار ہے اور اسی پر اعتماد ہے اور
اسی کا تمسک جو کچھ ہم نے عرض کیا یہ ہمارے
عقیدے ہیں اور یہی دین و ایمان ہے سو اگر
آپ حضرات کی رائے میں صحیح و درست ہوں
تو اس پر تصحیح لکھ کر مُہر سے مزین کر دیجئے
اور اگر غلط و باطل ہوں تو جو کچھ آپ کے
نزدیک حق ہو وہ ہمیں بتائیے ہم ان شاء اللہ
حق سے تجاوز نہ کریں گے اور اگر ہمیں آپ
کے ارشاد میں کوئی شبہ لاحق ہو گا تو

عن الحق وان عن لنا فی قولکم
شبهة نراجعکم فیها حتے یظهر
الحق ولم یبق فیه خفاء وآخر
دعوٰنا ان الحمد للہ رب العلمین
وصلی اللہ علی سیدنا محمد سید
الاولین والاٰخرین وعلیٰ اٰلہ
وصحبہ وازواجہ وذریاتہ اجمعین
قالہ بفمہ ورقمہ بقلمہ خادم
طلبة علوم الاسلام کثیر الذنوب
والاثام الاحقر خلیل احمد
وفقہ اللہ التزود لغد ۔

یوم الاثنین ثامن عشر
من شہر شوال سنہ ۱۳۲۵ھ

دوبارہ پوچھ لیں گے یہاں تک کہ حق ظاہر
ہوجاتے اور خفا نہ رہے اور ہماری آخری
پکار یہ ہے کہ سب تعریف اللہ کو زیبا ہے
جو پالنے والا ہے تمام جہان کا اور اللہ
کا درود وسلام نازل ہو اولین وآخرین کے
سردار محمد پر اور ان کی اولاد وصحابہ
وازواج وذریات سب پر۔
زبان سے کہا اور قلم سے لکھا، خادم الطلبہ
کثیر الذنوب والآثام حقیر خلیل احمد نے
خدا ان کو توشۂ آخرت کی توفیق عطا
فرماتے

۱۸ شوال سنہ ۱۳۲۵ھ

تمت

تمام شد

○

چونکہ یہ رسالہ عربیہ تصادیق علماء ہندوستان سے مکمل کرانے کے بعد حجاز و مصر و شام کے بلاد اسلامیہ میں بھیجا گیا تھا، اس لیے اول علماء ہند کی تحریرات درج کی جاتی ہیں:-

تصدیق انیس قدوۃ العارفین زبدۃ المحدثین حضرت مولانا الحاج المولوی محمود حسن صاحب محدث دیوبندی دام فیضہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله عالم الغيب والشهادة و
الصلوٰة والسلام على من قال ان
احسن الظن من العبادة وعلى آله
واصحابه هم سادة للائمة وقادة
وبعد فقد تشرفت بمطالعة المقالة
التي وصفها المولى العلام مقدام
علماء الانام مولٰنا المولوی
خليل احمد لا زال فيوضه منبجسة
على السهول والآكام فلله دره ولا
مثل عشرة فداق بالحق الصريح
وازال عن اهل الحق الظن القبيح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہر قسم کی تعریف زیبا ہے اللہ کو جو غائب و حاضر کا
جاننے والا ہے اور درود و سلام اس ذات پر جس نے
فرمایا ہے کہ اچھا گمان رکھنا بھی عبادت ہے اور ان
کی اولاد و اصحاب پر جو امت کے سردار و پیشوا
ہیں اس کے بعد عرض ہے کہ میں اس رسالہ کے ملاحظہ
سے مشرف ہوا جس کو مولٰنا العلام و پیشوائے
علماء انام مولانا مولوی خلیل احمد صاحب
نے لکھا ہے، ان کے فیوض ہمیشہ جاری رہیں
ہر نشیب و فراز پر سو اللہ ہی کیلئے ہے ان کی
خوبی واقعی حق صریح بیان کیا اور اہل حق سے
بدگمانی زائل فرمائی اور یہی ہمارا اور ہمارے

وهو معتقدنا و معتقد مشائخنا
جميعا لا ريب فيه فاثابه الله تعالى
جزاء عنائه فى ابطال وساوس
الحاسد فى افترائه ۔ فقط
محمود عفى عنه المدرس الاول فى
مدرسة ديوبند

جملہ مشائخ کا عقیدہ ہے اس میں کچھ شک نہیں
پس حق تعالیٰ مصنف کو اس محنت کی جزا
عطا فرمائے جو حاسد کی افتراء پردازی کے وسوسوں
کے باطل کرنے میں انھوں نے کی ہے ۔

تحریر شریف سید العلماء صفوۃ الصلحاء حضرت مولانا الحاج میر احمد حسن صاحب امروہی قدس اللہ سرہ

لله در المجيب اللبيب حيث اتى
بتحقيقات منيفة وتدقيقات
بديعة فى كل مسئلة وباب و
ميز القشر عن اللباب وكشف قناع
الريب والبطلان عن وجوه خرائد
الحق والصواب كيف لا والمجيب
المحق المحقق هو مورد انعامه و
افضاله ومقدام المحققين فى اقرانه
وامثاله فالحق انه ادامه الله تعالى
وابقاه اصاب فى ما افاد وفى كل
ما اجاب اجاد لا ياتيه الباطل من
بين يديه ولا من خلفه وهو
حق صريح لا ريب فيه فهذا هو

خدا کے لئے ہے عاقل مجیب کی خوبی کہ مستحکم تحقیقات
عجیب باریکیاں ہر مسئلہ اور باب میں بیان کیں، اور
چھلکے کو مغز سے جدا کیا اور شک و بطلان کے
گھونگٹ حق اور صواب کے چہروں سے کھول
دیئے۔ کیونکر نہ ہو مجیب محق وہ شخص ہے جو حق
تعالیٰ کے انعام و افضال کا مورد اور محققین
زمانہ میں پیشوا ہے۔ پس حق یہ ہے کہ خدا ان کو
دائم و باقی رکھے کہ جو کچھ لکھا صواب لکھا اور
جو جواب دیا ایسا عمدہ دیا کہ باطل نہ اس
کے آگے سے آسکتا ہے نہ اس کے
پیچھے سے، اور یہی حق صریح ہے جس میں
شک نہیں۔ پس یہی حق ہے اور حق کے
بعد بجز گمراہی کے کیا رہا اور یہ سب

الحق وماذا بعد الحق الا الضلال
وكل ذلك هو معتقدنا ومعتقد
مشائخنا وسادتنا اماتنا الله
عليه وحشرنا مع عباده المخلصين
المتقين وبوانا في جوار المقربين
من النبيين والصديقين والشهداء
والصالحين آمين آمين فمن تقول
علينا او على مشائخنا العظام بعض
الاقاويل فكلها فرية بلا مرية و
الله يهدينا واياهم الى صراط مستقيم
وهو تعالى وتقدس بكل شئ خبير
وعليم وآخر دعوانا ان الحمد لله
رب العلمين والصلوة والسلام
على خير خلقه وصفوة انبيائه
سيدنا ومولنا محمد وآله وصحبه
اجمعين وانا العبد الضعيف النحيف
خادم الطلبة احقر الزمن احمد حسن
الحسيني نسبا والامروهي مولدا و
موطنا والچشتي الصابري والنقشبندي
المجددي طريقة ومشربا والحنفي
الماتريدي مسلكا ومذهبا۔

ہمارا اور ہمارے مشائخ اور پیشوایان کا
عقیدہ ہے۔ حق تعالیٰ ہم کو اسی پر موت
دے اور اپنے مخلص پرہیزگار بندوں کے
ساتھ محشور فرمائے اور انبیاء وصدیقین
و شہداء و صالحین مقرب بندوں کے ہمسایہ
میں جگہ عطا فرمائے آمین، آمین۔ پس جس
نے ہم پر یا ہمارے باعظمت مشائخ پر کوئی
قول جھوٹ باندھا تو وہ بلاشبہ افترا ہے
اور اللہ ہم کو اور ان کو راہ مستقیم دکھائے
اور وہ ہی حق تعالےٰ ہر شئے سے باخبر اور
واقف ہے اور آخر پکار یہ ہے کہ سب
تعریف اللہ کو جو رب العالمین ہے اور
درود و سلام ہو بہترین خلق خلاصۂ
انبیاء سیدنا و مولنا محمدؐ، اور
ان کے آل و اصحاب پر اور سب پر۔
میں ہوں بندۂ ضعیف خادم الطلبۂ
احقر الزمن، احمد حسن حسینی نسبا امروہی
مولدا و موطنا چشتی صابری نقشبندی
مجددی طریقۃ و مشربا، حنفی ماتریدی
مسلکا و مذہبا

طبع الخاتم

تحریر شریف عمدة الفقہاء و اسوۃ الاصفیاء حضرت مولانا الحاج المولوی عزیز الرحمٰن صاحب دامت برکاتہم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الحمد لله حق حمده و الصلوٰة و
السلام الاتمان الاكملان على من
لا نبي من بعده اما بعد فيقول العبد
المفتقر الى رحمة الرحيم المنان
عزيز الرحمن عفا الله عنه المفتي
والمدرس في المدرسة العالية
الواقعة في ديوبند ان ما نمقه
العلامة المقدام البحر القمقام
المحدث الفقيه المتكلم النبيه
الرحلة الهمام قدوة الانام جامع
الشريعة والطريقة واقف رموز
الحقيقة من قام لنصرة الحق
المبين وقمع اساس الشرك و
الاحداث في الدين المويد من الله
الاحد الصمد مولانا الحاج الحافظ
خليل احمد المدرس الاول في
مدرسة مظاهر العلوم الواقعة في
السهارنفور حفظها الله من الشرور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جملہ تعریفیں اللہ کے لیے ہیں اور درود و
سلام تمام و کامل اس ذات پر جن کے بعد
کوئی نبی نہیں و کہتا ہے رحیم و منان کی
رحمت کا محتاج بندہ عزیز الرحمٰن عفا اللہ عنہ
مفتی مدرس مدرسہ عالیہ واقع دیوبند
جو کچھ تحریر فرمایا، علامۂ پیشوا، دریائے
مواج محدث فقیہ متکلم، عاقل، مرجع
امام مقتدائے خلق جامع شریعت و طریقت
واقف اسرار حقیقت کر کھڑے ہوئے
حق ظاہر کی مدد کے لیے اور اکھاڑ پھینکی
شرک و بدعت کی بنیاد، مؤید من اللہ
الاحد الصمد مولانا الحاج حافظ خلیل احمد
مدرس اوّل مدرسہ مظاہر العلوم واقع
سہارنپور نے (خدا اس کو شرور سے
محفوظ رکھے)، مسائل کی تحقیق میں وہ
سب حق ہے میرے نزدیک اور میرا
اور میرے مشائخ کا عقیدہ ہے۔ پس
اللہ ان کو عمدہ جزا دے قیامت کے

فی تحقیق المسائل ہو الحق عندی	وان اور اللہ رحم فرماوے اس شخص پر
ومعتقدی ومشائخی فجزاہ اللہ	جو سرداران بزرگ کی جانب اچھا گمان
احسن الجزاء یوم القیام ورحم اللہ	رکھے اور اللہ ہی توفیق دینے والا ہے
من احسن الظن بالسادات العظام	اور اول و آخر حمد کا مستحق ہے اور
واللہ تعالیٰ ولی التوفیق وبالحمد	وہ مجھ کو کافی ہے اور اچھا کارساز
اولا واخرا حقیق وھو حسبی و	ہے۔
نعم الوکیل۔	اس کو لکھا بندہ عزیز الرحمن عفی عنہ
کتبہ العبد عزیز الرحمن عفی عنہ دیوبندی	دیوبندی نے

کلمات بابرکات طبیب الملت حکیم الامت حضرت مولانا الحاج الحافظ اشرف علی صاحب ادام اللہ فیوضہم

نقربہ ونعتقدہ واکل امر	میں اس کا مقر اور معتقد ہوں اور افتراء کرنے
المفترین الی اللہ وانا اشرف علی	والوں کا معاملہ اللہ تعالیٰ کے حوالے کرتا ہوں
التھانوی الحنفی الجشتی ختم اللہ	میں ہوں اشرف علی تھانوی حنفی چشتی۔ اللہ خاتمہ
تعالیٰ لہ بالخیر۔	بخیر فرمائے۔

تصدیق لطیف شیخ الاتقیاء مسند الابرار حضرت مولانا الحاج الحافظ الشاہ عبد الرحیم صاحب دامت مکارمہم

الذی کتب فی ھذہ الرسالۃ حق	جو کچھ اس رسالہ میں لکھا ہے حق صحیح اور موجود
صحیح وثابت فی الکتب بنص صریح	ہے کتابوں میں نص صریح کے ساتھ، اور
وھو معتقدی ومعتقد مشائخی	یہی میرا اور میرے مشائخ کا عقیدہ ہے
رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین	اللہ تعالیٰ کی ان سب پر رضا ہو۔ اسی پر
احیانا اللہ بھا وامانتنا علیھا و	اللہ ہم کو جلاوے اور اسی پر موت دے

انا العبد الضعیف عبد الرحیم عفی عنه الرائپوری الخادم لحضرة مولانا الشیخ رشید احمد گنگوهی قدس الله سره العزیز۔

میں ہوں بندہ ضعیف عبد الرحیم عفی عنہ رائپوری خادم حضرت مولانا الشیخ رشید احمد گنگوہی قدس اللہ سرہ العزیز

تسطیر منیر رئیس الحکماء امام الفضلاء حضرت مولانا الحاج الحکیم محمد حسن صاحب زیدت محاسنہم

الحمد لله المتوحد فی جلال ذاته المتنزه عن شوائب النقص وسماته والصلوة والسلام علی سیدنا محمد نبیه ورسوله وعلی آله وصحبه اجمعین وبعد فهذا القول الذی نطق به الشیخ الاجل الامجد والفرد الاکمل الاوحد مولانا الحاج الحافظ خلیل احمد دام ظله الظلیل علی رؤس المسترشدین وابقاه الله تعالی لاحیاء الشریعة والطریقة والدین هو الحق عندنا ومعتقدنا ومعتقد مشائخنا رضوان الله تعالی علیهم اجمعین الی یوم الدین

وانا العبد الضعیف الضیف محمد حسن عفا الله عنه الدیوبندی۔

سب تعریفیں اللہ کے لیے جو یکتا ہے اپنی ذات کے جلال میں، پاک ہے نقص کے شائبوں اور علامتوں سے اور درود و سلام سیدنا محمد پر جو اس کے نبی و رسول ہیں اور ان کی سب اولاد و اصحاب پر اما بعد پس یہ تقریر جو شیخ اجل امجد اور فرد اکمل و اوحد مولانا حاجی حافظ خلیل احمد دام ظلہ علی رؤس المسترشدین نے فرمائی ہے، خدا ان کو شریعت و طریقت اور دین کے زندہ کرنے کے لیے قائم رکھے، حق ہے ہمارے نزدیک اور عقیدہ ہے ہمارا اور ہمارے مشائخ رضوان اللہ علیہم اجمعین۔ الی یوم الدین کا۔

میں ہوں بندہ ضعیف نحیف محمد حسن عفی عنہ دیوبندی۔

تحریر شریف جامع الکمال صادق المقال جناب مولانا الحاج المولوی قدرت اللہ صاحب بورک فی احوالہ

ھذا ھو الحق والصواب	یہی ہے حق اور صواب
قدرت اللہ غفرلہ ولوالدیہ مدرس	قدرت اللہ غفرلہ ولوالدیہ مدرس
مدرسہ مراد آباد	مدرسہ مراد آباد ۔

تحریر منیف صاحب الرائے الصائب فہم الثاقب حضرت مولانا الحاج المولوی حبیب الرحمن صاحب دامت فیوضہم

الحمد للہ وحدہ والصلوٰۃ والسلام	سب تعریفیں اللہ یکتا کے لیے اور درود و
علی من لا نبی بعدہ وبعد فما	سلام ان پر جن کے بعد کوئی نبی نہیں ۔ جو کچھ
کتبہ الشیخ الامام الحبر الہمام فی	لکھا ہے شیخ امام دانا سردار نے
جواب السوالات المذکورۃ ھو	سوالات مذکورہ کے جواب میں وہی حق
الحق والصواب والمطابق لما نطق	اور صواب ہے اور اس کے مطابق ہے
بہ السنۃ والکتاب وھو الذی	جو سنت و کتاب کہہ رہی ہیں اور ہم اس کو
نتدین اللہ تعالیٰ وبہ وھو معتقدنا	دین قرار دیتے ہیں اللہ کے لیے ۔ اور یہی عقیدہ
ومعتقد جمیع مشائخنا رحمہم اللہ	ہے ہمارا اور ہمارے تمام مشائخ رحمہم اللہ
تعالیٰ فرحم اللہ من نظر ھا بعین	تعالیٰ کا ۔ پس اللہ رحم فرماوے اس پر جو
الانصاف واذعن للحق وانقاد	بچشم انصاف دیکھے اور حق کا یقین لائے
للصدق	اور صدق کا مطیع ہو ۔
وانا العبد الضعیف	
حبیب الرحمن الدیوبندی	حبیب الرحمن دیوبندی

تحریر لطیف بقیۃ السلف قدوۃ الخلف حضرت مولانا الحاج المولوی محمد احمد صاحب انار اللہ برہانہا

ماکتبہ العلامۃ وحید العصر ھو الحق والصواب

احمد بن مولانا محمد قاسم النانوتوی ثم الدیوبندی ناظم المدرسۃ العالیۃ الدیوبندیۃ

جو کچھ لکھا علامہ یکتائے زمانہ نے وہی حق اور صواب ہے۔

احمد بن مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی ثم الدیوبندی مہتمم مدرسہ عالیہ دیوبند۔

تحریر شریف حاوی الفروع والاصول جامع المعقول والمنقول حضرت مولانا الحاج المولوی غلام رسول صاحب دام ظلہ

للحمد للہ الذی قصرت عن وصف کمالہ السنۃ بلغاء الانام وضعفت عن الوصول الی ساحۃ جلالہ اجنحۃ العقول والافہام والصلوۃ والسلام علی افضل الرسل سیدنا محمد الہادی الی دار السلام وعلی الہ واصحابہ البررۃ الکرام، اما بعد فالقول الذی نطق بہ فی جواب السوالات المذکورۃ اکمل کملاء الزمان واعلم علماء الدوران وقدوۃ جماعۃ السالکین وزبدۃ مجامع المتقین مولانا الحافظ الحاج

سب تعریفیں اللہ کو زیبا ہیں کہ اس کے کمال کا وصف بیان کرنے سے مخلوق کے فصحاء کی زبانیں قاصر اور اس کی عظمت کے میدان تک پہونچنے سے عقول وافہام کے بازو عاجز ہیں اور درود وسلام افضل رسل سیدنا محمد پر، اور اُن کے آل واصحاب نیکو کاران بزرگان پر۔ اما بعد یہ تقریر جو سوالات مذکورہ کے جواب میں کاملین زمانہ میں اکمل، اور علماء وقت میں اعلم اور گروہ سالکین کے مقتدا، اور جماعتہائے متقین کے خلاصہ مولانا حافظ حاجی خلیل احمد صاحب نے فرمائی ہے۔ قول حق اور کلام صادق

خلیل احمد سلمہ اللہ تعالیٰ قول حق وکلام صادق وھو معتقدنا ومعتقد جمیع مشائخنا رحمہم اللہ تعالیٰ اجمعین۔ وانا العبد الضعیف غلام رسول عفا اللہ عنہ القوی المدرس فی المدرسۃ العالیۃ الدیوبندیۃ

ہے اور یہی ہمارا عقیدہ ہے اور ہمارے تمام مشائخ رحمہم اللہ کا عقیدہ ہے۔

میں ہوں بندۂ ضعیف
غلام رسول عفی عنہ
مدرس مدرسۂ عالیہ
دیوبند

تحریر منیف فاضل عصر کامل دہر جناب مولانا المولوی محمد سہول صاحب لازال مجدہ

حامدا ومصلیا ومسلما وبعد فھذہ الاجوبۃ التی حررھا رافع رایۃ العلم والھدایۃ خافض رایات الجھل والضلالۃ سید ارباب الطریقۃ سند اصحاب الحقیقۃ زبدۃ الفقھاء والمفسرین قدوۃ المتکلمین والمحدثین الشیخ الاجل الاوحد الحافظ الحاج مولانا خلیل احمد لازالت فیضانہ علی المسلمین والمسترشدین الی ابد حقیق بان یعتمد علیھا کلھا ویدین بھا جلھا وھو معتقدنا ومعتقد مشائخنا وانا عبد الارذل محمد بن افضل المدعو بالسہول عفی عنہ مدرس المدرسۃ العالیۃ الدیوبندیۃ

حمد وصلوٰۃ وسلام کے بعد، یہ جوابات جن کو علم و ہدایت کے جھنڈوں کو اونچا کرنے والے اور جہل و گمراہی کے نشانوں کو نیچا کرنے والے اہل طریقت کے سردار اور اصحاب حقیقت کے مستند خلاصہ فقہاء و مفسرین، مقتدائے متکلمین و محدثین شیخ اجل اوحد حافظ حاجی مولانا خلیل احمد صاحب نے تحریر فرمایا ہے ان کے فیضان مسلمانوں اور طالبان ہدایت پر سدا قائم رہیں واقعی اس قابل ہیں کہ ان پر اعتماد کیا جاوے اور ان سب کو مذہب قرار دیا جائے، اور یہی عقیدہ ہے ہمارا اور ہمارے مشائخ کا اور میں ہوں بندہ ارذل محمد بن فضل یعنی سہول عفی عنہ

مدرس مدرسہ عالیہ دیوبند

تحریر لطیف عالم تحریر فاضل بے نظیر جناب مولانا المولوی عبدالصمد صاحب طاب اللہ ثراہ

الحمد لله الذی علم آدم الاسماء
کلها و اعطی صوادع النعوت و الصفات
کلها و افاض علینا النعم الشوامخ
قبل الاستحقاق و هدانا الصراط
السوی مع تفرق السبل و الشقاق
و نصلی و نسلم علی محمد عبده و
رسوله الذی ارسل و الحق خاملة
اعوانه خاویة ارکانه و الباطل عالیة
نیرانه غالیة اثمانه داعیا الی الله
من کان کفر و امر بالمعروف و نهی
عن غیره و زجر - و علی آله البررة
الکرام و اصحاب الکملة العظام -
الشافعین المشفعین فی المحشر اما
بعد فالاجوبة التی حررها ربیع
ریاض الطریقة و برکة هذه الخلیقة
محی معالم الطریق بعد دروسها و
مجدد مراسم المعارف غب افول
اقمارها و شموسها الذی تفجرت
ینابیع الحکم علی لسانه - و فاضت

سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے آدم کو تمام
نام سکھائے اور عطا فرمائی ہم کو عالی نعمتیں استحقاق
سے پہلے اور ہم کو دکھایا سیدھا راستہ مختلف و متفرق
راستوں میں اور ہم درود و سلام بھیجتے ہیں۔
اس کے بندہ اور رسول محمد پر جو ایسے
وقت رسول بنے کہ حق کے مددگار سست
اور ارکان مضمحل ہو چکے تھے اور باطل کے
شعلے بلند اور قیمت بڑھ گئی تھی آپ نے
بلایا اللہ کی طرف ہر کفر کرنے والے کو
اور بھلے کام کی تاکید فرمائی اور منع کیا
بُرے کام سے اور روکا، اور آپ کی اولاد نیکوکار
و مکرم اور صحابہ کاملین باعظمت پر، جو محشر میں
سفارش فرمائیں گے اور مقبول ہوگی (اما بعد)
جوابات جن کو تحریر فرمایا ہے ایسی ذات نے جو
باغہائے طریقت کی بہار اور مخلوق میں مبارک
ہیں زندہ کرنے والے راہ کے نشانوں کے ان
کے مٹ جانے کے بعد اور معرفتوں کے مراسم کی
تجدید کرنے والے ان کے ماہتاب اور آفتاب
غروب ہو جانے کے بعد کہ جاری ہیں حکمتوں کے

عيون المعارف من خلال جنابه.
وانبثت اشعة انواره فى القلوب.
وبعثت سرايا اسراره الى كل طالب
ومطلوب وسطعت شموس معارفه
وزكت اعراس عوارفه. لازال الزهد
شعاره. والورع وقاره. والذكر انيسه
والفكر جليسه مولانا العلام واستاذنا
الفهام الشيخ الازهد والهمام الامجد
الحافظ الحاج خليل احمد صدر
المدرسين فى مدرسة مظاهر العلوم
الواقعة فى السهارنفور حرية بان
يعتقدها اهل الحق واليقين وحقه
بان سلمها العلماء الراسخون فى
الدين المتين وهذه عقائدنا و
عقائد مشائخنا ونحن نرجو من الله
ان يحيينا ويميتنا عليها ويدخلنا
فى دار السلام مع اساتذتنا الكرام و
هو نعم المولى ونعم المعين وآخر
دعوانا ان الحمد لله رب العلمين
والصلوة والسلام على خير خلقه
وفخر رسله واله وصحبه اجمعين

چشمے ان کے وسطِ قلب سے اور پھیل رہی
ہیں ان کے انوار کی شعاعیں دلوں میں اور
پہنچ رہے ہیں ان کے اسرار کے لشکر ہر
طالب و مطلوب تک اور چمک رہے ہیں ان
کی معرفتوں کے آفتاب اور اُگے ہوئے ہیں ان
کی معرفتوں کے درخت سدا رہے زُہد ان کا طریقہ
اور تقویٰ ان کا لباس اور یادِ حق ان کی مونس اور
فکرِ حق ان کا ہمنشیں مولانا العلام اور ہمارے استاذ
فہیم شیخ صاحب زہد اور سردار بزرگ حافظ حاجی
یعنی مولانا خلیل احمد مدرس اول مدرسہ
مظاہر العلوم سہارنپور (یہ سارے جوابات
اس لائق ہیں) کہ اہلِ حق ان کو عقیدہ بناویں اور
مستحق ہیں کہ دینِ متین میں مضبوط علماء ان کو تسلیم
کریں اور یہی ہمارے عقائد اور ہمارے مشائخ کے
عقیدے ہیں اور ہم متمنی ہیں اللہ سے کہ انھیں پر
جلاوے اور مارے اور ہم کو داخل فرماوے جنت
میں ہمارے بزرگ استاذ کے ساتھ اور وہی بہتر
کارساز اور بہتر مددگار ہے، اور آخری دُعاء
ہماری یہ ہے کہ سب تعریف اللہ رب العلمین کو
اور درُود و سلام بہترین مخلوق و فخرِ پیغمبراں پر
اور ان کی ساری اولاد و اصحاب پر۔

الراقم الاثم محمد عبد الصمد عفا عنہ الاحد البجنوری المدرس فی المدرسۃ العالیۃ الدیوبندیۃ اقامہا اللہ وادامہا الی یوم القیمۃ۔

راقم آثم محمد عبد الصمد عفا عنہ الاحد مدرس مدرسہ عالیہ دیوبند، خدا اس کو تا قیامت دائم قائم رکھے۔

تحریر شریف شمس فلک الشریعۃ البیضا بدر سماء الطریقۃ الغراء حضرت مولانا الحاج الحکیم محمد اسحق صاحب نہٹوری ثم الدہلوی بارک اللہ فی علومہم

للہ در المجیب المحقق المصیب صدقت بما فیہ بلا شک مریب۔ الاحقر محمد اسحق النہٹوری ثم الدہلوی۔

اللہ کے لیے ہے خوبی حق وصواب جوابات دینے والے کی، جو کچھ اس میں ہے بلا شک وریب تصدیق کرتا ہوں۔

احقر محمد اسحق نہٹوری ثم الدہلوی

تحریر شریف سنام الدین عروۃ الحبل المتین جناب مولانا الحاج المولوی ریاض الدین صاحب اطال اللہ بقاءہ

اصاب من اجاب

محمد ریاض الدین عفی عنہ مدرس مدرسہ عالیہ میرٹھ۔

مجیب نے درست بیان کیا

محمد ریاض الدین عفی عنہ مدرس مدرسہ عالیہ میرٹھ۔

تحریر لطیف ربیع ریاض الاسلام مقتدائے انام جناب مولانا المفتی کفایت اللہ صاحب دامت فیوضہم

رأیت الاجوبۃ کلہا فوجدتہا حقۃ صریحۃ لا یحوم حول سرادقاتہا شک ولا ریب۔ وھو معتقدی ومعتقد مشائخی رحمہم اللہ تعالی

میں نے تمام جوابات دیکھے پس سب کو الباحق صریح پایا کہ اس کے اردگرد بھی شک وریب نہیں گھوم سکتا۔ اور یہی میرا عقیدہ ہے اور میرے مشائخ رحمہم اللہ کا عقیدہ ہے۔

وانا العبد الضعيف الراجي رحمة مولاه المدعو بكفاية الله الشاهجهانفوري الحنفي المدرس في المدرسة الامينية الدهلوية ۔

میں ہوں بندۂ ضعیف امیدوار رحمت خداوندی محمد کفایت اللہ شاہجہانپوری حنفی مدرس مدرسہ امینیہ دہلی

تحریر شریف جامع العلوم النقلیہ والفنون العقلیہ جناب مولانا المولوی ضیاء الحق صاحب زید فضلہ العمیم

اصاب من اجاب

العبد ضياء الحق عفى عنه المدرس في المدرسة الامينية الدهلوية ۔

مجیب نے درست بیان کیا

بندہ ضیاء الحق عفی عنہ مدرس مدرسہ امینیہ دہلی

تحریر شریف جامع العلوم النقلیہ والفنون العقلیہ جناب مولانا المولوی محمد قاسم صاحب زید فضلہ العمیم

الجواب صحيح

العبد محمد قاسم عفى عنه المدرس في المدرسة الامينية الدهلوية ۔

جواب صحیح ہے

بندہ محمد قاسم عفی عنہ مدرس مدرسہ امینیہ، دہلی

تحریر لطیف فخر الافاضل والفضائل عمدۃ الاقران والاماثل جناب مولانا الحاج المولوی عاشق الٰہی صاحب کثر اللہ امثالہ میرٹھی

الحمد لله الذي هدانا للاسلام وما كنا لنهتدي لولا ان هدانا الله، و الصلوٰة والسلام على خير البرية سيدنا محمد وآله الى يوم نلقاه و بعد فاني تشرفت بمطالعة المقالة

سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس نے ہم کو اسلام کا راستہ دکھایا اور ہم ہدایت نہ پا سکتے اگر اللہ ہم کو ہدایت نہ دیتا اور درود و سلام بہترین مخلوقات سیدنا محمد اور ان کی آل پر قیامت تک۔ میں اس مقالہ شریفہ کے ملاحظہ سے

الشريفة التى نمقها الامام الهمام الاجل الاكمل الاوحد سيدنا و مولانا الحافظ الحاج المولوى خليل احمد ادامه الله لاساس الشرك فى الاسلام قالعا و قامعا و لابنية البدع فى الدين هادما و قالعا فى اجوبة الاسئلة هو الصدق و الصواب والحق عندى بلا ارتياب هذا هو معتقدى و معتقد مشائخى نقربه لساننا و نعتقده جناننا فلله در المجيب الاديب البحر القمقام و الحبر الفهام ثم لله دره قد اصاب فيما اجاب واجاد فيما افاد متعنا الله بطول حياته و بقائه وجزاه الله عنى و عن سائر اهل الحق خير الجزاء عنا انه فى ابطال وساوس المفترى فى افترائه وانا العبد الضعيف محمد ن المدعو بعاشق الٰہی المیرٹھی عفا الله عنه.

مشرف ہوا جس کو پیشوا سردار عظم کامل یکتا ہمارے سردار اور مولٰی حافظ حاجی مولوی خلیل احمد صاحب نے تحریر فرمایا ہے۔ اللہ تعالٰی ان کو سدا اسلام میں شرک کی بنیاد کا قمع اور قلع کرنے والا اور دینی بدعتوں کی بنیادوں کا گرانے والا اور اکھاڑنے والا رکھے۔ یہ سوالات کے جوابات صادق اور صائب ہیں اور میرے نزدیک بلا ریب حق ہیں یہی میرا عقیدہ ہے اور میرے مشائخ کا عقیدہ ہے۔ ہم زبان اس کے مقر اور دل اس کے معتقد ہیں۔ پس اللہ کے لیے ہے خوبی مجیب عاقل دریائے مواج اور عاقل فہیم کی۔ پھر اللہ کیلئے ہے ان کی خوبی جو کچھ جواب دیا صائب دیا اور عمدہ نفع پہنچایا۔ اللہ ہم کو ان کی حیات و بقا کے طول سے بہرہ یاب بنائے اور ان کو جزائے میری اور تمام اہل حق کی طرف سے بہتر جزا اہل باطل کی بہتان بندی کے وسوسوں کے باطل کرنے کی محنت کے صلہ میں۔ میں ہوں بندہ ضعیف

محمد عاشق الٰہی عفی عنہ میرٹھی

تحریر لطیف فاضل المجد الفاخر والعلم الذاخر وفہیم الباہر الرشد الزاہر جناب مولوی سراج احمد صاحب دام فیضہ

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰی لِمَنْ كَانَ لَهٗ — بے شک اس میں نصیحت ہے اس کے لیے

قَلْبٌ اَوْ اَلْقَى السَّمْعَ وَهُوَ شَهِيْدٌ	جو صاحب دل ہو یا متوجہ ہو کر کان لگائے
وانا الراجی الی اللہ الاحد محمد	میں ہوں امیدوار سوئے خدائے واحد
المدعو بسراج احمد المدرس فی	محمد سراج احمد مدرس مدرسہ سردھنہ
المدرسة سرہ ھنہ	ضلع میرٹھ۔

تحریر شریف معدن معارف ظاہر و باطن مخزن محاسن اخلاق جناب مولوی قاری محمد اسحٰق صاحب نصر اللہ بمنہ

ما کتبہ العلامة فھو حق صحیح بلا	جو کچھ علامہ نے تحریر فرمایا ہے وہ بلا ریب
ارتیاب　　العبد الضعیف	حق صحیح ہے،
محمد اسحٰق میرٹھی المدرس فی	بندۂ ضعیف محمد اسحٰق میرٹھی، مدرس
المدرسة الاسلامیة الواقعة فی	مدرسہ اسلامیہ میرٹھ
بلدة میرٹھ	

تحریر منیف طبیب الامراض الروحانیہ و معالج الاسقام الجسمانیہ جناب مولوی حکیم محمد مصطفٰے صاحب ادام اللہ جودہ و منا فضلہ و جودہ

اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ وَّمَا هُوَ بِالْهَزْلِ	بیشک یہ قول فیصل ہے اور بے معنی نہیں۔
العبد محمد مصطفٰے البجنوری الطبیب	بندہ محمد مصطفٰے بجنوری طبیب وارد
الوارد فی میرٹھ۔	حال میرٹھ

تحریر لطیف عین الانسان الکامل و انسان عین الاماثل فاضل الاصل حضرت مولانا الحاج الحکیم محمد مسعود احمد صاحب ادام اللہ بقاءہ و منا متفنا بطول

العبد محمد مسعود احمد بن	العبد محمد مسعود احمد بن حضرت
حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی	مولانا رشید احمد گنگوہی قدس سرہ العزیز

تحریر شریف منبع الفضائل مطلع انوار السادۃ والافاضل جناب مولانا المولوی محمد یحییٰ صاحب ادام اللہ فیوضہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الحمد لله الذی تقدست ذاته
الصمدیة عن ان یماثل احد فی
صفاته المختصة و ان کان من
الانبیاء و ترفعت قدرته من
تطرق العقول و الآراء و الصلوٰة
والسلام علی افضل من یتوسل
به فی الدعاء من المرسلین و
الصدیقین و الشهداء و الصلحاء
واکمل من یدعی من الاحیاء بعد
الوصال و اللقاء وعلی آله و اصحابه
الذین هم اشداء علی الکفار و
علی المومنین من الرحماء. اما بعد
فرأیت هذه الاجوبة فوجدتها قولا
حقا مطابقا للواقع. وکلاما صادقا
یقبله القانع والمانع. لاریب فیه
هدی للمتقین الذین یومنون علی
الحق و یعرضون عن اباطیل الضالین
المضلین. کیف لا وقد نمقها من هو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جس کی ذات
بے نیاز مقدس ہے کہ اس کی صفات خاصہ میں
کوئی اس کا ہم مثل ہو اگرچہ نبی ہی کیوں نہ ہوں
اور اس کی قدرت عالی ہے عقل اور رائے
کے دخل سے درود و سلام ان میں بہترین ذات
پر جن کو دعا میں وسیلہ پکڑا جاتا ہے۔ یعنی
پیغمبران و صدیقین اور شہداء و صلحاء اور
کامل جن کے لیے وصال و انتقال کے بعد
حیات ثابت ہے اور ان کی اولاد و اصحاب
پر جو کافروں پر سخت تر اور مسلمانوں پر
مہربان تر ہیں اما بعد میں نے یہ جوابات
دیکھے تو ان کو پایا قول حق واقع کے مطابق
اور کلام راست، جس کو ہر قانع و مخالف
قبول کرے اس میں شک نہیں ہدایت ہے
پرہیزگاروں کے لیے جو حق کو مانتے اور
گمراہوں و گمراہ کرنے والوں کی واہیات
سے منہ پھیرتے ہیں کیوں نہ ہو ان کو لکھا
ہے انھوں نے جو نقلی و عقلی علوم کی اطراف

محدد جهات العلوم النقلية و
العقلية - ذروة سنام الصناعات
العلوية و السفلية - منطقة بروج
الكمال و مطرقة لتصريف المبتدعين
من الفرق الاثنى عشرية وغيرها
من الانقلاب الى الاعتدال - شمس
فلك الولاية - بدر سماء الهداية.
الذى اصبحت رياض العلم والهداية
بسحاب فيضه زاهرة - و امست
حياض الجهل و الغواية بصواعق
نقمته غائرة - حامل لواء السنة
السنية - قامع البدعة السيئة الشنيعة
رشيد الملة و الدين قاسم الفيوضات
المستفيضين - محمود الزمان -
اشرف من جميع الاقران - مقتدى
المسلمين مجتبى العلمين حضرتنا
و مرشدنا و وسيلتنا و مطاعنا مولانا
الحافظ الحاج المولوى خليل احمد
لا زالت شموس فيوضاته بازغة
للمقتبسين من انواره - و دامت
اشعة بركاته ساطعة للسالكين على

کی حد بندی کرنے والے اور فنون علوی و سفلی
کے رفیع المرتبہ شخص ہیں برجِ کمال کے منطقہ
اور روافض وغیرہ مبتدعین کو انقلاب سے
اعتدال کی جانب پھیرنے کے لیے بمنزلہ گرز
فلکِ ولایت کے آفتاب آسمانِ ہدایت
کے ماہتاب جن کے فیض کی گھٹاؤں سے
علم و ہدایت کے باغ لہلہا اٹھے اور جن
کے غصہ کی بجلیوں سے جہل و گمراہی کے
حوض پایاب بن گئے۔ روشن سنت کے علمبردار
بدعت سیئہ شنیعہ کے اکھاڑنے والے
ملت و دین کے رشید طالبین کے لیے
فیوضات کے قاسم، محمودِ زمانہ، مجملہ
اہل عصر میں اشرف، مسلمانوں کے مقتدا،
پسندیدہ عالم ہمارے حضرت و مرشد
اور وسیلہ و مطاع مولانا حافظ حاجی مولوی
خلیل احمد صاحب ان کے فیوضات
کے آفتاب سدا ان کا نور لینے والے
والوں کے لیے چمکتے رہیں۔ اور ان کی
برکات کی شعاعیں ان کے قدم بہ قدم
چلنے والوں پر ہمیشہ چمکتی رہیں۔ آمین
یا رب العلمین

خطواته واثاره، امین یارب العلمین

وانا عبدہ الحقیر محمدن المدعو بیحیی السهرامی المدرس فی مدرسة مظاهر علوم سهارنفور

میں ہوں بندہ ضعیف حقیر محمد یحیی سہسرامی مدرس مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور

تحریر منیف ناشر العلوم العربیۃ ماہر الفنون الادبیۃ جناب مولانا المولوی کفایت اللہ صاحب زاد مجدہ و رشدہ

الحمد لله الذی لا حیاة الا فی رضاه ولا نعیم الا فی قربه ولا اصلاح القلب ولا فلاح الا فی الاخلاص له وتحبه حبه والصلوٰة والسلام علی سیدنا ومولانا محمد عبده ورسوله الذی ارسله علی حین فترة من الرسل فهدی به الی اقوم الطرق واوضح السبل وعلی آله وصحبه العظام الذین هم قادة الابرار وقدوة الکرام۔ وبعد فهذه نمیقة انیقة۔ ووجیزة وثیقة الفها عمدة العلماء جهبذ الفضلاء الجامع بین الشریعة والطریقة۔ الواقف باسرار المعرفة والحقیقة الذی درس من المعارف والعلوم ما اندرس واحیی مراسم الملة الحنیفة الرشیدیة البیضاء

جملہ تعریفیں اس اللہ کے لیے کہ حیات اس کی رضا اور آسائش اس کے قرب میں منحصر ہے اور قلب کی صلاح و بہبودی اس کے اخلاص اور کمالیت محبت پر موقوف ہے۔ اور درود و سلام سیدنا و مولانا محمد پر جو اس کے بندہ اور رسول ہیں کہ بھیجا ان کو پیغمبروں کے ختم ہو جانے پر بس ان کے ذریعہ سے سب سے بہتر راستہ اور واضح طریق دکھلایا۔ اور ان کی اولاد با عظمت اصحاب پر جو سرداران نیکوکاران و مقتدایان بزرگان ہیں یہ تحریر پاکیزہ اور مختصر وثیقہ جس کو تالیف کیا عمدۃ العلماء سردار فضلاء جامع شریعت و طریقت واقف رموز معرفت و حقیقت نے کہ تعلیم دی معرفتوں اور علوم کی اس کے بعد کہ محو ہو گئے تھے اور جلا یا چمکتی ملت حنیفیہ رشیدیہ کے مراسم کو اس کے بعد کہ مٹ چلے تھے بیناہ اہل

بعد ما كادت ان تنطمس. كهف
الكملاء خاتم الاولياء المحدث المتكلم
الفقيه النبيه سيدي و مولاي الحافظ
الحاج المولى خليل احمد لا زالت
شموس افاضته بازغة و بدور افادته
طالعة فلله درّه ثم لله درّه حيث
نطق بالصواب في كل مآب وذلك
فضل الله يؤتيه من يشاء و الله
ذو الفضل العظيم و هو يهدي من
يشاء الى صراط مستقيم ولا حول و
لا قوة الا بالله العلي العظيم العبد
الاواه محمد المدعو بكفايت الله
جعل الله آخرته خيرا من اولاه
الگنگوهي مسكنا مدرس مدرسة
مظاهر العلوم الواقعة في سهارنفور.

کمال، مہرِ اولیاء، محدث متکلم فقیہ عاقل
سیدی و مولائی حافظ حاجی مولانا خلیل احمد
صاحب نے ان کے افاضے کے آفتاب
چمکتے اور ان کے افادہ کے ماہتاب نکلتے
رہیں۔ سو اللہ کے لیے ہے ان کی خوبی پس
اللہ کے لیے ان کی خوبی کہ ہر باب میں صواب
کہا اور یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہے
دے اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔ وہی
ہدایت دیتا ہے جس کو چاہتا ہے سیدھے
راستہ کی، اور نہ پھرنا ہے نہ طاقت مگر اللہ
برتر با عظمت کے ہاتھ۔

بندہ اواہ محمد کفایت اللہ، اللہ اس کی
آخرت دنیا سے بہتر بنائے
گنگوہی بحیثیت سکونت مدرس مدرسہ
مظاہر علوم سہارنپور۔

هٰذه

خلاصة تصديقات السادة العلماء بمكة المكرمة

زادها الله تعالىٰ شرفاً وفضلاً

یہ مکہ مکرمہ زاد اللہ شرفاً و تعظیماً کے علماء کی تصدیقات کا خلاصہ ہے

جن میں سب سے مقدم حضرت شیخ العلماء مولانا محمد سعید بابصیل کی تصدیق بعینہٖ تحریر کر کے

ہدیۂ ناظرین کی جاتی ہے:-

صورة ما كتبه حضرة الشيخ الاجل والفاضل الابجل امام العلماء ومقدام الفضلاء رئيس الشيوخ الكرام وسند الاصفياء العظام عين اعيان الزمان قطب فلك العلوم والعرفان حضرة مولانا الشيخ محمد سعيد بابصيل الشافعى شيخ العلماء بمكة المكرمة والامام والخطيب بالمسجد الحرام لازال مغموراً بنعم الملك العلام

تقریباً سرگروہ شیخ اعظم صاحب فضیلت تامہ پیشوائے علماء و مقتدائے فضلاء مشائخ کرام کے سردار اور بزرگ اصفیا میں مستند محترم اہل زمانہ و قطب آسمان علوم و معرفت جناب حضرت مولانا شیخ محمد سعید بابصیل شافعی شیخ علماء مکہ مکرمہ اور امام و خطیب مسجد حرام ہمیشہ شاہنشاہ علام کی نعمتوں سے بہرے رہیں۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم

اما بعد فقد طالعت هذه الاجوبة للعلامة الفهامة المسطورة على الاسئلة المذكورة فى هذه الرسالة فرأيتها فى

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

بعد (حمد و صلوٰۃ کے واضح ہو) میں نے بڑے زبردست و نہایت سمجھدار عالم کے یہ جوابات جو سوالات مذکورہ کے متعلق انھوں نے لکھے

غایة الصواب شکر اللہ تعالیٰ المجیب اخی وعزیزی الاوحد الشیخ خلیل احمد ادام اللہ سعدہ واجلالہ فی الدارین وکسر بہ رؤس الضالین والحاسدین الی یوم الدین بجاہ المرسلین۔

آمین رقمہ بقلمہ المرتجی من ربہ کمال النیل محمد سعید بن محمد بابصیل مفتی الشافعیة ورئیس العلماء بمکة المکرمة غفر اللہ لہ ولمحبیہ وجمیع المسلمین

طبع الخاتم

ہیں۔ غور کے ساتھ دیکھے۔ پس ان کو نہایت درجہ درست پایا، حق تعالیٰ جواب لکھنے والے میرے بھائی اور عزیز یکتا شیخ خلیل احمد کی تحریر مشکور فرمائے اور ان کی صلاح وجلالت کو دارین میں دائم رکھے اور ان کے ذریعہ سے گمراہوں اور حاسدوں کے سروں کو قیامت تک بجاہ سید المرسلین توڑتا رہے آمین۔ لکھا ہے اپنے قلم سے امیدوار کمال نیل محمد سعید خلف محمد بابصیل مفتی شافعیہ اور شیخ علماء مکہ مکرمہ نے اللہ ان کو اور ان کے دوستوں اور تمام مسلمانوں کو بخشے

مہر

صورة ما کتبہ حضرة الامام الجلیل والفاضل النبیل منبع العلوم ومخزن الفہوم محی السنة الغراء ماحی البدعة الظلماء مولانا الشیخ احمد رشید الحنفی لازال منغمسا فی بحار لطفہ الجلی والخفی۔

تقریظ مسطورہ مقتدائے صاحب جلالت وفاضل باعظمت چشمہ علوم وخزانہ فہوم روشن سنت کے زندہ کرنے والے تاریک بدعت کے مٹانے والے، مولانا شیخ احمد رشید حنفی، حق تعالیٰ کے لطف کے سمندر میں سدا غوطہ زن رہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ عالم الغیب والشہادة

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب تعریف اللہ کو زیبا ہے جو چھپے اور کھلے کا

الکبیر المتعال والصلوٰة والسلام
علی سیدنا ونبینا وحبیبنا ومرشدنا
وهادینا ومولٰنا واولٰنا محمد و
صحبه والآل۔ وبعد فقد تتبعت
هذه الاجوبة المنیفة الشرعیة و
المسائل اللطیفة المرعیة للعالم
المفضال انسان عین الافاضل عین
الانسان الکامل صفوة الاماثل بقیة
الاوائل قامع الشرك ماحی البدع
مبیل اهل الزیغ والضلال سیف
الله علی رقاب المارقة المبتدعة
الضلال المحدث الوحید والفقیه
الفرید سیدی ومولائی وملاذی حضرة
الحافظ الحاج الشیخ خلیل احمد لا
زال ولم یزل مؤیدا من مولانا ذی
الجلال فلله درمن فاضل ادیب و
عارف اریب ومتکلم لبیب حیث
تصدی لحمایة الشرع الشریف ووقایة
الدین الحنیف وصیانة المذهب
المنیف فاعلی منار الحق ورفع معالم
الهدی وقوی بنیانه وتشید ارکانه و

جاننے والا بڑائی اور علو والا ہے اور درود وسلام
ہمارے سردار نبی اور محبوب ومرشد اور
ہادی ومولا اور سب سے بہتر محمد اور ان کے
صحابہ واولاد پر۔ میں نے ان لطیف مسائل شرعیہ
کے جوابات علیہ کو خوب غور سے دیکھا جو ایسے
شخص کے لکھے ہوئے ہیں جو بڑے صاحب
فضل عالم اور فضلاء کی آنکھوں کی پتلی اور صفائے
کمال انسان کی آنکھ، ہمسروں میں منتخب اور سلف
کا نمونہ ہیں، شرک کے اکھیڑنے والے بدعتوں کے
مٹانے والے کجی و گمراہی والوں کو تباہ کرنے والے
اور بد دین سرکش بدعتیوں کی گردنوں پر اللہ کی
تلوار بنے ہوئے ہیں۔ محدث یگانہ اور فقیہ یکتا
یعنی سیدی ومولائی وملاذی حضرت حافظ حاجی
شیخ خلیل احمد صاحب حق تعالیٰ کی طرف سے
ہمیشہ ہمیشہ ان کی تائید ہوتی رہے پس اللہ
ہی کے لیے ہے خوبی ان فاضل ادیب اور
صاحب معرفت عاقل اور ماہر کلام دانا کی کہ
شرع شریف کی حمایت اور دین مبین کی
حفاظت اور مذہب حق کی نگہبانی کے لیے کھڑے
ہوئے اور حق کا منارہ اونچا کر دیا، ہدایت کے
نشان بلند کیے، اس کی بنیاد مضبوط کی۔ اسکے ستون

وضح برهانه فما احسن بيانه وما
اطلق لسانه وما افصح بنيانه فلعمري
لقد كشف الغطاء وازال العماء و
الجم الاعداء والبسهم ثوب الهوان
والردى واثار للمسترشدين سبل
الهدى ميز الخبيث من الطيب و
بين الحق والصواب ووافق السنة
والكتاب واظهر العجب العجاب ان
في ذلك لذكرى لاولى الالباب ازال
ريب المرتابين وفضح تلبيس الملبسين
وفرق جمع المحرفين وشتت شمل
المفسدين وبدد حزب الملحدين و
فتت اكباد المبتدعين وكسر جند
الضالين وهزم افواج المضلين واهلك
اعداء الدين وخذل المغيرين المبدلين
واخزى اخوان الشياطين وابطل
عمل المشركين فقطع دابر القوم الذين
ظلموا والحمد لله رب العلمين۔
وكيف لا الا ان حزب الله هم الغالبون
فلله دره ثم لله دره اجاب فاجاد
واصاب جزاه الله عن الاسلام و

محکم کیے اور اس کی دلیل واضح کر دی کتنا سلیس
بیان اور کتنی صاف زبان اور کیسی فصیح تقریر ہے
کہ واقعی پردہ اٹھا دیا اور اندھا پن دور کر دیا
دشمنوں کی زبان بند کر دی اور ان کو ذلت و
ہلاکت کے کپڑے پہنا دیا اور طالبان ہدایت
کے لیے حق کے راستے روشن کر دیے۔ گندے کو
پاک سے جدا اور درست و صحیح کو ظاہر کر دیا
اور حدیث و قرآن کی موافقت کی اور عجیب
مضامین بیان فرمائے۔ واقعی اس میں اہل عقل
کے لیے پوری نصیحت ہے۔ اہل شک کا شک
زائل کر دیا اور خلط ملط کرنے والوں کی گڑبڑ کھول
دی۔ تحریف کرنے والوں کا گروہ منتشر کر دیا اور فتنہ
پردازوں کا اجتماع متفرق اور ملحدوں کی جماعت کو
تباہ کر دیا۔ بدعتیوں کے کلیجے پھاڑ دیے اور گمراہوں
کے لشکروں کو توڑ دیا اور گمراہ کرنے والوں کی پا
کر بھگا دیا۔ دین کے دشمنوں کو ہلاک اور تغیر و تبدل
کرنے والوں کو خوار کیا۔ شیطان کے بھائیوں کو
ذلیل بنایا اور مشرکوں کے کام باطل کر دیے ہیں
ستمگاروں کی جڑ ہی کٹ گئی۔ الحمد للہ رب العلمین کا شکر
ہے اور کیوں نہ ہو اللہ کا گروہ ہمیشہ غالب ہی
رہا ہے پس اللہ کے لیے ہے مولانا کی خوبی

المسلمين افضل الجزاء امين بجاه
سيد المرسلين والحمد لله اولاً واخراً
وباطناً وظاهراً وصلى الله على قرة
اعيننا سيدنا محمد خاتم جميع الانبياء
واله وصحبه ومن تبعهم واهتدى
بهديهم وسلك سبيلهم واتبع
طريقهم وسار على منهجهم الى
يوم الدين امين امين امين امين
امين لا ارضى بواحدة حتى اضيف
اليه الف امينا.

قال بفمه وكتبه بقلمه الفقير الى
ربه التواب راجي رحمة الله الوهاب
عبده وعابده احمد رشيد خان
نواب المكي عفى الله عنه وعن والديه
وتجاوز عن سيئاتهم بجاه النبي
الاواب شافع المذنبين يوم الحساب
حرره يوم الخميس التاسع عشر من
شهر ذي الحجة الحرام الذي هو من
شهور السنة ۱۳۲۸ الثامنة والعشرين
بعد الثلثمائة والالف من هجرة من

کر جو جواب عیادت میں دیا اللہ ان کو اسلام
اور اہل اسلام کی طرف سے بہتر جزا عطا فرمائے
آمین بجاہ سید المرسلین اور اللہ ہی کو زیبا ہے ہر
قسم کی تعریف اول و آخر اور ظاہر و باطن اور
روز قیامت تک رحمت نازل فرمائے حق تعالیٰ
ہماری آنکھوں کی ٹھنڈک سیدنا محمد پر جو تمام انبیا
کی مہر ہیں اور ان کی اولاد و صحابہ پر اور ان پر
جو ان کے تابع ہیں اور ان کی روش اختیار کریں
اور ان کی راہ چلیں اور ان کے طریقہ کا اتباع کریں
اور ان کے راستے کو مسلک بنا دیں آمین آمین
آمین آمین آمین ایک بار آمین کہنے پر راضی نہ ہونگا
یہاں تک کہ ہزار بار آمین کہی جائے۔

کہا اپنی زبان سے اور لکھا قلم سے اپنے
تواب پروردگار کے محتاج اور بخشش بانٹنے خدا کی
رحمت کے امیدوار بندہ احمد رشید خاں نواب
مکی نے اللہ ان کی اور ان کے والدین کی خطاؤں
سے درگزر کرے اور معاف فرمائے بجاہ
شفیع گنہ گاراں بیوم قیامت۔

یوم پنجشنبہ ۱۹ ذی الحجہ ۱۳۲۸ھ نبوی

طبع الخاتم

له العز والشرف عليه افضل الصلوٰة واكمل السلام واتم التحية امين!

صورة ما کتبه حضرة امام الاتقیاء السالکین ومقدام الفضلاء العارفین جنید زمانه واوانه شبلی دهره وزمانه مخدوم الانام منبع الفیوض للخواص والعوام جناب الشیخ محب الدین المهاجر المکی الحنفی لا زال بحر جوده زاخرا وبدر فیضه لامعا

تقریظ مسطورہ پیشوائے اتقیاء سالکین ومقتدائے فضلاء عارفین جُنید زمانہ شبلی وقت مخدوم الانام چشمۂ فیض برائے خواص وعوام جناب شیخ مولانا محب الدین صاحب مہاجر مکی حنفی، ان کے سخا کا سمندر موجزن اور فیضان کا ماہتاب روشن رہے۔

الاجوبة صحیحة

تمام جوابات صحیح ہیں۔

حرره خادم الولی الکامل حضرة الشیخ امداد الله علیه رحمة الله محب الدین مهاجر مکة معظمة۔

لکھا اس کو ولی کامل شیخ حاجی امداد اللہ صاحب قدس سرہ کے خادم محب الدین مہاجر مکہ معظمہ نے۔

صورة ما کتبه رئیس الاتقیاء الصلحین وامام الاولیاء والعارفین مرکز دائرة الفنون العربیة وقطب سماء العلوم العقلیة جناب الشیخ محمد صدیق الافغانی المکی۔

تقریظ جو تحریر فرمائی نیکوکار پرہیزگاروں کے سردار اولیاء اور عارفین کے پیشوا دائرۂ فنون عربیہ کے مرکز اور آسمان علوم عقلیہ کے قطب جناب مولٰنا شیخ محمد صدیق افغانی نے۔

بسم الله الرحمٰن الرحیم

احمد الله الذی لا یغفر ان یشرك به

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب تعریف اس اللہ کو جو شرک کو نہ بخشے گا

ويغفر ما دون ذلك لمن يشاء كما
قال تعالى ربكم اعلم بكم ان يشاء
يرحمكم او ان يشاء يعذبكم وما
ارسلنك عليهم وكيلا والذي قال و
من كفر بالله وملئكته وكتبه ورسله
واليوم الاخر فقد ضل ضلالا بعيدا
والصلوة والسلام على من قال من
قال لا اله الا الله دخل الجنة قال
ابوذر يا رسول الله وان زنى وان
سرق قال رسول الله صلى الله عليه
وسلم وان زنى وان سرق على رغم
انف ابي ذر فالله علم الغيب والشهادة
لانه من تلقاء ذاته تعالى فالله متكلم
من تلقاء نفسه واما رسول الله صلى
الله عليه وسلم فهو مخبر لما اوحي اليه
جليا كان او خفيا كما قال الله تعالى
وما ينطق عن الهوى ان هو الا وحي
يوحى الذي كتب مولانا الشيخ خليل
احمد في هذه الرسالة فهو حق صحيح
لا ريب فيه وماذا بعد الحق الا
الضلال وهو معتقدنا ومعتقد

اور اس کے سوا جس گناہ کو چاہے بخش دے گا
چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ تمھارا
رب تم کو خوب جانتا ہے اگر چاہے تم پر رحم
فرمائے اور اگر چاہے تم کو عذاب دے اور اے
محمد ہم نے تم کو لوگوں پر وکیل بنا کر نہیں بھیجا اور
فرمایا کہ جس نے کفر کیا اللہ اور اس کے فرشتوں
اور کتابوں اور پیغمبروں اور یوم قیامت کا تو
بیشک وہ پرلے درجہ کی گمراہی میں پڑا اور درود و سلام
اس ذات پر جس نے ظاہر فرمایا کہ جس نے لا الہ الا اللہ
کہا وہ جنتی ہوا حضرت ابوذرؓ نے یہ سن کر عرض
کیا کہ یا رسول اللہ اگرچہ زنا اور چوری کرے جواب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں اگرچہ
زنا کرے اگرچہ چوری کرے، ابوذرؓ کو ناگوار ہو
تو ہوا کرے اللہ ہی کو علم ہے غائب و حاضر کا
کیونکہ علم اس کا ذاتی ہے پس اللہ تعالیٰ متکلم ہے
بذاتہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خبر دینے
والے ہیں جو آپ کی طرف اللہ وحی فرماتا ہے خواہ
جلی ہو یا خفی جیسا کہ ارشاد فرمایا، حق تعالیٰ نے
اور محمد نہیں بولتے خواہش نفس سے ان کا ارشاد
تو بس وحی ہے جو ان کی طرف بھیجی جاتی ہے جو
کچھ مولانا شیخ خلیل احمد صاحب نے اس رسالہ میں

مشائخنا رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین۔

وانا العبد الضعیف محمد صدیق الافغانی المہاجر۔

لکھا ہے وہ حق صحیح ہے جس میں کچھ شک نہیں اور حق کے بعد کچھ نہیں بجز گمراہی کے اور یہی عقیدہ ہے ہمارا اور ہمارے تمام مشائخ رضی اللہ عنہم کا۔ میں ہوں بندہ ضعیف محمد صدیق افغانی مہاجر مکہ کرمہ

چونکہ جناب شیخ العلماء حضرت محمد سعید بابصیل تمام علماء مکہ مکرمہ زید شرفاً وفضلاً کے سردار اور ان کے امام ہیں لہٰذا ان کی تصدیق و تقریظ کے بعد کسی عالم کی علماء مکہ معظمہ میں سے تقریظ کی حاجت نہیں مگر تاہم مزید اطمینان کے واسطے جن بعض علماء مکہ مکرمہ کی تصدیقیں بلا جد وجہد حاصل ہوئیں وہ ثبت کر دی گئیں اور اسی وجہ سے اس وقت تنگ میں جو کہ بعد از حج قبل از روانگی مدینہ منورہ زید شرفاً وفضلاً جو تصدیقیں میسر ہوئیں انھیں پر اکتفا کیا گیا۔ حالانکہ مخالفین نے اپنی سعی مخالف وغیرہ میں کوئی دقیقہ اٹھا نہ رکھا تھا اور اسی وجہ سے جناب مفتی مالکیہ اور ان کے بھائی صاحب نے بعد اس کے کہ تصدیق کر دی تھی، مخالفین کی سعی کی وجہ سے اپنی تقریظ کو بحیلۂ تقویت کلمات لے لیا اور پھر واپس نہ کیا۔ اتفاق سے ان کی نقل کر لی گئی تھی۔ سو ہدیۂ ناظرین ہے:-

تقریظ مولانا العلامۃ الامام الہمام الفقیہ الزاہد الفاضل الماجد حضرۃ مولانا الشیخ محمد عابد مفتی المالکیہ ادام اللہ تعالیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الذی وفق من شاء من عبادہ السادۃ الاتقیاء لاقامۃ منار الدین یقمع کل منابذ لشریعۃ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم وعلی الہ وصحبہ وکل منتم الیہ۔ اما بعد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب تعریفیں اللہ کو جس نے اپنے متقی بندوں میں جس کو چاہا دین کا منارہ قائم رکھنے کی توفیق بخشی کہ شریعت محمدیہ کے ہر مخالف اور جھوٹی نسبت کرنے والے کا قلع قمع کرے۔ اما بعد میں اس تحریر اور جو کچھ ان چھبیس سوالات پر تقریر ہوئی ہے

قد اطلعت بهذا التقرير وعلى جميع	سب پر مطلع ہوا تو میں نے اس کو کھا ہوا حق
ما وقع على هذه الاسئلة الستة و	پایا اور کیوں نہ ہو یہ تقریر ہے دین کے بازو
العشرين من التقرير فوجدته هو الحق	مسلمانوں کے پناہ کی کہ جن کا عمدہ بیان آیات
المبين وكيف لا وهو تقرير عضد	تمکین کا واضح کرنے والا یعنی بزرگ حاجی
الدين عصام الموحدين الا ان	خلیل احمد صاحب ہدایت کی معراج پر سدا
محسود تفسيره كشاف لآيات التمكين	چڑھتے اور صاحب نصیب رہیں۔ آمین
فضيلة الحاج خليل احمد لا زال على	آمین اللّٰھم آمین ۔
معراج الهداية يصعد فليسعد آمين	حکم کیا اس کے لکھنے کا محمد عابد بن حسین
اللهم آمين !	مفتیٔ مالکیہ نے ۔
امر برقمه مفتى المالكية حالا	
بمكة المكرمة محمد عابد بن حسين	

طبع الخاتم

تقریظ الشیخ الاجل والحبر الاکمل حضرۃ مولانا محمد علی بن حسین مالکی مدرس حرم شریف برادر مفتی صاحب ممدوح انار اللہ برھانہٗ ۔

الحمد لله على آلائه والصلوٰة	تمام حمد اللہ کے لیے ہے، اس کی نعمتوں پر
والسلام على سيد انبيائه سيدنا محمد	اور درود و سلام سردار انبیاء سیدنا محمد اور ان
وعلى آله الكرام واصحابه السادة القادة	کی اولاد کرام و اصحاب عظام پر ۔
الاعلام. اما بعد فيقول العبد الحقير	اما بعد کہتا ہے بندہ حقیر محمد علی بن حسین اسم
المالكى محمد على بن حسين احمد	مالکی مدرس و امام مسجد حرام کہ علامہ محقق یگانہ
الامام والمدرس بالمسجد المكى انى	مولوی حاجی حافظ شیخ خلیل احمد نے

وجدت ما حرره العالم العلامة
المحقق الاوحد فضلة الحاج الحافظ
الشيخ خليل احمد على هذه الاسئلة
الستة والعشرين هو الحق الذي لا يأتيه
الباطل من بين يديه ولا من خلفه
عند جميع المحققين فجزاه الله تعالى
خير الجزاء ووفقنا واياه دائما لصالح
الاعمال الحميدة وحسن الثناء
امين اللهم امين!
كتبه الامام المدرس بالمسجد
المكي محمد على ابن حسين المالكي

ان چھبیس سوالوں پر جو کچھ لکھا ہے، تمام
محققین کے نزدیک وہی حق ہے کہ باطل
نہ اس کے آگے سے آسکتا ہے نہ پیچھے سے
پس اللہ ان کو جزائے خیر دے اور ہمیں اور
ان کو ہمیشہ نیک اعمال اور حسنِ ثنا کی توفیق
بخشے۔ آمین اللّٰھم آمین!
لکھا محمد علی بن حسین مالکی مدرس و
امام مسجد مکی نے

طبع الخاتم

خلاصۂ تصادیقِ علمائے مدینۂ منورہ زادہا اللہ شرفاً و تعظیما

سب سے اول امام فقہائے مذاہب و رئیسِ محدثینِ وقت، مرکزِ علوم عقلیہ، منبعِ معارف نقلیہ، قطبِ فلکِ تحقیق و تدقیق، شمسِ سماءِ الامانت والتصدیق حضرت مولانا سید احمد برزنجی شافعی سابق مفتی آستانۂ نبویہ دامت فیوضہم کے رسالہ کا ملخص تین مقام سے لکھتے ہیں:۔

وقد کتب الفاضل العالم فی اول رسالتہ المسمّٰی بتثقیف الکلام مانصہ:	مولانا ممدوح نے شروع رسالہ میں یوں تحریر فرمایا ہے:
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الحمد للہ الذی لہ الکمال المطلق فی ذاتہ وصفاتہ المنزہ عن الحدوث وسماتہ الحکیم فی افعالہ الصادق فی اقوالہ۔ عز شانہ تعالٰی جدہ و وجب علینا شکرہ وحمدہ والصلوٰۃ والسلام علٰی سیدنا ومولانا محمد الذی بعثہ اللہ رحمۃ للعٰلمین و جعل وجودہ نعمۃ عامۃ للاولین و الاٰخرین وختم بنبوتہ ورسالتہ نبوۃ الانبیاء ورسالۃ المرسلین وعلٰی اٰلہ واصحابہ وکل من تمسک بھدیہ	سب تعریف زیبا ہے اللہ کو جس کے لیے اس کی ذات وصفات میں کمال مطلق ثابت ہے منزہ ہے حدوث اور اس کی علامات سے حکیم ہے اپنے افعال میں سچا ہے اپنے اقوال میں معزز ہے اس کی ثنا اور عالی ہے اس کی شان واجب ہے ہم پر اس کا شکر اور اس کی حمد اور درود و سلام ہمارے سردار و مولا محمد پر جن کو بھیجا اللہ نے دنیا جہان کے لیے رحمت بنا کر اور ان کا وجود بنایا تمام اگلے پچھلوں کے لیے نعمت اور ختم کیا ان کی نبوت و رسالت پر جملہ انبیاء کی نبوت اور رسولوں کی رسالت کو اور سلام ان کی اولاد

الیٰ یوم الدین اما بعد فقد قدم علینا	اصحاب اور تمام ان لوگوں پر جو ان کے طریقہ
بالمدینۃ المنورۃ والرحاب النبوۃ	پر چلیں قیامت کے دن تک، اما بعد ہمارے
المطہرۃ جناب العلامۃ الفاضل و	پاس تشریف لائے مدینہ منورہ اور آستانہ نبویہ
المحقق الکامل احد العلماء	میں جناب علامہ فاضل اور محقق کامل ہند کے
المشہورین بالھند الشیخ خلیل احمد	مشہور علماء میں سے ایک مولانا شیخ خلیل احمد
حین تشرف بزیارۃ خیر الانام سید	صاحب بہترین خلق سید الانام و مرسلین سیدنا و
الانام والمرسلین العظام سیدنا ومولانا	مولانا محمد علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کی
محمد علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام	زیارت سے مشرف ہونے کے وقت، اور ایک
وقدم الینا رسالۃ مشتملۃ علی اجوبۃ	رسالہ پیش فرمایا جس میں ان سوالات کے
اسئلۃ واردۃ الیہ من بعض العلماء	جوابات تھے جو ان کے مذہب اور عقائد اور
لکشف عن حقیقۃ مذھبہ ومذھب	ان کے صاحب فضل مشائخ کے عقیدوں کی
معتقد مشائخہ الفضلاء وطلب	حقیقت و ماہیت ظاہر کرنے کے لیے ان کی
منی ان انظر فی تلک الاجوبۃ بعین	جانب کسی عالم کی طرف سے بھیجے گئے تھے اور
الانصاف ومجانبۃ الانحراف عن	شیخ ممدوح مجھ سے اس امر کے خواہاں ہوئے کہ
الحق وترک الاعتساف فجمعت ما	میں ان جوابات میں نظر کروں چشم انصاف سے
فی ھذہ الورقات مما ادّاہ الیہ	اور حق سے انحراف کرنے سے بچ کر اور زیادتی
نظری من التحقیقات مقتبسا لھا	چھوڑ کر پس میں نے ان کی خواہش کے موافق
من مشکوٰۃ ائمۃ الدین المقتدیٰ بھم	اور آرزو پوری کرنے کو ان اوراق میں جہاں
فی المتمسک بحبل اللہ المتین لاجابۃ	تک میری نظر پہونچی وہ تحقیقات جمع کر دیں جن
لمطلوبہ وتلبیۃ لمرغوبہ وسمیتہ کمال	کو ان کے پیشوایان دین کے چراغدان سے اخذ
التثقیف والتقویم لعوج الافہام عما	کیا ہے جن کا اقتدا کیا جاتا ہے، اللہ کی مضبوط

يجب لكلام الله القديم و سبب
تسميتي له بهذا الاسم ان الكلام
على الاجوبة التي اجابها عن تلك
الاسئلة و ان كان متنوعا متعلقا
باحكام شتى من الفروع والاصول
اهمها ما يتعلق بوجوب الصدق في
كلام الله تعالى النفسي واللفظي و
لهذه الاهمية قدمت العلام على
هذا البحث على الكلام على غيره
من تلك الاجوبة بالله المستعان و
منه التوفيق وعليه التكلان۔

رسی کے مضبوط تھامنے ہیں اور میں نے اس کا نام
كمال التثقيف والتقويم لمعوج الافهام حما لجيب
لكلام الله القديم رکھا اور اس رسالہ کے یہ نام رکھنے
کی وجہ یہ ہے کہ رسالہ میں جن سوالات کے جوابات
دیئے ہیں اگرچہ قسم قسم کے اور فروع و اصول کے
مختلف احکامات کے متعلق ہیں مگر سب سے زیادہ
اہم وہ مسئلہ ہے جو حق تعالیٰ کے کلام نفسی و لفظی
میں صدق کے ضروری ہونے سے متعلق ہے اور
اسی کے اہم ہونے کی وجہ سے اس بحث پر گفتگو کو
دوسرے جوابوں پر مقدم اور اللہ ہی سے مدد چاہی
جاتی ہے اور اسی پر بھروسہ۔ اس کے بعد کلام
لفظی و نفسی کی تحقیق اور اس میں صدق و کذب
کی تشریح اور علماء مذہب کی تنقید و اختلاف نقل کر کے

وقال في وسط رسالته الشريفة
في اخر المبحث الاول ما نصه
وبعد اطلاعك على هذا البيان الشافي
وادراكك له بالفهم السليم الكافي
فعلم ان ما ذكره الفاضل الشيخ
خليل احمد في جواب الثالث و
العشرين والرابع والعشرين والخامس
والعشرين كلام معروف في كثير من

اور اپنے رسالہ شریفہ کے وسط میں
پہلی بحث کے آخر یوں تحریر فرماتے ہیں:۔
اور جب اے مخاطب تو اس شافی بیان
پر مطلع ہو گیا اور کافی فہم سلیم کے ذریعہ سے اس کو
سمجھ لیا تو معلوم کرے گا کہ جو کچھ فاضل شیخ
خلیل احمد نے تئیس و چوبیس و پچیسویں سوال
کے جواب میں ذکر کیا ہے وہ موجود ہے بہتیرے
معتبر اور متاخرین علماء کلام کی متداول کتابوں

الكتب المعتبرة المتداولة لعلماء الكلام
المتاخرين كالمواقف والمقاصد و
شروح التجريد والمسايرة وغيرها و
محصل تلك الاجوبة التي ذكرها
الشيخ خليل احمد موافقة علماء
الكلام المذكورين في معدودية مخالفة
الوعد والوعيد والخبر الصادق لله
تعالى في الكلام اللفظي المستلزمة
للامكان الذاتي في ذلك عندهم مع
الجزم والقطع بعدم وقوعها وهذا
القدر لا يوجب كفرا ولا عنادا و
لا بدعة في الدين ولا فسادا كيف
فقد علمت موافقة كلام العلماء الذين
ذكرناهم عليه كما رأيته في كلام
المواقف وشرحه الذي نقلناه قريبا
فالشيخ خليل احمد لم يخرج عن
دائرة كلامهم لكن اقول مع هذا
نصيحة له ولسائر علماء الهند انه
ينبغي لهم عدم الخوض في هذه
المسائل الغامضة واحكامها
الدقيقة التي لا يفهمها الا الواحد

میں مثلاً مواقف اور مقاصد اور تجرید ومسایرہ وغیرہ
کے شروحات میں، اور خلاصہ ان جوابات کا جن
کو شیخ خلیل احمد نے ذکر کیا ہے مذکورہ علماءِ
کلام کی اس مضمون میں موافقت ہے کہ کلام لفظی
میں اللہ تعالیٰ کے وعدہ اور وعید اور سچی خبر کا
خلاف کرنا حق تعالیٰ کی قدرت میں داخل ہے
جو ان کے نزدیک امکان ذاتی کو مستلزم ہے
مع اس امر کے جزم اور یقین کے کہ اس خلاف
کا وقوع ہرگز نہ ہوگا اور اتنا کہنے سے نہ کفر لازم
آتا ہے نہ عناد اور نہ دین میں بدعت اور فساد
اور کیسے لازم آسکتا ہے حالانکہ تو معلوم کر چکا ہے
کہ یہ مذہب بالکل موافق ہے ان کے جن کا ذکر
ہم اوپر کر چکے ہیں چنانچہ تو مواقف اور اس کی
شرح وغیرہ کی عبارتیں جن کو ہم نے ابھی نقل
کیا ہے دیکھ چکا ہے پس شیخ خلیل احمد ان
حضرات علماء کے دائرہ سے باہر نہیں ہیں لیکن
باوجود اس کے میں ان سے اور نیز تمام علماء
ہند سے بطور نصیحت کہتا ہوں کہ سب علماء
کو مناسب ہے کہ ان باریک مسائل اور ان
دقیق احکام میں خوض نہ کیا کریں جن کو عوام تو
کیا سمجھیں گے بڑے علماء میں سے بھی بجز

بعد الواحد من فحول العلماء المحققين
فضلا عن غيرهم فضلا عن عوام المسلمين
لانهم اذا قالوا ان مقدورية مخالفة
الوعيد والخبر الالهي لله تعالى مستلزمة
لامكان الكذب فى الكلام اللفظي المنسوب
اليه تعالى بالذات لا بالوقوع واشاعوا
ذلك بين عامة الناس تبادرت اذهانهم
الى انهم قائلون بجواز الكذب فى كلام
الله تعالى فحينئذ يكون شان اولئك
العامة مترددا بين الامرين الاول
يتلقوا ذلك بالقبول على الوجه الذى
فهموه فيقعوا فى الكفر والالحاد الثانى
ان لا يتلقوه بالقبول وينكروه غاية
الانكار ويشنعوا على قائله غاية التشنيع
وينسبوهم الى الكفر والالحاد وكلا
الامرين فساد فى الدين عظيم فلاجل
ذلك يجب عليهم عدم الخوض فى هذه
المسائل الا عند الاضطرار الشديد
مع توجيه الخطاب الى ذى قلب يلقى
السمع وهو شهيد وقد وفقنا الله
بجميل ايته وارشاده لسلوك السبيل

ایک دو اخص الخواص عالم کے دوسرے عالم بھی
نہیں سمجھ سکتے۔ اس لیے کہ جب وہ کہیں گے کہ اللہ
کی دی ہوئی خبر اور وعید کے خلاف کرنا اللہ تعالیٰ
کی قدرت میں داخل ہے اور واقعی اس سے لازم
آیا اس کلام لفظی میں جو اللہ کی طرف منسوب ہے
کذب کا امکان بالذات نہ بالوقوع اور اس کو
پھیلائیں گے تمام لوگوں میں تو عوام کے ذہن فوراً
اسی طرف جائیں گے کہ یہ لوگ کلام خداوندی میں
کذب کے جواز کے قائل ہیں پس اس وقت ان عوام
کی حالت ان دو امر میں متردد ہوگی کہ یا تو جس طرح
ان کی سمجھ میں آیا ہے اسی کو قبول کرکے مان لیں گے
پس کفر و الحاد میں گر پڑیں گے اور یا یہ کہ اس کو
قبول نہ کریں گے اور پوری طرح انکار کریں گے اور
اس کے قائل پر طعن و تشنیع کریں گے اور ان کو کفر و الحاد
کی طرف نسبت کریں گے اور یہ دونوں باتیں دین
میں فسادِ عظیم ہیں پس اس وجہ سے ان پر واجب
ہے کہ ان مسائل میں خوض نہ کریں ہاں اگر کوئی
سخت ضرورت ہی پیش آجائے تو مجبوری ہے
کہ ایسے شخص کو مخاطب بنا کر مطلب سمجھا دیں، جو
صاحبِ دل ہو کر متوجہ کان لگا کر سنے اور ہم کو
اللہ نے توفیق عطا فرمائی ہے اپنے ارشاد اور

التی فیها التخلص من الوقوع فی هذه
الخطر العظیم بالوجه الصحیح المستقیم
والحمد لله رب العلمین ۔

ہدایت سے اس راستہ پر چلنے کی جس میں اس بڑے
خطرے میں واقع ہونے سے نجات ہے صحیح و مستقیم
صورت سے اور اللہ کا شکر ہے جو پالنے والا ہے
تمام جہان کا ۔

وقال فی اختتام رسالته الشریفة ما نصه ۔

اور فرمایا اپنے رسالہ شریفہ کے آخر میں
جس کی عبارت یہ ہے :

و اذا وصل بنا الکلام الی هذا
المقام فنقول قولا عاملا شاملا لجمیع
هذه الرسالة المشتملة علی ستة و
عشرین جوابا التی قدمها الینا
العلامة الفاضل الشیخ خلیل احمد
للنظر فیها و تامل ما فیها من الاحکام
انا لم نجد فیها قولا یوجب الکفر و
الابتداع و لا ما ینتقد علیه انتقاداً
ما الا هذه المواضع الثلاثة التی
ذکرناها و لیس فیها ما یوجب الکفر و
الابتداع ایضا کما علمت ذلک من
بحثنا فیها و من المعلوم انه لا یسلم
کل عالم الف کتابا من العثرات
فی بعض المواضع من کلامه فقد ما قیل
من الف فقد استهدف وقال الامام

اور جب اس مقام تک تقریر پہنچ چکی تو اب
ایک قول عام بیان کرتے ہیں جو اس تمام رسالہ
کے ان چھبیس جوابات پر مشتمل ہے جس کو علامہ
فاضل شیخ خلیل احمد نے اس میں نظر کرنے
اور اس کے احکامات میں غور کرنے کے لیے ہمارے
سامنے کیا ہے کہ واقعی ہم نے ایک بات بھی اس
میں ایسی نہیں پائی جس سے کفر یا بدعتی ہونا لازم آئے
بلکہ ان تین مسائل کے علاوہ جن کو ہم نے ذکر
کیا ہے کوئی مسئلہ بھی ایسا نہیں جس پر کوئی
باریک بینی اور کسی انتقاد کی گنجائش ہو اور
یہ بات سب کو معلوم ہے کہ کوئی عالم جو کتاب
تصنیف کرے اپنی تحریر میں کسی مقام پر لغزش
کھا جانے سے سالم نہیں رہ سکتا چنانچہ یہ مثل
مشہور ہے قدیم سے کہ جو مؤلف بنا وہ نشانہ
بنا اور امام مالک رضی اللہ تعالی عنہ نے

مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه ما منّا
الا رادّ و مردود علیه الا صاحب هذا
القبر الكريم يعنی قبره صلی اللہ
علیه وسلم وحسبی اللہ وکفی والحمد
رب العٰلمین۔ ثم جمعها وکتابتها فی
الیوم الثانی من شهر ربیع الاول علم
الف وثلاثمائة وتسع وعشرین من
الهجرة النبویة علی صاحبها افضل
الصلوٰة وازکی التحیة۔

فرمایا ہے کہ ہم میں کوئی بھی ایسا نہیں جس
نے دوسرے پر رد نہ کیا ہو یا جس پر رد نہ
ہوا ہو، بجز اس بزرگ قبر والے یعنی سیدنا محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کے اور ہم کو اللہ کافی و
وافی ہے اور سب تعریف اللہ کو جو رب ہے
تمام عالم کا

ختم ہوئی اس رسالہ کی ترتیب و
کتابت دوسری ماہ ربیع الاول ۱۳۲۹ھ کو۔

شیخ ممدوح کے اس رسالہ پر جو بہ تمامہا علیحدہ طبع ہو چکا ہے اور اس مختصر رسالہ میں
جس کا مقصود ابجر بہ مذکورہ پر تقریظ و تنقید کرنے والے اصحاب کی عبارت و مواہیر کا نقل کرنا
ہے اس رسالہ کے اوّل و آخر و وسط تین مقامات لکھ دیئے گئے ہیں۔ مفصلہ ذیل علماء کی مواہیر
ثبت ہیں:۔

المدرس مدرسة الشفا
موسی عمر ۱۳۲۲

المدرس فی الحرم النبوی الجناب الحنفی
ملا محمد خان ۱۳۲۶

خادم العلم بالحرم الشریف النبوی
راجی فیض الکریم ۱۳۰۵ خلیل بن ابراهیم

شیخ المالکیة بحرم خیر البریة
السید احمد الجزائری

خادم العلم بالمسجد الشریف النبوی
عمر بن حمدان المحرسی

خادم العلم بالحرم الشریف النبوی
محمد العزیز الوزیر التونسی

خادم العلم بالمسجد النبوی
محمد زکی البرزنجی

محمد السوسی الخیاری

من مشاهير علماء العرب

احمد بن المامون البلغيثي ۱۳۲۸

خادم العلم الشريف فی دمشق الشام و خطيب جامع السروجی

محمد توفيق

خادم العلم والمدرس فی باب السلام

موسی کاظم بن محمد

خادم العلم بالمسجد الشريف

احمد بن محمد خير الحاج العباسی

خادم العلم الشريف فی بلدة النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ابن نعمان ۱۳۲۶ محمد منصور

خادم العلم بالحرم الشريف النبوی

معصوم ۱۳۰۲ احمد سعيد

من علماء العرب

عبد القادر بن احمد بن سودة المرسی ولیہ

الفقير اليه عزشانه احمد بن بکری الشهير بالعزا الدمشقی

يسين عفی عنه ۱۳۲۶

المدرس بالحرم الشريف النبوی

ملا عبد الرحمن

خادم العلم بالحرم الشريف النبوی

محمود عبد الجواد

خادم بالحرم الشريف النبوی

احمد بساطی

خادم العلم بالحرم الشريف النبوی

محمد حسن سندی

خادم العلم فی الحرم الشريف النبوی

احمد ابن احمد اسعد

الفقير التابلسی الحنبلی خادم العلم بالحرم النبوی

عبد الله ۱۳۲۸

خادم العلم بالحرم الشريف النبوی

محمد بن عمر الفلاق

صورة ما كتبه على اصل الرسالة حضرة شيخ العلماء الكرام وسند الاصفياء العظام محى السنّة الغراء وعضد الملة البيضاء رئيس السادة العظام ومقدام الفضلاء الفخام جناب الشيخ احمد بن محمّد خير الشنقيطى المالكى المدنى لا زالت بحار فيضه زاخرة آمين۔

نقل تقریظ جس کو اصل رسالہ اجوبہ پر تحریر فرمایا حضرت شیخ علماء کرام اور
سند اصفیاء عظام روشن سنت کے زندہ کرنے والے اور شفاف ملت کے بلند
سرداران با عظمت کے مقتداء اور جلالت مآب صاحبان فضل کے پیشوا لجناب
شیخ احمد بن محمد خیر شنقیطی مالکی مدنی نے سدا ان کے فیضان کے سمندر
موجزن رہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لمستحقہ والصلوٰۃ و
السلام علی افضل خلقہ اما بعد فانی
اطلعت علی رسالۃ الاستاذ المحقق
والحبر المدقق الشیخ خلیل احمد
لا زال مشمولا بتوفیق الملک الصمد
وملحوظا بعنایۃ الواحد الاحد فوجدت
ما فیہا موافقا لمذہب اہل السنۃ
کلہ ولم یبق للمتکلم مجالا الا فی
مسئلۃ القیام عند ذکر مولدہ الشریف
والاحوال التی تعرض لذلک والحق
کما اشار الیہ الشیخ بل صرح ببعضہ
ان المولد الشریف ان کان سالما مما
یعرض لہ من المنکرات فہو امر
مستحب محمود شرعا کما ہو المعروف
عند اکابر العلماء جیلا بعد جیل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد اس ذات کو جو اس کا مستحق ہے اور درود و
سلام بہترین مخلوق پر اس کے بعد واضح ہو کہ میں
نے صاحب تحقیق استاذ اور صاحب تدقیق
علامہ شیخ خلیل احمد کے رسالہ کا مطالعہ کیا
بے نیاز شاہنشاہ کی توفیق سدا ان کے شامل
حال رہے اور یکتا و یگانہ خدا کی عنایت ان پر
دائم رہے جو کچھ اس میں ہے بالکل مذہب اہل سنت
کے موافق پایا اور کسی مسئلہ میں گفتگو کی گنجائش
نہ پائی بجز ذکر مولد شریف کے وقت مسئلہ قیام
اور ان حالات میں جن سے تعرض کیا ہے اور
حق وہ ہے جیسا کہ شیخ نے بھی اس کی طرف اشارہ
کیا بلکہ بعض کی تصریح بھی کر دی ہے کہ مولد شریف
اگر عوارض ناشائستہ باتوں سے سالم ہو تو وہ فعل
مستحب اور شرعاً پسندیدہ ہے چنانچہ مدت سے
اکابر علماء کے نزدیک معروف ہے اور اگر مولد

وقرنا بعد قرن ان لم یسلم من
المنکرات کما ذکره الاستاذ انه
یقع فی الهند مثلا واما فی غیر الهند
بالنادر وقوعه بل لا نسمع بشیٔ مما
ذکر انه یقع فی الهند واقع فی غیره
فیمنع من جهة ما عرض له والحاصل
ان العلة تدور مع المعلول وجودا و
عدما فحیث وجد المنکر لزم ترک
الوسیلة الیه وحیث عدم استحب
اظهار ما هو من شعائر المسلمین و
فی مسئلة السوال الثانی والعشرین
ان من اعتقد قدوم روحه الشریف
من عالم الارواح الی عالم الشهادة
الخ اما قدوم روحه علیه الصلوٰة و
السلام فی بعض الاحیان لبعض
الخواص امر غیر مستبعد ومعتقد
هذا القدر لا یعد غلطا لکونه امرا
ممکنا فهو صلی الله علیه وسلم حیٌ فی
قبره الشریف یتصرف فی الکون باذن
الله تعالی کیف شاء لکن لا بمعنی کونه
صلی الله علیه وسلم مالکا للنفع والضرر

منکرات سے سالم نہ ہو جیسا کہ استاد نے ذکر فرمایا
ہے کہ ہند میں عموماً ایسا ہی ہوتا ہے اور ہند کے
علاوہ دوسری جگہ شاذ و نادر ایسا ہوتا ہوگا بلکہ
وہ باتیں جن کا ہند میں واقع ہونا بیان کیا گیا ہے
دوسری جگہ ہم نے واقع ہوتے بھی نہیں سنا تو
اس شئی آجانے والی وجہ سے ایسی مجلس مولود
سے ضرور منع کیا جائے گا۔ خلاصہ یہ ہے کہ
وجود اور عدم معلول کا مدار علت پر ہوگا کہ جہاں
مولود میں کوئی امر نامشروع پایا جائیگا۔ وہاں
اس شئی کا چھوڑنا بھی ضرور ہوگا جو اس نامشروع
کا وسیلہ ہے اور جہاں کوئی امر ناجائز نہ ہو وہاں
اس ذکر کا جو مسلمانوں کا شعار ہے ظاہر کرنا
مستحب ہوگا اور بائیسویں سوال کا یہ مسئلہ کہ جو شخص
معتقد ہو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روح
مبارکہ کے عالم ارواح سے دنیا میں تشریف لانے
کا الخ پس خواص میں سے کسی بزرگ کے لیے کسی
خاص وقت میں جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی روح پر فتوح کے تشریف لانے میں تو کچھ استبعاد
نہیں کیونکہ ایسا ہو سکتا ہے اور اتنی بات کا عقیدہ
رکھنے والا برسرِ غلطی بھی نہ سمجھا جائیگا کیونکہ حضرت
صلی اللہ علیہ وسلم اپنی قبر شریف میں زندہ ہیں باذن

فانه لا نافع ولا ضار الا الله تعالیٰ
قال تعالیٰ قُلْ لَا اَمْلِكُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا
وَلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ واما اعتقاد
تجدد الولادة فلا یتصور من ذی عقل
تام واما قول الاستاذ فهو مخطی متشبه
بفعل المجوس فكان ینبغی للاستاذ
عبارة هو الیق من هذه لكونه حاكما
لهم بالاسلام كان یقول فیه بعض
شبه مثلا والله تعالیٰ اعلم وفی
مسئلة الكلام فی الفصل الخامس
والعشرین اقول المسئلة الخلاف
فیها مشهور وینبغی عدم الخوض مع
اهل البدع فی مثلها واما الاستاذ
فهو ناقل من كلام اهل السنة لامحالة
وحیث كان ناقلا من كلام اهل السنة
بای حال كان علی هدی قال فی
الوسیلة وكل رای لاتباع السلف
ادی من المجمع والمختلف فیه فمن
یراه لا ضلال لا۔ فیما یراه لا ولا
اضلال وكل ما اجمع اهل السنة
علی خلافه فكالاسنة یهلك اما

خداوندی کو ان میں جو چاہتے ہیں تصرف فرماتے ہیں
مگر نہ بایں معنی کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نفع اور
نقصان کے مالک ہیں کیونکہ نفع اور ضرر
پہونچانے والا بجز اللہ کے کوئی نہیں چنانچہ ارشاد
خداوندی ہے کہ کہہ دے اے محمدؐ! میں مالک نہیں
اپنے نفس کے لیے بھی نفع کا اور نہ نقصان کا، مگر
جو کچھ اللہ چاہے۔ اب رہا پیدائش کے از سر نو
ہونے کا عقیدہ، سو کسی پورے عقل والے سے
اس کا احتمال بھی نہیں ہوتا۔ ہاں استاذ کا یہ فرمانا
کہ ایسا عقیدہ رکھنے والا خطاوار اور مجوس کے فعل
سے مشابہت کرنے والا ہے۔ سو استاذ کو زیبا تھا
کہ کوئی اور عبارت اس سے بہتر ہوتی جو ان پر
اسلام کا حکم قائم رکھتی۔ مثلاً یوں فرماتے کہ اس میں
کچھ مشابہت ہے واللہ اعلم۔ اور پچیسویں سوال میں
کلام کے مسئلہ کے متعلق میں کہتا ہوں کہ اس مسئلہ میں
اختلاف مشہور ہے اور مناسب ہے کہ ایسے مسئلوں میں
بدعتیوں کے ساتھ گفتگو اور خوض نہ کیا جائے اور
استاذ یقیناً اہلِ سنت کا کلام نقل کر رہے ہیں اور
جب کلام اہل السنت کے ناقل ہوئے تو بہر حال ہدایت
پر ہیں گے اسی وسیلہ میں مسطور ہے ہر وہ رائے جو
سلف کے اتباع میں ہو مسئلہ اتفاقیہ میں یا اختلافیہ

يصل الانسان- فيه وان زينه
الشيطان فحيث كان دائرا بين
الاشاعرة والماتريدية فهو على
ملة الحق قال في الواضح المبين و
اعلم بأن الملة المرضية - هي التي
عليها الاشعرية - والماتريدية اذ
هي التي - اتى بها احمد هادي الامة
ومن يحد عنها يكن مبتدعا - فنعم
من كان لها متبعا -

كتبه خادم العلم بالحرم النبوي
احمد بن محمد خير الشنقيطي
عفى الله عنه -

احمد
١٣٢٨
ابن محمد
الشنقيطي

میں تو اس رسالے کو کون شخص گمراہی کہہ سکتا ہے
نہیں ہرگز نہیں، نہ وہ ضلال ہے اور نہ اضلال،
البتہ ہر وہ مسئلہ جس کے خلاف پر اہل سنت کا اجماع
ہو نیزوں کی طرح مہلک ہے اگر انسان اس میں
خوض کرے اگرچہ شیطان اس کو آراستہ بنا دے۔
پس جب یہ مسئلہ اشاعرہ اور ماتریدیہ کے درمیان
دائر ہے تو مذہب حق ہوا چنانچہ واضح مبین میں
مذکور ہے کہ جان لے اے مخاطب پسندیدہ طریقہ
وہی ہے جس پر اشعریہ یا ماتریدیہ ہوں کیونکہ یہی
ہے جس کو راہبر طریقت سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم
لائے ہیں اور جو اس سے منحرف ہو وہ بدعتی ہے
پس کیا اچھا ہے وہ شخص جو طریقۂ مذکور کا متبع ہو

لکھا حرم نبوی میں علم کے خادم،
احمد بن محمد خیر شنقیطی عفی اللہ عنہ نے

مہر

خلاصة التصديقات لسادة العلماء بمصر و الجامع الازہر

صورة ما کتبه حضرة امام الفضلاء الکاملین ومقدام الفقهاء العارفین سند العلماء المتقین وسیّد الحکماء المتقنین حجة الله علی العٰلمین ظل الله علی المؤمنین نور الاسلام والمسلمین مخزن حکم رب العٰلمین حضرة الشیخ سلیم البشری شیخ العلماء بالجامع الازهر الشریف متّع الله المسلمین بطول بقائه آمین!

نقل تقریظ کی جو تحریر فرمائی فضلاء کاملین کے امام اور فقہاء عارفین کے پیشوا اور علماء متقین میں مستند اور حکماء متقنین کے سردار، اہل دُنیا پر اللہ کی حجت اور مومنین پر سایہ خداوندی اسلام اور مسلمانوں کے نُور اور رب العالمین کے حکمتوں کے مخزن، حضرت شیخ سلیم البشری جامع ازہر شریف کے شیخ العلماء نے بہرہ یاب فرمائے اللہ مسلمانوں کو ان کی بقاء طویل فرماکر، آمین!

الحمد لله وحده - والصلوٰة والسلام علی من لا نبی بعده - اما بعد فقد اطلعت علی هذه الرسالة الجلیلة فوجدتها مشتملة علی العقائد الصحیحة وهی عقائد اهل السنة والجماعة

سب تعریف اللہ یگانہ کے لیے اور درود و سلام اس ذات پر جن کے بعد کوئی نبی نہیں ہیں اس باعظمت رسالہ پر مطلع ہوا۔ پس میں نے اس کو صحیح عقیدوں پر مشتمل پایا اور یہی عقائد ہیں اہل السنۃ والجماعت کے البتہ جناب رسول اللہ

غیران انکار الوقوف عند ذکر ولادته صلی اللہ علیہ وسلم والتشنیع علی فاعل ذلك بتشبیه بالمجوس او بالروافض لیس علی ما ینبغی لان کثیرا من الائمة استحسن الوقوف المذکور بقصد الاجلال والتعظیم للنبی صلی اللہ علیہ وسلم وذلك امر لا محذور فیه۔ واللہ اعلم

شیخ الجامع الازھر

سلیم البشری

کتبہ محمد ابراہیم القایانی بالازھر

کتبہ سلیمان العبد بالازھر

صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر ولادت کے وقت قیام کا انکار اور اس کے کرنے والے پر مجوس یا روافض سے مشابہت دے کر تشنیع مناسب نہیں معلوم ہوتی کیونکہ بہت ائمہ نے قیام مذکور کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جلالت عظمت کی شان کے ارادہ سے مستحسن سمجھا ہے اور یہ ایسا فعل ہے جس کی ذات میں کوئی خرابی نہیں۔

سلیم بشری شیخ الجامع ازہر ۔ مہر

لکھا اس کو محمد ابراہیم قایانی نے ازہر میں ۔ مہر

لکھا اس کو سلیمان عبد نے ازہر میں ۔ مہر

خلاصة التصديقات لسادة العلماء بدمشق الشام

خلاصۂ تصادیقِ علمائے دمشق الشام

صورة ما كتبه النحرير الفاضل والعلامة الكامل شمس العلماء الشاميين وبدر الفضلاء الحنفيين مفخر الفقهاء والمحدثين ملاذ الادباء والمفسّرين جامع الفضائل كابرا عن كابر حضرة مولانا السيد محمّد ابو الخير الشهير بابن عابدين بن العلامة احمد بن عبد الغنى بن عمر عابدين الحسينى النقشبندى الدمشقى متع الله المسلمين بطول بقائه آمين ۔ وهو من احفاد العلامة ابن عابدين صاحب الفتاوى الشامية رحمة الله تعالىٰ ۔

نقل تقریظ جو تحریر فرمائی ، فاضل نحریر علامہ کامل علمائے شام کے آفتاب ، بدر فضلاء احناف کے ماہتاب ، فقہاء محدثین کے مایۂ فخر ، ادباء و مفسرین کے پشت پناہ ، جامع فضائل آباء و اجداد سے ، حضرت مولانا سید محمد ابو الخیر معروف بہ ابن عابدین خلف علامہ احمد بن عبد الغنی ابن عمر عابدین حسینی نقشبندی دمشقی ۔ اللہ ان کی درازی عمر سے مسلمانوں کو متمتع فرمائے اور وہ نواسہ ہیں علامہ ابن عابدین کے جو مصنف تھے فتاویٰ شامی کے ۔ رحمۃ اللہ علیہ !

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	بسم الله الرحمٰن الرحيم
سب تعریف اللہ کو ، اور سلام اس کے ان برگزیدہ	الحمد لله وسلام على عباده الذين

اصطفٰی اما بعد فقد اطلعنی المولی
الفاضل المکرم المحترم علی ھٰذہ
الرسالۃ فوجدتھا مشتملۃ علی التحقیق
الذی ھو بالقبول حقیق ولقد اتی
مؤلفھا حفظہ اللہ بالعجب العجاب
ما ھو معتقد اھل السنۃ والجماعۃ
بلا ارتیاب مما یدل علی فضلہ وسعۃ
اطلاعہ فلا زال کشافا للمشکلات
حلالا للمعضلات جزاہ اللہ الجزاء
الاوفی فی ھٰذہ الدنیا وفی الاخری
حررہ علی عجل الفقیر الیہ تعالٰی خادم
العلماء ابو الخیر محمد بن العلامۃ احمد
بن عبد الغنی ابن عمر عابدین الحسینی
نسبا الدمشقی بلدا عفا اللہ عنہ بمنہ
وکرمہ۔

ابو الخیر
محمد
عابدین

بندوں پر مولوی فاضل مکرم محترم نے یہ رسالہ
مجھے دکھایا، پس میں نے اس کو مشتمل پایا اس
تحقیق پر جو قبول کرنے کے قابل ہے اور
اس کے مؤلف نے حق تعالٰی ان کو محفوظ رکھے
عجیب تحریر لکھی جو بلاشک اہل السنۃ و
الجماعت کا عقیدہ ہے اور جو دلالت کر
رہا ہے مصنف کے وسعت معلومات پر
پس وہ ہمیشہ مشکلوں کے کھولنے والے رہیں
اور دشواریوں کے حل کرنے والے اللہ ان
کو پوری جزا عطا فرمائے اس دنیا میں
اور آخرت میں۔ عجلت میں لکھا محتاج رب
خادم العلماء، ابو الخیر محمد بن علامہ احمد بن عبد الغنی
ابن عمر عابدین نے جو روئے نسب حسینی ہیں
اور وطن دمشق اللہ اپنے لطف و کرم سے
ان کو بخشے۔

مہر

صورۃ ما کتبہ الفاضل الجلیل الامام النبیل رئیس الفضلاء
وسند الکملاء محقق عصرہ ومدقق دھرہ وحید الزمان صفی الدوران
جناب الشیخ مصطفٰی بن احمد الشطی الحنبلی لا زال مغمورا فی
رضوان الملک العلام امین

نقل تقریظ جس کو تحریر فرمایا جلیل الشان فاضل سردار فضلاء سند کملاء، امام عاقل محقق وقت مدقق زمانہ یکتائے زمان برگزیدۂ دوران جناب شیخ مصطفےٰ بن احمد شطی حنبلی نے سدا شاہنشاہ علام کی رضا میں غرق رہیں۔ آمین!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ الاول بلا بدایۃ و الآخر بلا نہایۃ فسبحانہ من الہ تفضل علےٰ ہذہ الامۃ المحمدیۃ بفضائل لا تحصےٰ خصہم بخصائص لا تستقصے سیما وقد جعل منہم علماء و نبلاء و فضلاء و انار قلوبہم بنور معرفتہ وجعل منہم اولیاء وورثۃ لخاتم الرسل علیہ الصلوٰۃ والسلام ولسائر الانبیاء وان ممن یرجی انہ یکون منہم الشیخ حضرۃ العالم الفاضل و النبیہ الاریب الکامل مؤلف ہذہ الرسالۃ المشتملۃ علےٰ مسائل شرعیۃ وابحاث شریفۃ علمیۃ نشر للرد علےٰ فرقۃ الوہابیہ فی بعض مسائل علےٰ مذہب السادۃ الحنبلیۃ والرد انشاء اللہ فی محلہ فجزاہ اللہ تعالیٰ ہذا المؤلف عن سعیہ خیرا و قابلہ باحسانہ و

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تعریف اللہ کو زیبا ہے جو اول ہے بلا ابتدا کے اور آخر ہے بلا انتہا کے پس پاک ہے وہ معبود جس نے فضیلت بخشی اس امت محمدیہ کو بے شمار فضائل سے اور خاص فرمایا لا انتہا خصوصیتوں سے خصوصاً اس نعمت سے ان میں علماء کملاء اور فضلاء اور ان کے دلوں کو روشن فرمایا اپنی معرفت کے نور سے اور بنائے ان میں اولیاء اور خاتم الرسل علیہ وعلی سائر الانبیاء الصلوٰۃ والسلام کے وارث اور امید کی جاتی ہے کہ انھیں خاصانِ خدا میں سے عالم فاضل فہیم عقیل کامل اس رسالہ کے مؤلف بھی ہیں جو چند شرعی مسئلوں اور شریف علمی بحثوں پر مشتمل ہے۔ وہابی فرقہ کی تردید کے لیے علماء حنبلی کے مذہب کے موافق بعض مسائل میں اور یہ رد انشاء اللہ اپنے موقع پر ہے۔ پس اللہ بہتر جزا دے اس مؤلف کو

وفقنا وایاه لما یحب ربنا تعالیٰ و یرضی کما انی ارمل منه الدعاء لی ولاولادی ومشائخی وللمسلمین فی ظهر الغیب وجمعنا وایاہ علی التقوٰی بجاہ خاتم المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیه وعلیٰ آله وصحبه اجمعین اٰمین یارب العٰلمین۔

کتبه الفقیر مصطفیٰ بن احمد الشطی الحنبلی بدمشق الشام۔

ان کی سعی کی اور ان پر احسان فرمائے اور ہم کو اور ان کو ایسے اعمال کی توفیق بخشے جو ہمارے رب کو محبوب و پسندیدہ ہوں اور میں امیدوار ہوں مصنف سے غائبانہ دعا کا اپنے لیے اور اپنی اولاد اور مشائخ اور تمام مسلمانوں کے لیے۔ اللہ ہم کو اور ان کو جمع فرمائے تقویٰ پر بجاہ ختم المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیه وعلیٰ آله واصحابه اجمعین آمین یارب العٰلمین

لکھا اس کو فقیر مصطفیٰ احمد شطی حنبلی نے دمشق الشام میں

صورة ماکتبه صاحب المناقب العلیه والمفاخر البهیة ذی الرای الصائب والفهم الثاقب جامع التحقیق والتدقیق معلم الحق والتصدیق حضرة الشیخ محمود رشید العطار لازال فی نعم الملك الغفار التلمیذ الرشید للشیخ بدر الدین المحدث الشامی دامت برکاته اٰمین!

نقل تقریظ جس کو لکھا بلند منقبتوں اور چمکتے مفاخر والے درست رائے روشن فہم والے جامع تحقیق و تدقیق حق اور تصدیق کی تعلیم دینے والے حضرت شیخ محمود رشید عطار نے بعد بخشش والے شاہنشاہ کی نعمتوں میں رہیں جو شاگرد رشید ہیں شیخ بدرالدین محدث شامی دامت برکاتہ کے۔

الحمد للّٰه الذی اقام لنصرة دینه من اختاره ووفقه وجعل کلامهم

سب تعریف اللہ کے لیے جس نے کھڑا کیا اپنے دین کی مدد کے لیے جس کو منتخب فرمایا

سبها ما صابة فی افئدة من زاغ
عن الحق وفرقه والصلوٰة والسلام
علی من هو الوسیلة العظمی لنیل کل
فضیلة والغایة القصوی لوصول
المراتب الجلیلة وعلی اٰله واصحابه
واتباعه واحزابه لاسیما من ذب
عن الدین المحمدی کل جهول وعلی
معتدی اما بعد فانی وقفت علی هذا
المؤلف الجلیل فوجدته مسفرا حافلا
لکل دقیق وجلیل من الرد علی
الفرقة المبتدعة الوهابیة اکثر الله
تعالیٰ من امثال مؤلفه ولعانه بعنایة
الربانیة کیف لا والکلام من هذا
الموضع من اهم ما یعتنی به فی الاصول
والفروع فجزا الله مولفه العالم
الفاضل والانسان الکامل افضل
ما جوزی عامل علی عمله وسقاه
الله من الرحیق علله ونهله ونرجو
منه الدعاء بحسن الخاتمة والتوفیق
لما فیه النجاة فی الاخرة ۔ کتبه الفقیر
الی الله تعالیٰ

محمود بن رشید العطار

اور توفیق بخشی اور ان کے کلام کو بنا دیا تیر
پہنچنے والا ان کے کلیجوں میں جو حق سے پھرے
اور علیحدہ ہوئے اور درود و سلام اس ذات پر
جو بڑا وسیلہ ہے ہر فضیلت کے حاصل کرنے
کو اور منتہائے مراد ہے مراتب جلیلہ تک
پہنچنے کو اور ان کی اولاد و اصحاب اور
تابعین و جماعت پر خصوصاً ان پر جنہوں نے
دین محمدی سے ہر جاہل و باغی معتدی کو دفع
کیا ۔ اما بعد پس میں مطلع ہوا اس تالیف
جلیل پر پس پایا اس کو جامع ہر باریک و
باعظمت مضمون کا جس میں رد ہے بدعتی
وہابیوں کے گروہ پر، مؤلف جیسے علماء کو
حق تعالیٰ زیادہ کرے اور ان کی مدد فرمائے
عنایت ربانیہ سے کیوں نہ ہو اس مضمون میں
گفتگو کرنا اصول و فروع کے قابل توجہ مسائل
میں اہم و ضروری ہے پس اللہ جزا دے اس
کے مؤلف کو جو عالم فاضل اور انسان کامل ہیں
بہترین جزا جو عمل کنندہ کو اس کے عمل پر ملا کرتی
ہے اور ان کو شراب جنت سے سیراب کرے
بار بار اور ہم امیدوار ہیں ان سے دعا حسن خاتمہ کی
اور ان اعمال کی توفیق کہ جس میں نجات اخروی حاصل ہو
لکھا اس کو فقیر محمود بن رشید عطار نے

صورة ما كتبه النحرير العلام رئيس الفضلاء الاعلام حضرة الشيخ محمد البوشي الحموي تغمده الله بكرمه البهي۔

بسم الله الرحمٰن الرحيم

الحمد لله رب العلمين القائل كنتم
خير امة اخرجت للناس تامرون
بالمعروف وتنهون عن المنكر و
الصلوٰة والسلام على اشرف خلقه و
خاصته من انبيائه القائل لا تزال
طائفة من امتي ظاهرين بحق يأتيهم
امر الله وهم ظاهرون وعلى آله و
اصحابه القائمين بنصرة الدين في
الحرب والسلم وسلم تسليما كثيرا
الى يوم الدين ربنا لا تزغ قلوبنا
بعد اذ هديتنا وهب لنا من
لدنك رحمة انك انت الوهاب
اما بعد فاقول قد اطلعت على هذه
الاسئلة واجوبتها العلامة الفاضل
والجهبذ الكامل فريد عصره ووحيده
الهمام القمقام شيخي واستاذي وعمدتي
وملاذي مولانا المولوي الشهير
بخليل احمد فوجدتها لما عليه السواد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب تعریف اللہ رب العلمین کو جس نے
ارشاد فرمایا کہ (اے امت محمدیہ) تم سب سے
بہتر امت ہو جو لوگوں کے لیے نکالی گئیں کہ حکم
کرتے ہو نیکی کا اور منع کرتے ہو برائی سے اور
درود وسلام بہترین مخلوقات اور برگزیدہ پیغمبراں
پر جس کا ارشاد ہے کہ ہمیشہ ایک گروہ میری امت
میں سے غالب رہے گا یہاں تک کہ قیامت
آجائے گی اور وہ غالب ہی ہوں گے اور ان
کی اولاد و اصحاب پر جو دین کی مدد پر قائم رہے
جنگ و صلح میں۔ اور سلام نازل ہو بکثرت معہ
قیامت تک۔ اے ہمارے رب کج نہ فرما ہمارے
دلوں کو اس کے بعد کہ ہم کو ہدایت دے چکا اور
عطا فرما ہم کو اپنے پاس سے رحمت بیشک تو
بہت زیادہ عطا فرمانے والا ہے۔ اس کے بعد
میں کہتا ہوں کہ میں ان سوالات پر مطلع ہوا جن
کو تحریر فرمایا ہے، زبردست عالم صاحب فضل
اور سردار کامل یکتائے زمانہ اور یگانہ وقت پیشوا
بحر مواج میرے شیخ اور میرے استاذ اور مستند اور

الاعظم من اهل السنة والجماعة ولما عليه مشائخنا الاعلام والسادة العظام سقى الله روحهم صوب الرحمة والغفران فجزى الله ذلك الفاضل عن السنة خير الجزاء والسلام قاله بفمه ونطقه بلسانه ورقمه ببنانه الفقير الحقير ذي العجز والتقصير محمد البوشي الحموي الازهري المدرس والامام في الجامع الشهير بجامع المدفن بحماة الشام

پشت و پناہ مولانا مولوی خلیل احمد صاحب نے
پس جس نے پایا ان کو اس کے موافق جس پر عظمت
گروہ یعنی اہل السنۃ والجماعۃ ہیں اور اس کے
مطابق جس پر ہمارے مشائخ اعلام اور سرداران
عظام ہیں حق تعالیٰ ان کی ارواح کو رحمت و مغفرت
کی بارش سے سیراب کرے پس اللہ جزا دے ان
فاضل مؤلف کو سنت کی طرف سے بہتر جزاء۔
والسلام کہا اپنے دہن سے اور ظاہر کیا زبان سے
اور لکھا قلم سے فقیر حقیر محمد بوشی سند یافتہ جامع ازہر
مدرس و امام جامع مدفن واقع شہر حماۃ ملک شام نے

صورة ما كتبه الامام الاجل والهمام الاكمل حضرة الشيخ محمد سعيد الحموي غطاه الله بلطفه الخفي والجلي۔

الحمد لله الواحد فلا يجحد الاحد الذي في سرمديته توحد الفرد الذي في ربوبيته تفرد والصلوة والسلام على سيدنا محمد الممجد وعلى آله واصحابه الذين جاهدوا مع من تمرد اما بعد فاني لما سرحت نظري في الرسالة المنسوبة للعالم الفاضل والامام الكامل مولانا

سب تعریف اللہ احد کو جس کا انکار نہیں ہو
سکتا، یکتا کہ اپنی بقا میں یگانہ ہے فرد کہ اپنی
ربوبیت میں لاشریک ہے اور درود وسلام
سیدنا محمد مجد پہ اور ان کی اولاد و اصحاب پر
جنھوں نے جہاد کیا ہر اس شخص سے جس نے
شرارت کی، اما بعد میں نے جب نظر ڈالی
اس رسالہ میں جو منسوب ہے عالم فاضل امام
کامل مولانا خلیل احمد صاحب کی طرف

خلیل احمد وجدتها مطابقة لاعتقادنا واعتقاد مشائخنا فالله يجزيه الجزاء الاوفى ويحشرنا واياه تحت لواء المصطفىٰ آمين .

محمد سعید

تو اس کو پایا مطابق اپنے اعتقاد اور اپنے مشائخ کے اعتقاد کے. پس اللہ جزا دے ان کو پوری جزا اور ہم کو اور ان کو جمع فرمائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کے نیچے آمین!

صورة ما كتبه البارع النبيل الفاضل الجليل صاحب الكمال حضرة الشيخ على بن محمد الدلال الحموى لازال معمورا بالافضال

الحمد لله الذى وقانا من الاهواء والبلاء والضلالات . ووفقنا لاتباع سيدنا محمد صلى الله تعالى عليه وسلم صاحب المعجزات الباهرات وثبتنا على ما كان عليه هو واصحابه الكرام (اما بعد) فانى لم اعثر فى هذه الرسالة المنسوبة للعلامة الفاضل مولانا خليل احمد الا على مايوافق اعتقادنا واعتقاد مشائخنا رحمهم الله تعالى من معتقدات اهل السنة والجماعة فجزاه الله تعالى خير الجزاء وحشرنا واياه معهم فى زمرة سيد الانبياء . والحمد لله رب العلمين

سب تعریف اللہ کے لیے جس نے ہم کو محفوظ رکھا برائے نفسانی و بدعات اور گمراہیوں سے اور ہم کو توفیق بخشی سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اتباع کی جو روشن معجزوں والے ہیں اور ہم کو ثابت قدم رکھا اس طریقہ پر جس پر آپ اور آپ کے صحابہ تھے۔ اما بعد میں نے کوئی بات اس رسالہ میں جو منسوب ہے علامہ فاضل مولانا خلیل احمد صاحب کی طرف ایسی نہیں پائی جو موافق نہ ہو اہل السنۃ والجماعۃ کے عقیدوں میں ہمارے اعتقاد اور ہمارے مشائخ کے اعتقاد کے پس اللہ ان کو جزا دے اور ہم کو اور ان کو اہل السنت والجماعت کے ساتھ سید الانبیاء کے زمرہ میں محشور فرمائے والحمد للہ رب العلمین

خادم العلماء علی بن محمد الدلال الحموی عفی عنہ۔

خادم العلماء علی بن محمد دلال۔

صورة ما کتبہ الادیب الکامل والحبر الفاضل الامام الربانی حضرة الشیخ محمد ادیب الحورانی متع اللہ بعلمہ القاصی والدانی۔

الحمد للہ علی ما انعم وعلمنا ما لم نکن نعلم والصلوٰة والسلام علی افصح من نطق بالضاد وافحم بباھر حجتہ کل من عاند وحاد عن طریقة الرشاد سیدنا محمدن الذی جاء بالحق المبین ومحا براھینہ القاطعة شبہ الضالین المضلین وعلی آلہ واصحابہ المتمسکین بسنة المتادبین بآداب شریعتہ (وبعد) فقد اطلعت علی ھذہ الاجوبة الظاھرة۔ والعقود الفاخرة فوجدتھا موافقة لما علیہ اھل السنة والدین مخالفة لمعتقد المبتدعین المارقین جزی اللہ مؤلفہ کل خیر واکثر من امثالہ۔ وایدہ فی اقوالہ وافعالہ آمین

الراجی نیل الربانی محمد ادیب

اللہ کے لیے حمد ہے ان نعمتوں پر جو اس نے دیں اور ہم کو سکھایا جو ہم جانتے نہ تھے اور درود وسلام اس ذات پر ضاد بولنے میں سب سے زیادہ فصیح ہیں اور معاند ومنحرف کو اور اس کو جو ان کی راہ رشد سے پھرا باظہار دلیل سب سے زیادہ چپ کرانے والے ہیں یعنی سیدنا محمد جو کھلا ہوا حق لے کر آئے اور اپنے دلائل قاطعہ سے گمراہوں گمراہ کنندوں کے شبہات مٹانے اور ان کی اولاد واصحاب پر جنھوں نے آپ کا طریقہ مضبوط پکڑا اور آداب شریعت کے عامل بنے میں ان کھلے جوابوں اور فخر کے لائق ہاروں پر مطلع ہوا تو ان کو موافق پایا اس طریقے کے جس پر سنت اور دین والے ہیں اور مخالف پایا بددین بدعتیوں کے عقیدہ کے۔ اللہ صلہ دے اس کے مؤلف کو ہر قسم کی بھلائی کا اور زیادہ کرے ان جیسے علما اور ان کی تائید فرمائے ان کے اقوال وافعال میں آمین

الحورانی المدرس فی جامع السلطانة بحماة

امیدوار عطار ربانی محمد ادیب حورانی مدرس جامع مسجد سلطانہ حما . ملک شام

طبع الخاتم

مہر

صورة ما کتبه صاحب الفضل الباهر والعلم الزاهر حضرة الشیخ عبد القادر لا زال ممدوحا من الاصاغر والاکابر.

قد اطلعنا علی رسالة الفاضل الشیخ خلیل احمد المشتملة علی الاسئلة و الاجوبة بخصوص العقائد وشد الرحال لزیارة سید المرسلین فوجدناها موافقة لعقائدنا اهل السنة والجماعة خالیة عن الخلل ما علیها رد من جهة بذلك فنشکر فضل الاستاد المذکور کتبه الفقیر الیه تعالی عبد القادر لبابیدی

ہم مطلع ہوئے صاحب فضل شیخ مولانا خلیل احمد کے اس رسالہ پر جو مشتمل ہے چند سوالات و جوابات اور خاص عقیدوں اور زیارت سرور عالم کے لیے سفر کرنے پر پس ہم نے ان کو پایا موافق عقائد اہل سنت والجماعت کے بالکل خالی خلل سے جس پر کسی طرح کسی قسم کا رد نہیں ہو سکتا۔ پس ہم استاد مذکور کی فضیلت کے شکر گزار ہیں۔ لکھا فقیر عبد القادر نے۔

صورة ما کتبه العلامة الوحید الدر الفرید حضرة الشیخ محمد سعید من الله علیه باحسانه المدید وکرمه المجید۔

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله نحمده ونستعینه و نشهد به ونستغفره واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شریك له۔ واشهد ان سیدنا محمدا عبده

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تعریف اللہ کو ہم اس کی حمد کرتے اور اس سے مدد چاہتے اور اس کا دل سے اقرار کرتے اور اس سے استغفار کرتے ہیں اور گواہی دیتے ہیں کہ کوئی معبود نہیں مگر اللہ کیتا لاشریک

و رسوله ارسله الله رحمة للعلمين
بشيرا و نذيرا و سراجا منيرا صلى
الله عليه وعلى اله و اصحابه نجوم
الاهتداء و ائمة الاقتداء وسلم
تسليما كثيرا. اما بعد فقد اطلعت
على هذه الاجوبة الجليلة التي كتبها
العالم الفاضل الشيخ خليل احمد
فرأيتها مطابقة لما عليه السواد
الاعظم من علماء المسلمين و
ائمة الدين من الاعتقاد الحق و
القول الصدق وهي جديرة بأن
تنشر بين المسلمين و تعلم لسائر
المؤمنين فجزى الله مؤلفها الخير و
وقاه الاذى والضير وها انا قد
اجريت قلمي بالتصديق عليها و لا
حول ولا قوة الا بالله العظيم

۱۰ ربيع الثاني ۱۳۲۹ سنة

كتبه الفقير اليه تعالى محمد سعيد

اور گواہی دیتے ہیں کہ سیدنا محمد اس کے
بندہ اور رسول ہیں جن کو اللہ نے بھیجا جہان
بھر کے لیے رحمت بنا کر مژدہ سنانے والا
ڈرانے والا روشن چراغ اللہ کی رحمت ہو ان
پر اور ان کی اولاد و اصحاب پر جو ہدایت کے
تارے اور اقتداء کے امام ہیں اور سلام ہو
بکثرت۔ میں مطلع ہوا ان بزرگ جوابات پر جن
کو لکھا ہے عالم فاضل شیخ خلیل احمد نے پس
میں نے ان کو پایا مطابق اس اعتقاد برحق
اور سچے قول کے جس پر علماء مسلمین و پیشوایان
دین کا گروہ اعظم ہے اور یہ جوابات اس لائق
ہیں کہ ان کو پھیلا دیا جائے تمام مسلمانوں میں
اور سکھا دیا جائے سارے مومنین کو پس اللہ
اس کے مولف کو جزائے خیر دے اور محفوظ
رکھے تکلیف و ضرر سے اور لو میں نے اس
کی تصدیق پر قلم چلا دیا۔

محمد سعید

۱۰ ربیع الثانی ۱۳۲۹ھ

مُہر

صورۃ ما کتبہ الفصیح الثناء والناظم المدرار حضرۃ الشیخ محمد سعید لطفی حنفی غمرہ اللہ بفضلہ العلی۔

احمد اللہ علی الائہ و اصلی
واسلم علی خاتم انبیائہ وعلی آلہ
و اصحابہ الذین فازوا بنصرتہ و
ولائہ اما بعد فقد اطلعت علی ھذہ
الاجوبۃ الفاضلۃ فوجدتہا مطابقۃ
للحق خالیۃ من کل شبہۃ باطلۃ
کیف لا وطراز بردھا شمس سماء
البلاد الھندیۃ و درتاج علماء تلک
البقعۃ البہیۃ فقد احرز قصبات
السبق فی مضمار العلم والقیت الیہ
مقالید الذکاء والفہم عید اعیان
ھذا الزمان وانسان عین الانسان
مقتدی اھل الفضل والصلاح و
وسیلۃ النجاۃ والنجاح حضرۃ
الحافظ الحاج المولوی خلیل احمد
دام بعنایۃ الملک الصمد ولازالت
اشعۃ شموسہ مشرقۃ مضیئۃ و
انوار بدورہ فی افق السماء العلم
بازغۃ منیرۃ آمین یارب العلمین

میں اللہ کی حمد کرتا ہوں اس کے احسانات پر
اور درود بھیجتا ہوں خاتم الانبیاء پر اور ان کی
اولاد و اصحاب پر جو آپ کی مدد اور محبت
سے مالامال ہوئے۔ اما بعد میں مطلع ہوا ان
فضیلت والے جوابوں پر۔ پس ان کو پایا حق
کے مطابق اور ہر باطل شبہ سے خالی۔ کیوں نہ
ہو جب کہ اس کے مولف آسمان ہند کے
آفتاب اور اس جانب کے علماء کے سرتاج
کہ جنھوں نے علم کے میدان میں سراسبقت
فضل کو لیا اور ذکاء وفہم کی کنجیاں ان کے
قبضہ میں آئیں۔ بزرگان زمانہ کی وعید اور ہر
انسان کی آنکھ کی پتلی اہل فضل و جلالت کے
پیشوا، اور نجات و کامیابی کے وسیلہ حضرت
حافظ حاجی مولوی خلیل احمد صاحب ہیں
بے نیاز شاہنشاہ کی عنایت سے دائم قائم
رہیں اور ان کے آفتاب کی شعاعیں روشن
اور چمکتی رہیں اور ان کے ماہتاب کے انوار
آسمان علم کے افق پر تاباں درخشاں رہیں۔
آمین یارب العالمین۔

سرحت طرفی بی میا دین السؤال مع الجواب
الفیت ما فیہا حقیقاً کلہ عین الصواب
لا عز و اذا بداہ ذو القدر العلی اللیث المہاب
من صیتہ قد طار بین السہول و الہضاب
وبحفظ احکام الشریعۃ جاء بالعجب العجاب
وھو الحسام الفیصل فی لاعناق اہل الارتیاب
وھو الامام اللوذعی وقولہ فصل الخطاب
دم بالرعایۃ یا خلیل و انت محمود الجناب

ترجمہ: سوال و جواب کے میدانوں پر میں نے نظر ڈالی تو اس کا سب مضمون بالکل صواب اور حق پایا، ایسا ہونا کچھ تعجب نہیں کیونکہ اس کو بلند مرتبہ والے قابل ہیبت شیر نے ظاہر کیا ہے جس کا شہرہ نیک نامی نرم و سخت غرض تمام زمین میں اُڑ گیا اور شریعت کے احکام کی حفاظت میں عجیب مضمون بیان فرمایا اور وہ ایک فیصل کن تلوار ہیں اہلِ شک کی گردنوں میں۔ اور وہ پیشوائے ذکی ہیں اور ان کا قول گفتگو کا فیصلہ ہے۔ اے خلیل تم محمود بارگاہ ہو کر ہمیشہ بحفاظت قائم رہو۔

وانا العبد الفقیر اسیر التقصیر میں ہوں بندۂ فقیر:
الراجی لطف ربہ الجلی والخفی محمد سعید لطفی حنفی عنہ
محمد سعید اللطفی الحنفی عفا اللہ عنہ

(طبع الخاتم)

صورۃ ما کتبہ الشیخ الاوحد ذو الفضل المجید
حضرۃ فارس بن محمد امدہ اللہ بمنہ المخلد

الحمد للہ حمد من اعترف بجنابہ تمام حمد اللہ کے لیے ہے اس کی حمد جس

الاقدس بجميع الكمالات وعرف
انه تعالى وتنزه عن جميع ما يقوله
المبتدعة واهل الضلالات و
اعتقد بان حججهم داحضة و
ترهاتهم متناقضة والصلوة و
السلام على سلطان دوائر الحضرات
الربانية وسيد سادات المرسلين
اولى المشاهد القدسية سيدنا و
مولانا محمد الذى هو محمد دولة
الموجودات واحمد كتائب الكائنات
وعلى اله اقمار سموات المفاخر و
اصحابه نجوم المحافل والمحاضر
الى يوم الدين اما بعد فيقول العبد
الذى اذا غاب لا يذكر واذا حضر
لا يوقر خويدم السنة السنية والفقراء
الاحمدية فارس بن احمد الشفقة
الحموى مولدا ووطنا والشافعى مذهبا
والرفاعى طريقة والمدرس فى جامع
البحصة الكائن بمدينة حماة المحمية
احدى البلاد الشامية قد طالعت
الرسالة المباركة المشتملة على ستة

کی بارگاہ اقدس کے لیے تمام کمالات کا معترف
ہو اور جانتا ہو کہ وہ عالی اور منزہ ہے اور
تمام ان باتوں سے جو کہتے ہیں بدعتی اور اہل
ضلال اور معتقد ہو اس بات کا۔ ان کی دلیل
ضعف ہے اور ان کی بکواس باہم معارض ہے
اور درود و سلام ربانی بارگاہوں کے دائروں
کے بادشاہ اور پاک مجالس والے بزرگ پیغمبروں
کے سردار سیدنا و مولانا محمد پر جو تمام عالم
کی حکومت کے ستودہ اور سارے جہان
کے مخلوقات کے ممدوح ہیں اور آپ کی
اولاد جو آسمان ہائے مفاخرہ کے ماہتاب ہیں
اور آپ کے صحابہ پر جو محافل و مجالس کے
تارے ہیں روز قیامت۔ د اما بعد کہتا ہے
بندہ جو غائب ہو تو نہ یاد آوے اور موجود
ہو تو عظمت نہ کی جائے روشن سنت اور محمدی
فقراء کا ادنیٰ خادم فارس ابن احمد شفقہ جس کی
جائے ولادت و وطن حماۃ ہے اور مذہب شافعی
اور مشرب رفاعی اور ملک شام کے شہر حماۃ کی
جامع مسجد بحصہ میں مدرس ہے۔ میں اس
مبارک رسالہ پہ مطلع ہوا جو چھبیس ۲۶ جوابوں پر
مشتمل ہے۔ جو عالم کامل زیرک فاضل محقق

وعشرين جوابا الحق لجاب بها
العالم الكامل والجهبذ الفاضل
المحقق المدقق والمقدام المفرد
مولانا المولوي خليل احمد وعند
ما تصفحت تلك العبارات الفائقة
وتعلقت ما تيك المعاني الرائقة
وجدتها الشريعة المطهرة موافقة
ولما عليه معتقدنا ومعتقد اشياخنا
من السلف والخلف مطابقة فجزاه
الله تعالى خيرا وحشرنا واياه تحت
لواء سيد المرسلين والحمد لله رب
العلمين۔

قاله بفمه وكتبه بقلمه الفقير
لربه المعترف بذنبه فارس بن احمد
الشفقة الحموى۔

طبع الخاتم

محقق پیشوائے یگانہ مولانا مولوی خلیل احمد
صاحب نے دیے ہیں اور جب میں نے
ان عمدہ عبارتوں اور خوشگوار مضامین
کو غور سے دیکھا تو ان کو شریعت مطہرہ
کے مطابق اور اپنے اگلے پچھلے مشائخ
کے عقیدے کے موافق پایا۔ پس اللہ ان
کو جزائے خیر دے اور ہم کو اور ان کو
سید المرسلینؐ کے زیر لواء محشور فرمائے
والحمد للہ رب العلمین۔

کہا اپنے دہن سے اور لکھا قلم سے
فقیر فارس بن شقفہ احمد حموی نے۔

صورة ما كتبه البحر الجواد قدوة الزهاد والعباد
حضرة الشيخ مصطفى الحداد سقاه الله بالرحيق يوم التناد

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الواحد الذي عدمت
له النظائر والاشباه۔ الحمد الذي

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تعریف اللہ کو جو یکتا ہے کہ اس کی
کوئی نظیر اور شبیہ نہیں بے نیاز ہے کہ اس

وفقنی الله و اياه و المسلمين لما به
فی الدارين نسعد و فی الملاء به
نحمد - فوجدته قد نهج فی اجوبته
المذكورة المنهج الصحيح و وافق
بها الحق الصريح ورد بمنطوقها المين
وجلا بمفهومها الغين عن العين
والحمد لله الهادی الی سبيل
الصواب و اليه المرجع و المآب و
صلی الله علی سيدنا و مولانا محمد
عالی القدر العظيم الجاه وعلی آله
وصحبه و من والاه -

كتبه العبد الضعيف الملتجی الی
مولاه خادم السنة السنية فی مدينة
حماه الراجی من ربه فی الدنيا
التوفيق للقيام علی قدم السداد وفی
الآخرة كهيئة السؤال والمراد به
الفقير اليه سبحانه المصطفی الحداد
عفی عنه -

کو اور ان کو اور تمام مسلمانوں کو ان اعمال
کی توفیق بخشے جن کی بدولت ہم دارین میں
صاحب نصیب ہوں اور عالم بالا میں ہماری
تعریف ہو۔ پس میں نے پایا کہ شیخ ممدوح
ان مذکورہ جوابات میں صحیح طریق پر ہیں اور
صریح حق کی موافقت کی اور اس کی عبارت
سے باطل کو رد کیا اور مضمون سے آنکھوں کی
ظلمت رفع کی اور سب تعریف اللہ کو جو
درست طریقہ کا راہ نما ہے اور اسی کی طرف
لوٹنا اور آخر جانا ہے اور رحمت فرمائے اللہ
سیدنا و مولانا محمد پر جو عالی قدر اور عظیم الجاہ
ہیں اور ان کی اولاد و اصحاب اور ان کے
دوستوں پر۔

لکھا بندۂ ضعیف :
مصطفیٰ حداد حموی نے

طبع الخاتم